"اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والا مقام عطا فرمائیں گے۔" (النساء 4: آیت 31)

بڑے گناہ

کس طرح معاف کرائیں

قرآن و سنت کی روشنی میں

ماخوذ از: الکبائر

مؤلف: الامام الحافظ علامہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بڑے گناہ

کس طرح معاف کرائیں؟

قرآن وسنت کی روشنی میں

ماخوذ از الکبائر

مؤلف : الامام الحافظ علامہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ

جمع وترتیب : مولانا امان اللہ فیصل و مولانا مشتاق احمد شاکر
و مولانا محمد عمر حفظہم اللہ تعالیٰ

نظر ثانی : شیخ الحدیث مولانا محمود احمد حسن حفظہ اللہ تعالیٰ
و شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد یوسف قصوری حفظہ اللہ تعالیٰ

معاونین : مولانا عمر فاروق و سید عبد الودود حفظہما اللہ تعالیٰ

زیر نگرانی : محمد عبید اللہ عبد اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر : الاعلام الاسلامی

کمرہ نمبر 10، دوسری منزل، گلشن ٹیرس (بلڈنگ)، نزد جامع کلاتھ مارکیٹ
ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: 32627369 / 32210209

طلب کیجئے............تقسیم کیجئے............ثوابِ دارین حاصل کیجئے

بطورِ صدقۂ جاریہ آپ یہاں اپنا یا اپنے مرحومین کا نام لکھ کر یا صرف نیت کرکے تقسیم کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم .... نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

فہرست مضامین ....حروف تہجی کے اعتبار سے

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے (حساب سے) چھوٹے چھوٹے گناہ مٹادیں گے۔'' (النسآء 4: آیت 31)

❷ ''اور جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے کچھ چھوٹے گناہوں کے۔ بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے۔'' (النجم 53: آیت 32)

حدیث رسول ﷺ:

''پانچوں نمازیں (پابندی سے پڑھنا)، جمعہ (کی نماز پڑھنا) دوسرے جمعہ تک اور رمضان (میں عبادات کرنا) سے دوسرے رمضان تک، ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ (گناہ مٹانے کا ذریعہ) ہیں جب تک آدمی اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچائے رکھے۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

عرضِ ناشر

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ ربّ العزّت کے لئے ہے جس نے انسان کو بڑے اچھے انداز میں تخلیق فرمانے کے بعد اسے بیکار نہیں چھوڑا بلکہ اپنے انبیاء علیہم السلام اور کتب کے ذریعہ اس کی راہ نمائی فرمائی اور درود و سلام نبی رحمۃ للعالمین پر کہ جنہوں نے ہمیں دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت میں کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کے اصول بتائے۔

بہترین امت کا لقب پانے کے باوجود اس وقت امت مسلمہ مصائب، ظلم وستم کا شکار کیوں ہے؟ اور زمینی و آسمانی آفتوں سے دوچار کیوں ہے؟ غور وفکر کے بعد نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے اپنے آپ کو مصائب میں مبتلا کر بیٹھتا ہے۔ دنیاوی نعمتیں اس سے چھن جاتی ہیں، ذلت و رسوائی مقدر بن جاتی ہے، خاص طور پر جب انسان بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قوم نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تک ہر قوم اپنے گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ اس وقت امت مسلمہ بھی گناہوں میں مبتلا ہو کر ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکی ہے، ہر طرف گناہ اور اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نظر آتی ہے۔ اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو امت مسلمہ بھی ہلاکت سے دوچار ہوسکتی ہے۔ اس امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو ہلاکت کا باعث بننے والے گناہوں سے بچائے اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرے۔ اسی کے پیش نظر ادارہ نے ممتاز عالم دین علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الکبائر" سے بڑے گناہ اور ان سے بچاؤ کے طریقے پیش کئے ہیں تاکہ امت مسلمہ اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا سکے۔

اس کتاب کی تیاری میں علمائے کرام کی ایک جماعت نے حصہ لیا ہے۔ جمع و ترتیب کی سعادت مولانا امان اللہ فیصل، مولانا مشتاق احمد شاکر و مولانا محمد عمر کو حاصل ہوئی ہے اور ان کی معاونت مولانا عمر فاروق اور سید عبدالودود نے فرمائی اور نظر ثانی شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود احمد حسن اور شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی محمد یوسف قصوری نے فرمائی ہے۔ جبکہ نگرانی کا فریضہ خادم ادارہ نے سرانجام دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ ربّ العزّت اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے مفید، صدقہ جاریہ اور نجات کا ذریعہ بنائے اور ادارہ سے قولی، مالی اور بدنی تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اٰمِيْنْ

فقط: محمد عبید اللہ عبداللہ

خادم قرآن و حدیث و ناظم ادارہ

مقدمہ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ : اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ) ''اگرتم ان بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں (سختی سے) روکا گیا ہے، باز رہو گے تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے) گناہ معاف فرما دیں گے اور تمہیں عزت والے گھر (جنت) میں داخل فرمائیں گے۔''
(النسآء 4: آیت 31)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی انسان کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے، اس کے لئے کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک نیکی لکھو۔ جب بندہ وہ کام کر لیتا ہے تو فرشتہ پھر پوچھتا ہے: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: 10 نیکیاں لکھو۔ اسی طرح جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کچھ نہ لکھو جب تک یہ گناہ نہیں کر لیتا۔ جب گناہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک گناہ لکھو۔ اگر یہ اب بھی اپنا ارادہ بدل کر گناہ چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں، اس کے لئے ایک نیکی لکھو۔ فرشتہ حیرت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتے ہیں: اس بندے نے میرے (عذاب کے) ڈر سے گناہ چھوڑا اور میرے خوف سے میری نافرمانی سے بچ جانا بھی نیکی ہے اور اصل تقویٰ (پرہیز گاری) یہی ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

زیر نظر کتاب ''بڑے گناہ کس طرح معاف کرائیں؟''میرے ہونہار شاگرد العالم النبیل و الفاضل الجلیل مولانا امان اللہ فیصل حفظہ اللہ کی علمی اور تحقیقی کاوش ہے جسے انہوں نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے مرتب کیا ہے۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اللہ عزوجل کو کسی مسلمان سے جس قدر نیکی کرنا مطلوب ومحبوب ہے اس سے کہیں زیادہ اس کا گناہ سے بچنا مطلوب ومحبوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر ایمان والوں کو اِتَّقُوا اللّٰہَ (اللہ سے ڈرو) کہہ کر تقویٰ (پرہیز گاری) اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی نافرمانی سے بچنے کا نام ہی تقویٰ ہے۔ سود لینے دینے، جھوٹ بولنے اور جھوٹوں کا ساتھ دینے والوں کو تقویٰ کی تعلیم دی گئی ہے۔ (پڑھیے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 278، الاحزاب 33: آیت 70 اور التوبہ 9: آیت 119)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو پیدا فرمانے کے بعد انہیں جنت میں داخل فرما کر ان سے کسی نیکی کرنے کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ نافرمانی سے بچنے کا مطالبہ فرمایا۔ (پڑھیے البقرہ 2: آیت 35 اور طٰہٰ 20: آیت 121)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکیوں کی توفیق دینے کے ساتھ ساتھ چھوٹے اور بڑے تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سلسلے میں راہ نمائی کے لئے میرے اس لائق شاگرد نے جو کتاب مرتب کی ہے اس سے کماحقہ استفادہ کرنے کی صلاحیت بخشے اور اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں حصہ لینے والے تمام احباب کو دنیا وآخرت کی ہر نعمت ومسرت سے نوازے اور اس کتاب کو مقبول عام اور رہنمائے عوام بناتے ہوئے تمام مسلمانوں کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

ادارہ الاعلام الاسلامی اور اس کے نگران محترم محمد عبید اللہ صاحب اس سلسلے میں مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہر خاص وعام سے خیر خواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قدر اہم موضوع پر کتاب چھپوانے کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ ادارے کے جملہ ذمہ داران، معاونین، مصاحبین، مؤلفین، مترجمین اور تصحیح کرنے والوں کی خدمات کو اپنے دربار میں شرف قبولیت بخشے اور ہم سب کے لئے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔ اٰمِیۡنَ یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِكَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ

فقط: شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود احمد حسن

نیکی اور گناہ کی تعریف

نیکی : انسان کا ہر وہ عمل جو اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق ہو، نیکی کہلاتا ہے۔ جیسے نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، خدمت خلق وغیرہ۔

گناہ : انسان کا ہر وہ فعل جو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو، گناہ کہلاتا ہے۔ جیسے چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا، ظلم و زیادتی وغیرہ۔

نیکی کرنے پر انسان کو دنیا اور آخرت میں اچھا بدلہ ملتا ہے جبکہ گناہ پر دنیا میں ذلت و رسوائی کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی عذاب الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا مگر یہ کہ نیک اعمال کی کثرت یا معافی مانگنے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرماتے ہوئے معاف فرما دیں۔

گناہ کی اقسام

گناہ کی 2 اقسام ہیں :

① صغیرہ (چھوٹے) گناہ ② کبیرہ (بڑے) گناہ۔

صغیرہ گناہ : جو گناہ معمولی نوعیت کا ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادہ سختی نہ ہو وہ **''صغیرہ گناہ''** کہلاتا ہے۔

کبیرہ گناہ : جو گناہ غیر معمولی نوعیت کا ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سختی ہو وہ **''کبیرہ گناہ''** کہلاتا ہے۔

کبیرہ گناہ کی صورتیں :

ہر وہ فعل ''کبیرہ گناہ'' میں شامل ہے کہ جس کا ارتکاب کرنے والے کے لئے :

① دنیا میں کوئی حد یا سزا مقرر ہو جیسے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی حد۔

② آخرت میں سخت عذاب کی وعید ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے پر ہمیشہ کے لئے جہنم کے عذاب کی وعید۔

③ آخرت میں غضب الٰہی (اللہ تعالیٰ کے انتہائی غصہ) کی وعید ہو جیسے ناحق قتل کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا غضب۔

④ جس کا ارتکاب کرنے والے پر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہو جیسے ناحق قتل کرنے والے پر لعنت کا نزول۔

⑤ جس کے ارتکاب کے نتیجہ میں ایمان کی نفی کی خبر دی گئی ہو جیسے امانت میں خیانت۔

⑥ جس کے ارتکاب پر امت مسلمہ سے خارج قرار دیا گیا ہو جیسے کسی مصیبت پہنچنے پر نوحہ وماتم کرنا۔

⑦ جس کا ارتکاب کرنے والے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے لاتعلقی کا اعلان کیا ہو جیسے دھوکا دینا۔

⑧ جس کا ارتکاب کرنے والے کو فاسق قرار دیا گیا ہو جیسے جھوٹی گواہی دینا۔

⑨ جس عمل کو حرام قرار دیا گیا ہو جیسے خنزیر کا گوشت کھانا۔

صغیرہ گناہ کا کفارہ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں پر بڑے مہربان ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ان پر اپنا فضل وکرم فرماتے ہوئے ان کے بعض نیک اعمال کی وجہ سے ان سے سرزد ہونے والے چھوٹے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے:- (ترجمہ)

’’اگر تم ان بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں (سختی سے) روکا گیا ہے، باز رہو گے تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے) گناہ معاف فرما دیں گے اور تمہیں عزت والے گھر (جنت) میں داخل فرمائیں گے۔‘‘ (النسآء 4: آیت 31)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’پانچوں نمازیں (پابندی سے پڑھنا)، جمعہ (کی نماز پڑھنا) دوسرے جمعہ تک اور رمضان (میں عبادات کرنا) سے دوسرے رمضان تک، ان کے درمیان کے گناہوں کا

کفارہ (گناہ مٹانے کا ذریعہ) ہیں جب تک آدمی اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچائے رکھے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو مسلمان بھی نماز کا وقت پائے اور عمدہ طریقے (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق وضو کرے پھر بڑے خشوع و خضوع (انتہائی عاجزی) کے ساتھ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق) نماز ادا کرے اور بڑے سکون و اطمینان سے رکوع (و سجود) کرے تو یہ نماز اس کے تمام (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ وہ بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے اور یہ سہولت اسے ہمیشہ (پوری زندگی میں) حاصل رہتی ہے۔'' (مسلم۔عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

کبیرہ گناہ سے بچنے کی تاکید:

گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہر گناہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے۔ کبھی بھی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر نہ کیجئے اس لئے کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی جمع ہو کر بڑی بن جاتی ہیں۔ جیسے پہاڑ بھی چھوٹے چھوٹے سنگ ریزے جمع ہونے سے بنتا ہے۔ بڑے گناہوں سے بطور خاص اپنے آپ کو بچایئے اس لئے کہ ان کا دنیا میں بھی بہت بڑا نقصان ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچا کر رکھتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اور وہ (میرے نیک بندے) بڑے گناہوں اور بے حیائی (کی باتوں) سے بچتے ہیں اور جب انہیں (کسی پر) غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔'' (الشوریٰ 42: آیت 37)

❷ ''اور جو لوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں سوائے کچھ چھوٹے گناہوں کے (ان کے لئے اچھا بدلہ ہوگا) بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے۔''

(النجم 53: آیت 32)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''7 ہلاکت کا باعث بننے والی چیزوں (بڑے گناہوں) سے اپنے آپ کو بچاؤ: (جو یہ ہیں)

① اللہ کے ساتھ شرک ② جادو ③ ناحق قتل کرنا ④ یتیموں کا (ناحق) مال کھانا ⑤ سود کھانا

⑥ (دشمن سے) جنگ والے دن (قتل ہونے کے ڈر سے) پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا

⑦ مومنہ و پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اپنے آپ کو چھوٹے گناہوں سے بھی بچا کر رکھو۔ بے شک چھوٹے گناہوں کی مثال اس قوم کی ہے جو کسی وادی میں پڑاؤ ڈالے پھر ہر آدمی ایک ایک لکڑی لے کر آئے، اتنی لکڑیاں جمع ہو جائیں کہ وہ روٹی پکا سکیں۔ بلاشبہ جو آدمی چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ گناہ بھی اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔'' (مسند احمد۔عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

❸ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اے لوگو) تم کچھ اعمال (گناہ) ایسے کرتے ہو کہ تم اپنی نظر میں انہیں بال سے بھی زیادہ باریک (معمولی) سمجھتے ہو جبکہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انہیں ہلاک کرنے والے (بڑے) گناہوں میں شمار کرتے تھے۔'' (بخاری)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیت 31)

بڑے گناہوں کے نقصانات

بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی سنگین ہیں جن کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مختلف مصائب اور عذابوں میں مبتلا کر دیتے ہیں اور آخرت میں بھی سخت سزا دیں گے۔ گناہ کرنے پر دنیا میں انسان کو مندرجہ ذیل صورتوں میں سزا ملتی ہے:

① گناہ کرنے پر انسانی سوچ غلط رُخ اختیار کر لیتی ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''پس جب ان لوگوں (بنی اسرائیل) نے ٹیڑھا پن (گناہوں والا راستہ) اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

(الصّف 61: آیت 5)

② دل کا سکون اور چین ختم ہو جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''یاد رکھو، اللہ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔'' (الرعد 13: آیت 28)

③ معیشت تنگ ہو جاتی ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' (طٰہٰ 20: آیت 124)

④ دل سے گناہ کا احساس ختم ہو جاتا ہے:

حدیث رسول ﷺ:

''مومن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے اندیشہ ہے کہ یہ پہاڑ اس کے اوپر گر نہ جائے اور (فاسق و) فاجر کے نزدیک گناہوں کا معاملہ ایسے ہے جیسے کوئی مکھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اڑا دیا۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: مومن اپنے گناہ کو باعث ہلاکت سمجھتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے جبکہ فاسق و فاجر اسے معمولی سمجھ کر کر لیتا ہے جس کا نقصان اسے دنیا اور آخرت میں اٹھانا پڑتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے امن وسکون کی ضمانت ان ایمان والوں کو دی ہے جو اپنے ایمان کو ظلم سے بچائے رکھتے ہیں۔

پڑھیئے ترجمہ وتفسیر الانعام 6 آیت 82 ﴾

⑤ گناہ پر ندامت اور شرمندگی کا احساس ختم اور فخر کا اظہار شروع ہو جاتا ہے:

حدیث رسول ﷺ:

''میری امت کے ہر فرد کو معافی مل جائے گی سوائے اعلانیہ گناہ کرنے والوں کے اور اعلانیہ گناہ کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان رات کی تاریکی میں کوئی گناہ کا کام کرے اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال رکھا ہو لیکن وہ خود ہی لوگوں سے کہتا پھرے کہ اے فلاں، رات میں نے یہ، یہ (برا) عمل کیا ہے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

⑥ دل سیاہ ہو جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔''

(المطفّفین 83: آیت 14)

حدیث رسول ﷺ:

''جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو (اس کے گناہ کی وجہ سے) اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ گناہ سے باز آ جائے اور توبہ و استغفار کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر وہ گناہوں میں آگے بڑھتا جائے تو یہ سیاہ دھبہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے سارے دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور یہی وہ رَانَ (زنگ اور میل کچیل) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے المطفّفین 83: آیت 14 میں کیا ہے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں یہ ذکر کیا ہے کہ جب پورا دل زنگ آلود ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے دل، کانوں اور آنکھوں پر گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے ﴾

⑦ امن وسکون ختم ہو جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے: - (ترجمہ)

''خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے جس کی وجہ لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی (گناہوں میں مبتلا ہونا) ہے تا کہ اللہ لوگوں کو ان کے کچھ (برے) اعمال کا مزہ چکھائے۔ شاید کہ وہ (اپنے رب کی طرف) لوٹ آئیں۔'' (الروم 30: آیت 41)

⑧ مصائب اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور ہم انہیں (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا کے) چھوٹے عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے تا کہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں۔'' (السجدہ 32: آیت 21)

⑨ کچھ گناہوں کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے:

حدیث رسول ﷺ:

''ظلم و زیادتی اور رشتہ داری توڑنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت کی سزا برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اس گناہ کی سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد۔عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

⑩ رزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے:

حدیث رسول ﷺ:

''2 خرید و فروخت کرنے والے (ایک دوسرے کو سودا واپس کرنے میں) بااختیار ہیں جب تک کہ وہ سودا کرنے کے بعد ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ اگر دونوں سچ کہیں اور بات کو واضح کر دیں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور اپنے سامان کے عیب کو چھپائیں تو ان کے سودے سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ)

⑪ غربت و افلاس اور خوف کا عالم طاری ہو جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

'' اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرما رہا ہے کہ جو امن و اطمینان سے (آباد) تھی جس کا رزق اس کے پاس ہر جگہ سے وافر مقدار میں آ رہا تھا پھر اس (کے باشندوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انہیں ان کے برے اعمال کا مزہ یہ چکھایا کہ ان پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔'' (النحل 16: آیت 112)

⑫ تکالیف اور بیماریاں گھیراؤ کر لیتی ہیں:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''یہ تکالیف اور بیماریاں حقیقت میں (گناہوں کی سزا کے عوض) عذاب ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے سابقہ قوموں کو عذاب دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی یہ صورت اب بھی باقی ہے جو کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی واپس آ جاتی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن سعد رضی اللہ عنہ)

❷ ”جب بھی کوئی قوم وعدہ خلافی کرے تو ان میں قتل و غارت عام ہو جاتی ہے اور جب کسی قوم میں زنا کاری پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ ان پر موت کو مسلط کر دیتے ہیں اور جو قوم زکوٰۃ کو روک لے اللہ تعالیٰ ان سے بارشوں کو روک لیتے ہیں۔“ (بیہقی۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

⑬ بڑی بڑی آفات کا نزول ہوتا ہے:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

”اس اُمت میں عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، کبھی لوگ زمین میں دھنسائے جائیں گے، کبھی ان کی شکلیں بگڑ جائیں گی اور کبھی ان پر پتھروں کی بارش ہو گی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یہ کب ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانا بجانا اور آلات موسیقی عام ہو جائیں گے۔“ (ترمذی، مسند احمد۔عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

⑭ انسان دنیا میں تباہ و برباد ہو جاتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”پس ہم نے ہر ایک (نافرمان) کو اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی بعض کو زوردار سخت آواز نے آ پکڑا، بعض کو زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے لیکن یہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔“ (العنکبوت 29: آیت 40)

❷ ”اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (نیک کاموں کا) حکم دیتے ہیں (لیکن) وہ اس بستی میں (اللہ کی) کھلی نافرمانیاں (بڑے گناہ) کرنے لگتے ہیں پھر اس بستی پر عذاب (کا حکم) ثابت ہو جاتا ہے، ہم اسے (بستی کو) تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔“ (بنی اسرائیل 17: آیت 16)

⑮ آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

”بلاشبہ یہ مجرم (گناہگار لوگ) گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔ جس دن وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) جہنم کے عذاب کا مزہ چکھو (پھر ان کی آنکھیں کھلیں گی)۔“ (القمر 54: آیات 47 تا 48)

شرک

شرک کی تعریف:

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی کو شریک ٹھہرانا، اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو سمجھنا، اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کی تعظیم یا فرمانبرداری کرنا شرک کہلاتا ہے۔ شرک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ظلم عظیم قرار دیا ہے۔ کسی بھی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دینا ظلم ہے چونکہ شرک کا ارتکاب کرنے والا، عبادت جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ کسی اور کے لئے کرتا ہے اس لئے اس کا عمل ظلم عظیم ہے۔

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

❶ ''بے شک شرک بہت بڑا ظلم (ناانصافی) ہے۔'' (لقمان 31: آیت 13)

❷ ''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، ایسے لوگوں کے لئے ہی امن (وسلامتی) ہے اور وہی سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔'' (الانعام 6: آیت 82)

حدیث رسول ﷺ:

''جب سورہ الانعام 6: آیت 82 نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ اس کا مطلب وہ ہے جس کی لقمان (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی تھی: اے میرے بیٹے، شرک نہ کرو، اس لئے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' (لقمان 31: آیت 13)

(بخاری۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

شرک کی ابتدا کیسے ہوئی؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں خوب برکت فرمائی اور اولاد آدم سے بہت سی بستیاں آباد ہوگئیں۔ ابتدا میں تمام لوگ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق صرف

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اوراس کے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان (اولاد آدم کا) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا شیطان پر بہت گراں گزرتا تھا اور وہ اس سوچ میں تھا کہ کسی نہ کسی طرح اولاد آدم کو گمراہی میں مبتلا کر کے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رحمت سے دور کیا جائے۔ شیطان کو یہ معلوم تھا کہ شرک بہت بڑا گناہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ انسانوں کوشرک میں مبتلا کرنے کے بارے میں سوچنے لگا آخر کار اس نے قوم نوح میں سے جو نیک لوگ فوت ہو چکے تھے ان کے نام پر شرک کو رائج کر کے لوگوں کوسیدھی راہ سے ہٹا دیا۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور انہوں (قوم نوح) نے کہا: (اے لوگو)، تم اپنے (خود ساختہ) معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ تم وَدّ ، سُوَاع ، یَغُوث ، یَعُوق اور نَسر (بتوں) کو نہ چھوڑنا۔''

(نوح 71: آیت 23)

حدیث رسول ﷺ:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قوم نوح میں شرک کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ وَدّ ، سُوَاع ، یَغُوث ، یَعُوق اور نَسَر، یہ پانچوں افراد قوم نوح میں نیک لوگ تھے۔ جب یہ وفات پاگئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم ان کے بیٹھنے کی جگہوں پر ان کے ناموں کے مجسمے بنا کر رکھ دو تا کہ انہیں دیکھ کر تمہیں اللہ کی عبادت کا شوق پیدا ہو۔ چنانچہ قوم نے ایسا ہی کیا پھر جب یہ مجسمے بنانے والے مرگئے تو ان کے بعد آنے والے لوگوں نے لاعلمی میں یہ سمجھا کہ ہمارے باپ دادا انہی مجسموں کی عبادت کیا کرتے تھے پس انہوں نے ان نیک لوگوں کے مجسموں کی عبادت کرنا شروع کردی اس طرح ان کے درمیان شرک پھیل گیا۔'' (بخاری)

شرک کی اقسام

شرک کی 2 اقسام ہیں: ① شرک اکبر ② شرک اصغر۔

شرک اکبر:

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی دوسرے (چاند، سورج، ستارے، فرشتے، جن، نبی، ولی، پتھر، درخت، مردہ، زندہ اور بتوں) کو شریک ٹھہرانا، شرک اکبر کہلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث رسول ﷺ:

''میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔'' (مسلم۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

شرک اکبر کی صورتیں

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک:

اللہ کی بیوی یا اولاد ثابت کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات میں شریک ٹھہرانا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اور اللہ نے فرما دیا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ بلاشبہ معبود تو صرف ایک ہی ہے۔ پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرو۔'' (النحل **16**: آیت **51**)

❷ ''کیا (انہوں) مشرکین نے مٹی کے ایسے معبود بنا لئے ہیں جو (بے جان کو) زندہ کر سکتے ہیں؟ اگر ان (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو دونوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس عرش والا اللہ ان تمام نقائص سے پاک ہے جو یہ (مشرک) بیان کرتے ہیں۔'' (الانبیآء **21**: آیات **21** تا **22**)

❸ ''یہود کہتے ہیں: عزیر (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانی (عیسائی) کہتے ہیں: مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ تو بے حقیقت باتیں ہیں جو وہ اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔'' (التوبہ **9**: آیت **30**)

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو عبادت کا مستحق سمجھنا یا اس کی مخلوق میں سے کسی اور کے لئے بھی وہ عمل کرنا جو اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جاتا ہے مثلاً کسی زندہ یا مردہ کو سجدہ کرنا، اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کا روزہ رکھنا، نذر ماننا، کسی جگہ، مکان گھر یا قبر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

(الانبیآء **21**: آیت **25**)

❷ ''(اے لوگو) تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' (حٰمٓ السجدۃ **41**: آیت **37**)

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا مثلاً اللہ عزّ وجل کے علاوہ کسی اور کے متعلق یہ سمجھنا کہ اسے ہر چیز کا علم ہے یا وہ سب کچھ دیکھتا یا سنتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی (نبی یا ولی، جن یا فرشتہ) غیب (کی باتیں) نہیں جانتا اور یہ (خود ساختہ معبود) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔'' (النمل **27**: آیت **65**)

❷ ''اسی (اللہ ہی) کے پاس غیب کے خزانے ہیں اس کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور دریاؤں میں ہے وہ سب سے واقف ہے۔ درخت سے کوئی پتہ (زمین پر) نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں جس سے

وہ باخبر نہ ہو اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز (گرتی) ہے مگر وہ سب کتاب مبین (لوح محفوظ) میں تحریر ہے۔" (الانعام 6: آیت 59)

اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی مانند نفع و نقصان دینے یا کسی چیز کی موت و زندگی یا کسی اور کام کی قدرت کسی اور کے لئے ثابت کرنا۔ کسی پیغمبر، ولی یا شہید کو یہ سمجھنا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے جیسے رزق، اولاد وغیرہ دینے کا اختیار۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے، کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نہ کسی نقصان کے مالک ہیں اور نہ ہی کسی نفع کے۔ اللہ ہی خوب سننے، پوری طرح جاننے والے ہیں۔" (المآئدہ 5: آیت 76)

❷ "آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل ملی ہوئی ہے اور تم اسے جھٹلا رہے ہو جس (عذاب) کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلتا۔ اللہ حق بیان کرنے والا اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" (الانعام 6: آیت 57)

❸ "پھر وہ اپنے مالک حقیقی (اللہ) کے پاس لائے جائیں گے۔ خوب سن لو، فیصلہ صرف اسی (اللہ) کے اختیار میں ہوگا اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔" (الانعام 6: آیت 62)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 20 اور الشعرآء 26: آیت 220)

شرک کا نقصان

شرک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے جس کا ارتکاب کرنے پر انسان اپنے نیک اعمال سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو بھی اس سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور بتایا کہ اگر تم سے بھی شرک کا ارتکاب ہو گیا تو تمہارے اعمال بھی ضائع ہو سکتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ’’یہ اللہ کی ہی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اگر یہ (انبیاء علیہم السلام) بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے۔‘‘

(الانعام 6: آیت 88)

❷ ’’حالانکہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں (انبیاء علیہم السلام) کی طرف بھی یہ وحی کی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم یقیناً خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔‘‘ (الزمر 39: آیت 65)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

’’ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔‘‘ (بخاری ، مسلم ۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

مشرک کی سزا

شرک اکبر وہ گناہ ہے کہ اگر اس کا ارتکاب کرنے والا توبہ کئے بغیر مر جائے تو ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانا جہنم بن جاتا ہے جہاں سے وہ کبھی بھی نکل نہیں پائے گا۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ’’بے شک اللہ یہ گناہ (شرک) معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔اس کے علاوہ جسے چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو اس نے (بہت ہی بڑا) جھوٹ کہا اور بہت بڑا گناہ کیا۔‘‘ (النسآء 4: آیت 48)

❷ ’’یقین مانو، جو آدمی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور (ایسے) گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔‘‘

(المآئدہ 5: آیت 72)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس آدمی کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ یقیناً (جہنم کی) آگ میں داخل ہو گا۔'' (بخاری۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا تھا، وہ یقیناً جہنم میں داخل ہو گا۔''

(مسلم۔عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیت 116)

مشرک کی مثال

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے شرک سے نفرت دلانے کے لئے قرآن مجید میں کئی مثالیں ذکر فرمائی ہیں تاکہ لوگ شرک کی حقیقت کو جان کر اس سے پرہیز کریں اور اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''(صرف ایک) اللہ کے لئے یکسو ہو جاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ جو آدمی اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آسمان سے گرے پھر اسے پرندے اُچک لیں یا ہوا اسے کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔'' (الحج 22: آیت 31)

❷ ''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے۔ بلاشبہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا (گھر) ہی ہوتا ہے۔ کاش، یہ مشرکین اس بات کو سمجھتے۔'' (العنکبوت 29: آیت 41)

❸ ''اے لوگو، ایک مثال بیان کی جارہی ہے اسے غور سے سنو۔ بے شک اللہ کے سوا تم جن (خود ساختہ معبودوں) کو پکارتے ہو، وہ ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو وہ اسے

اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ بڑا کمزور ہے مدد طلب کرنے والا اور کتنا کمزور ہے وہ جس سے مدد طلب کی جا رہی ہے۔'' (الحج 22: آیت 73)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الرعد 13: آیت 14، النحل 16: آیت 75،

الروم 30: آیت 28 اور الزمر 39: آیت 29)

مشرکین کے لئے استغفار کرنے کی ممانعت

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''پیغمبر (ﷺ) اور مومنوں کو لائق نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش کی دعا مانگیں اگرچہ وہ (مشرکین) قریبی رشتہ دار ہی ہوں، اس بات کے واضح ہوجانے کے بعد کہ بلاشبہ وہ (مشرک) لوگ دوزخی ہیں۔'' (التوبہ 9: آیت 113)

❷ ''اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت مانگنا تو صرف ایک وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس (اپنے باپ) سے کرلیا تھا پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ (ان کا باپ) اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے لاتعلق ہو گئے۔ واقعی ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔'' (التوبہ 9: آیت 114)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد وغبار جمع ہو گا۔ آپ علیہ السلام اس سے کہیں گے: کیا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آزر جواب دے گا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے رب، آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہیں کریں گے، اس سے بڑھ کر رسوائی کیا ہو گی کہ میرا باپ آپ کی رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے جنت کفار پر حرام کر دی ہے۔ اے ابراہیم، اپنے پاؤں کے نیچے دیکھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نیچے دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجّو ہے جسے (فرشتے) پاؤں سے گھسیٹ کر جہنم میں

ڈال دیں گے۔'' (بخاری ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے فرمائیں گے کہ جسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا: اگر تیرے پاس اس وقت زمین کی تمام دولت موجود ہوتو کیا وہ دے کر اپنے آپ کو آزاد کراؤ گے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، ضرور۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے دنیا میں تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا لیکن اس کے باوجود تو نے میری یہ بات نہیں مانی اور میرے ساتھ شرک کا ارتکاب کیا۔'' (بخاری ۔عن انس رضی اللہ عنہ)

شرک اصغر

دکھاوے اور شہرت کی غرض سے کوئی بھی نیک عمل کرنا، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھانا مثلاً اپنی ذات، اپنے آباؤ و اجداد یا کسی اور کے نام کی قسم وغیرہ۔ نظر بد سے بچاؤ اور بیماری یا حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے چھلاّ، کڑا اور زنجیر پہننا، دھاگا باندھنا، گاڑی، گھر اور دکان وغیرہ پر تعویز لٹکانا، جوتی باندھنا، کالا کپڑا باندھنا، نجومی کو ہاتھ دکھانا، ستاروں کی تاثیر پر یقین رکھنا اور بدشگونی لینا وغیرہ شرک اصغر کہلاتا ہے۔

ریاکاری اور شہرت:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اپنے صدقات کو، احسان جتلا کر اور (غریبوں کو) تکلیف پہنچا کر اس آدمی کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہی نہیں رکھتا اس کی مثال اس صاف اور چکنی چٹان جیسی ہے جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اور اس پر زوردار بارش برسے (جس سے مٹی بہہ جائے) اور صاف چٹان باقی رہ جائے۔ ایسے (ریاکار) لوگوں نے جو کچھ کمایا تھا اس میں سے انہیں کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا اور اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (البقرہ 2: آیت 264)

❷ ''پس ایسے نمازیوں کے لئے ویل (جہنم کی وادی) ہے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے

ہیں، جو ریاکاری (دکھلاوے کا عمل) کرتے ہیں۔'' (الماعون 107: آیات 4 تا 7)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر النسآء 4: آیات 38 اور 142، الکھف 18: آیت 110)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے خلاف فیصلہ ہو گا وہ ایک شہید ہو گا جسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں اور احسانات یاد دلائیں گے۔ وہ ان نعمتوں اور احسانات کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: تو نے ان نعمتوں کا حق کس طرح ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے اللہ، میں نے آپ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں نے جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو، تم نے صرف اس لئے جہاد کیا کہ لوگ تمہیں بہادر کہہ کر پکاریں اور دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔ اس کے بعد اس آدمی کے بارے میں حکم ہو گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں اور احسانات یاد دلائیں گے وہ ان نعمتوں اور احسانات کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کریں گے: تو نے ان نعمتوں کا حق کس طرح ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے اللہ تعالیٰ، میں نے علم سیکھا، دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تم عالم کے نام سے شہرت پاؤ اور قرآن اس لئے سیکھا کہ قاری کہلاؤ۔ یہ شہرت تمہیں دنیا میں مل چکی ہے۔ اس کے بارے میں بھی حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایک مالدار آدمی کو اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے مختلف اقسام کا مال عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں اور احسانات یاد دلائیں گے۔ وہ ان نعمتوں اور احسانات کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: تم نے ان نعمتوں کا حق کس طرح ادا کیا؟ وہ جواب دے گا: اے اللہ، جہاں جہاں آپ کو خرچ کرنا پسند تھا وہاں وہاں میں نے اسے خرچ کیا اور یہ سب آپ کی رضا کی خاطر کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

تم جھوٹ بول رہے ہو، تم نے یہ سب صرف اس لئے کیا تھا کہ تمہیں سخی کے نام سے شہرت ملے اور یہ شہرت دنیا میں تمہیں حاصل ہو چکی ہے۔ پھر اس کے بارے میں فیصلہ صادر ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کے متعلق مجھے تمہارے بارے میں مسیح الدجال کے فتنے سے بھی زیادہ خوف ہے۔ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے (وہ یہ کہ) ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور صرف اس لئے عمدہ نماز پڑھے کہ اسے کوئی (دوسرا آدمی) دیکھ رہا ہے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❸ ''مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف شرک اصغر میں مبتلا ہونے کا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریا کاری۔'' (مسند احمد۔عن محمود بن لبید رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس آدمی نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے بھی شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کا صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا۔''

(مسند احمد۔عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کے اسماء و صفات کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں۔

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے لہٰذا جسے قسم کھانے کی ضرورت پیش آئے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔'' (بخاری۔عن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''تم نہ بتوں کے نام کی قسم کھاؤ اور نہ ہی اپنے باپ دادا کے نام کی۔''

(مسلم۔عن عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی اور چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔'' (ابوداؤد۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

نظر بد اور دیگر مصائب سے بچاؤ کے لئے شرکیہ دم اور تعویذ :

نظر بد اور دیگر مصائب سے بچاؤ کے لئے آپ ﷺ نے جن دعاؤں کے ذریعے دم کرنے کی اجازت دی ہے ان کے ذریعے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرکیہ الفاظ پر مشتمل دم کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ یہ بھی شرک ہے۔

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اسلام کے ظہور سے پہلے ہم (مختلف امراض میں مبتلا لوگوں کو) دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے دم سناؤ۔ ہمارے دم سننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔'' (مسلم۔عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ)

❷ ''بے شک (شرکیہ) دم، تعویز اور ٹوٹکے گنڈے سب شرک ہیں۔'' (ابوداؤد۔عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جس آدمی نے (بطور تعویذ) کوئی بھی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''
(ترمذی ۔عن عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔'' (مسند احمد۔عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

❺ ''آپ ﷺ کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کے لئے 10 آدمیوں پر مشتمل) ایک جماعت حاضر ہوئی۔ رسول اکرم ﷺ نے 9 آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ کھینچ لیا۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ نے سب (9 افراد) کی بیعت تو لے لی لیکن اس آدمی کی بیعت کیوں نہیں لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمیمہ (تعویز، دھاگا وغیرہ) لٹکایا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود اس تمیمہ کو کاٹ دیا اور اس کے بعد بیعت لے لی۔'' (مسند احمد۔عن عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ)

نجومی کی باتوں پر یقین کرنا :

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اسی رات

بارش ہوئی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج میرے بندوں میں سے بہت سے بندے مومن ہو چکے ہیں اور بہت سے کافر، جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لے آئے اور انہوں نے ستاروں کی تاثیر کا انکار کر دیا اور جنہوں نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے انہوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور وہ ستاروں پر ایمان لائے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی نجومی کے پاس آیا اور اس سے (مستقبل کے بارے میں) معلومات دریافت کیں تو اللہ تعالیٰ اس کی **40** دن تک نماز قبول نہیں فرماتے۔'' (مسلم۔ عن صفیہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے **3** مقاصد ذکر کئے ہیں: ① ان کے ذریعے آسمان کی خوبصورتی ② شیاطین کو مارنے کا ذریعہ ③ راستہ معلوم کرنے کی علامات۔ جو ستاروں سے ان کے علاوہ کچھ اور سمجھتا ہے، وہ غلطی پر ہے اور وہ آخرت میں اپنا حصہ ضائع کر رہا ہے کیونکہ وہ اس چیز پر ایمان لا رہا ہے جس کا اسے علم ہی نہیں۔ (بخاری)

(تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الانعام **6**: آیت **97**، الصّٰفّٰت **37**: آیت **6** اور الملک **67**: آیت **5**)

بدشگونی لینا:

لاعلمی، نادانی اور جہالت انسان کو مختلف وہم اور وسوسوں کا شکار کر دیتی ہے بسا اوقات انسان وہم اور وسوسوں کی بنا پر ایسے اعمال کر بیٹھتا ہے جو اسے کفر اور شرک میں مبتلا کر دیتے ہیں انہی اعمال میں سے ایک بدشگونی لینا بھی ہے۔ انسان کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں فلاں سے ملا تھا یا فلاں میرے پاس آیا تھا جس کی بنا پر مجھے یہ نقصان پہنچا ہے یعنی وہ لوگوں اور چیزوں سے برا شگون لینے لگ جاتا

ہے جس کی بنا پر وہ اپنے عقیدے کو خراب کر بیٹھتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''پھر جب ان (قوم فرعون) پر خوشحالی آتی تو وہ کہتے کہ یہ تو ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی تھی اور جب انہیں کوئی بدحالی پیش آتی تو کہتے کہ یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ یاد رکھو، اللہ کے نزدیک تو ان (قوم فرعون) کی اپنی نحوست ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (الاعراف 7: آیت 131)

❷ ''رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست تمہارے اپنے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے، کیا (یہ باتیں تم اس لئے کرتے ہو کہ) تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔'' (یٰسین 36: آیت 19)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔''

(ابوداؤد۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس آدمی کو بدشگونی نے اپنی ضرورت (کام) پر جانے سے روک دیا اس نے شرک کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اس (بدشگونی) کا کفارہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، فائدہ بھی آپ کی طرف سے ہے اور نقصان بھی آپ ہی کی طرف سے اور میرا تو آپ کی ذات کے علاوہ کوئی (سہارا اور) معبود نہیں۔''

(مسند احمد۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ ''بدشگونی شرک ہے لیکن (اللہ تعالیٰ پر) توکل (بھروسا) کرنے سے اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دیتے ہیں۔'' (ابوداؤد۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ و تفسیر الاعراف 7: آیت 131)

شرک میں مبتلا ہونے کے اسباب

شرک میں مبتلا ہونے کا سبب دینی تعلیم سے دوری اور اپنے باپ دادا کی اندھی تقلید ہے۔ دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے انسان سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے پھر جب اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسے بہت ناگوار گزرتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، جب ان کے سامنے اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ کے سوا غیروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل (خوشی سے) کِھل اُٹھتے ہیں۔'' (الزمر 39: آیت 45)

❷ ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی ہے اور اگر وہ (والدین) تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی (دوسرے معبود) کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی بات نہ ماننا۔ تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو تم عمل کیا کرتے تھے۔'' (العنکبوت 29: آیت 8)

❸ ''اور(وہ دن بھی قابل ذکر ہے) جس دن ہم تمام لوگوں کو (اپنی عدالت میں) جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر ہم ان کے درمیان اختلاف پیدا کر دیں گے اور ان کے وہ شرکا (معبود مشرکین سے) کہیں گے: تم ہماری عبادت تو کرتے ہی نہیں تھے۔ لہٰذا ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر اللہ کافی ہے، ہمیں تو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہیں۔'' (یونس 10: آیات 28 تا 29)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر المائدہ 5: آیات 109 اور 116 تا117،

الفرقان 25: آیات 17 تا 18 اور سبا 34: آیات 40 تا 41)

جان بوجھ کر نماز ترک کرنا (چھوڑنا)

نماز کی اہمیت:

نماز اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک مضبوط عہد ہے جس کے ذریعہ سے بندہ

اپنی فرمانبرداری اور عاجزی و انکساری کا دن رات میں **5** مرتبہ اظہار کرتا ہے۔ جب تک انسان نماز کی پابندی کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے نازل کردہ دین سے رشتہ برقرار رہتا ہے۔ جب وہ نماز کی پابندی چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کر بیٹھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز ہر زمانے میں ہر امت پر فرض رہی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل علیہما السلام کو مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے قریب چھوڑ کر جاتے وقت بھی اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے نماز کی پابندی کی دعا مانگی تھی۔ حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام بھی اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے نماز کی پابندی کرتے تھے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اے ہمارے رب، میں نے اپنی کچھ اولاد آپ کے عزت والے گھر (کعبہ) کے پاس ایسے میدان میں بسائی ہے جہاں کھیتی نہیں۔ اے ہمارے رب، (یہ میں نے اس لئے کیا ہے) تاکہ وہ (یہاں) نماز قائم کریں۔'' (ابراہیم **14**: آیت **37**)

❷ ''اے میرے رب، مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا دے، اے ہمارے رب، میری دعا قبول فرما۔'' (ابراہیم **14**: آیت **40**)

❸ ''(اے موسیٰ علیہ السلام) بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ **20**: آیت **14**)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر مریم **19**: آیات **31** اور **54** تا **55** اور طٰہٰ **20**: آیت **132**)

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عبادات کا حکم زمین پر دیا لیکن نماز کی اہمیت کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے پاس آسمان پر بلا کر نماز کا حکم دیا اور قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر نماز کی پابندی کا حکم فرمایا۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''لہٰذا (اب بھی) اگر یہ توبہ کرلیں، نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے

دینی بھائی ہیں۔ ہم اہل علم کے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔‘‘

(التوبہ 9: آیت 11)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔‘‘ (بخاری۔عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

❷ ’’نماز دین کا ستون ہے۔‘‘ (ترمذی۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

❸ ’’معراج کی رات نبی کریم ﷺ پر 50 نمازیں فرض کی گئیں پھر ان میں کمی کر کے 5 کر دی گئیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دی گئی: اے محمد (ﷺ)، میرے ہاں فیصلے تبدیل نہیں ہوتے لہٰذا تمہیں ان 5 نمازوں کے پڑھنے پر 50 نمازوں کے برابر ثواب ملے گا۔‘‘ (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❹ ’’مجھے رسول اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی کہ کبھی بھی فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ اس لئے کہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ کی حفاظت والی ذمہ داری اس سے ختم ہو گئی۔‘‘ (ابن ماجہ۔عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

❺ ’’رسول اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بار بار یہ نصیحت فرما رہے تھے کہ نماز کی پابندی کرنا۔‘‘ (ابوداؤد، ابن ماجہ۔عن علی رضی اللہ عنہ)

نماز کی فضیلت:

نماز اللہ تعالیٰ کا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے جس کی پابندی کرنے پر اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنی نصرت اور مدد نازل فرماتے ہیں اور آخرت میں انعام و اکرام سے نوازتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ’’اے ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘ (البقرہ 2: آیت 153)

❷ ’’(اے نبی ﷺ) جو کتاب (قرآن) آپ کی طرف نازل کی گئی ہے آپ اس کی

تلاوت کیجئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ بلاشبہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔'' (العنکبوت 29: آیت 45)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک ملک (مصر) میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم بادشاہ (حکمراں) تھا۔ (وہ جب کسی خوبصورت عورت کے ساتھ اس کے خاوند کو دیکھتا تو خاوند کو قتل کروا کر عورت کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا، اگر عورت کے ساتھ باپ یا بھائی ہوتا انہیں قتل تو نہ کرواتا لیکن عورت کو پھر بھی اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بناتا تھا) اس ظالم بادشاہ نے بری نیت کے ساتھ آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو انہوں نے (تھوڑی دیر اجازت چاہی اور) فوراً وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور عرض کیا: اے اللہ، میں آپ اور آپ کے نبی علیہ السلام پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنے جسم کو اپنے شوہر کے علاوہ ہر ایک سے محفوظ رکھا ہے۔ پس اب اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ کرنا۔ (حضرت سارہ علیہا السلام کے دعا مانگتے ہی) بادشاہ زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا اور (سارہ علیہا السلام سے) التجائیں کرنے لگا کہ اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا میرے لئے اس مصیبت سے چھٹکارے کی دعا کر دیں۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ پہلی حالت پر آ گیا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد اس نے دوبارہ وہی حرکت کی جو پہلے کی تھی۔ تیسری مرتبہ ٹھیک ہونے کے بعد اس نے اپنے کارندوں کو بلا کر کہا: تم میرے سامنے عورت نہیں بلکہ کسی شیطان کو لائے ہو۔ اسے (سارہ علیہا السلام کو) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس لے جاؤ اور بطور خادمہ ہاجرہ (علیہا السلام) بھی اسے دے دو۔ حضرت سارہ علیہا السلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ وہ کھڑے (نفل) نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے (دوران نماز ہی) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا: کیا معاملہ پیش آیا؟ حضرت سارہ علیہا السلام نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے کافر کی چال ناکام بنا دی اور ایک خادمہ (حضرت ہاجرہ علیہا السلام) بھی دلوا دی۔'' (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہما السلام کے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد و نصرت فرمائی۔ لہٰذا آپ بھی فرض نماز کی پابندی کیجئے اور 2 رکعت نماز حاجت (نفل) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے تاکہ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد مل سکے ﴾

❷ ''اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے سے نہر بہتی ہو جس سے وہ روزانہ 5 مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہی (خشوع وخضوع اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پڑھی جانے والی) 5 نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے (بندوں کے) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نماز کا اہتمام کرتے۔'' (ابوداؤد۔ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فلاں آدمی رات کو نماز بھی پڑھتا ہے اور صبح چوری بھی کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلد ہی نماز اسے چوری کرنے سے روک دے گی۔'' (مسند احمد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 277، الاعراف 7: آیت 170 اور الرعد 13: آیات 22 تا 23)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر وعید:

نماز اسلام کا وہ رکن ہے جو کسی صورت میں بھی معاف نہیں۔ چاہے آدمی مقیم ہو یا مسافر، حالت امن میں ہو یا حالت جنگ میں، صحت مند ہو یا مریض ہر حال میں اسے ادا کرنا ضروری ہے۔ قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کریں گے اگر نماز مکمل ہوئی تو باقی اعمال بھی اپنی رحمت سے درست فرما کر جنت میں داخل فرما دیں گے اور اگر یہ نامکمل ہوئی تو باقی اعمال بھی درست نہیں ہوسکیں گے اور انسان جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول ﷺ نے بڑی سخت وعید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ’’نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔‘‘ (الروم 30: آیت 31)

❷ ’’پھر ان (نیک لوگوں) کے بعد ان کی اولاد میں ایسے نالائق لوگ آئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ غـی (جہنم کی وادی کا نام ہے) میں جگہ پائیں گے۔‘‘ (مریم 19: آیت 59)

❸ ’’(قیامت کے دن جہنمیوں سے جنتی پوچھیں گے) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈال دیا، وہ (جہنمی) جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔‘‘ (المدثر 74: آیات 42 تا 43)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’ایمان اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔‘‘ (مسلم۔عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما)

❷ ’’قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے سوال ہو گا پس جس کی نماز صحیح (مکمل اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق) ہوئی وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس کی نماز ناقص نکلی تو وہ ناکام اور خسارہ پانے والا ہو گا۔‘‘ (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: پکے مومن نماز پابندی اور خضوع وخشوع سے ادا کرتے ہیں جبکہ مشرکین، کفار اور منافقین نماز کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ (پڑھیئے ترجمہ وتفسیر المؤمنون 23: آیات 1 تا 11 اور المعارج 70: آیات 22 تا 35) ﴾

❸ ’’ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) نماز ہے جس نے (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔‘‘ (ترمذی۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

❹ ’’جو نماز کو پابندی سے ادا کرے گا۔ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور (روشنی)، برہان (دلیل) اور نجات کا باعث ہو گی اور جو اس (نماز) کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ نور بنے گی، نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور وہ (بے نمازی) قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔‘‘ (مسند احمد۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھیئے ترجمہ وتفسیر التوبہ 9: آیات 5، 11 اور 54)

نماز کا تاکیدی حکم:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''پس نماز قائم کرو۔ بے شک نماز مومنین پر مقررہ وقت پر لازم ہے۔''

(النسآء 4: آیت 103)

❷ '' نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 43)

❸ ''سب نمازوں کی اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت (پابندی) کرو۔''

(البقرہ 2: آیت 238)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر البقرہ 2: آیت 177، ہود 11: آیت 114، النور 24: آیت 56 اور المجادلہ 58: آیت 13)

حدیث رسول ﷺ:

''اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے: ① اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں ② (پانچوں وقت کی پابندی سے) نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ (استطاعت ہونے پر) بیت اللہ کا حج کرنا ⑤ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔'' (بخاری۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

دکھلاوے، سستی اور بغیر خشوع وخضوع کے پڑھی جانے والی نماز:

نماز کو ایک اہم فریضہ سمجھ کر نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ بڑے سکون سے ادا کیجئے۔ نماز میں سستی، دکھلاوا اور خضوع وخشوع کا نہ ہونا بجائے ثواب کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دکھلاوے کی نماز پڑھنے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اور وہ (منافقین) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی اور کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں وہ تو صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور وہ اللہ کو تو بہت ہی کم یاد کرتے ہیں۔'' (النسآء 4: آیت 142)

❷ ''پس ایسے نمازیوں کے لئے ویل (جہنم کی وادی) ہے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ جو ریا کاری (دکھلاوے کا عمل) کرتے ہیں۔'' (الماعون 107: آیات 4 تا 6)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''تم اللہ کی عبادت (نماز) اس طرح (ادا) کرو جیسے کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر (یہ ذہن میں نہ آئے کہ) تم اللہ کو دیکھ رہے ہو تو (یہ تصور کر لو) وہ (اللہ) تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' (بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''منافق عصر کی نماز میں (جان بوجھ کر) اتنی تاخیر کرتا ہے کہ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو جلدی جلدی (کوے کی طرح) چار ٹھونگیں مار لیتا اور اللہ عزّ وجل کا ذکر بہت ہی کم کرتا ہے۔'' (مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''وہ نماز قبول نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع و سجود کے وقت اپنی پشت (پیٹھ) سیدھی نہ کرے (بلکہ جلدی جلدی ارکان نماز ادا کرے)۔'' (ابو داؤد، ترمذی۔ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

❹ ''سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نماز کی چوری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو نماز میں رکوع اور سجود پورے نہیں (جلدی جلدی رکوع اور سجود) کرتا اور نہ ہی قرأت صحیح کرتا ہے (یہی نماز میں چوری ہے)۔''

(مسند احمد، حاکم۔ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

باجماعت نماز چھوڑنے کی ممانعت:

باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور جو آدمی جان بوجھ کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

(البقرہ 2: آیت 43)

❷ ”جس دن (اللہ کی) پنڈلی کھول دی جائے گی (سخت وقت آ پڑے گا) اور انہیں (بے نمازیوں کو) سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا تو یہ (لوگ) سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، حقیقت یہ ہے کہ وہ سجدہ کے لئے (دنیا میں بھی) بلائے جاتے تھے، جب وہ صحیح سالم تھے (لیکن وہ سجدہ نہیں کرتے تھے)۔“ (القلم 68: آیات 42 تا 43)

﴾ وضاحت: یہ آیات ان لوگوں کے متعلق ہیں جو باجماعت نماز سے بغیر کسی عذر کے پیچھے رہتے ہیں۔ دنیا میں باجماعت نماز ادا نہ کرنے کی وجہ سے انہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا جو بہت بڑی ذلت اور رسوائی ہو گی ﴿

احادیث رسول ﷺ:

❶ ”اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ میں لوگوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب وہ جمع ہو جائیں، میں نماز کا حکم دوں پھر جب نماز کی اقامت ہو جائے تو میں لوگوں میں سے کسی کو امامت کروانے کے لئے کہوں پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو (بغیر کسی عذر کے باجماعت) نماز میں حاضر نہیں ہوئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔“ (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ”ایک نابینا صحابی (حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے مسجد تک ہاتھ پکڑ کر لانے والا کوئی نہیں لہٰذا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اسے رخصت دے دی۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم (اپنے گھر میں) اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اذان کی پکار قبول کر کے مسجد میں آؤ۔“ (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''جو آدمی نماز کے لئے پکارنے والے کی پکار (اذان) کو سنے اور اسے کوئی عذر بھی لاحق نہ ہو تو اس کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عذر کیا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری۔''

(ابو داؤد، ابن ماجہ۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❹ ''جس آدمی نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (نماز کی طرف آؤ) کی آواز سنی اور اس کا جواب (یعنی مسجد میں حاضر ہو کر) نہیں دیا، پس اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دیا۔''

(طبرانی۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

نماز جمعہ چھوڑنے پر وعید:

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے جس میں نماز جمعہ کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اگر کوئی جان بوجھ کر جمعہ چھوڑ دیتا ہے تو وہ اللہ کی وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اے ایمان والو، جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی (نماز) کی طرف (جلدی) آؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو اگر تم سمجھو تو ایسا کرنا تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔'' (الجمعہ 62: آیت 9)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''لوگ (نماز) جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی سستی کی وجہ سے (مسلسل) 3 جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر (نفاق کی) مہر لگا دیتے ہیں۔'' (ابو داؤد۔ عن ابی الجعد ضمری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی بغیر کسی عذر کے مسلسل 3 جمعے چھوڑ دے تو اسے منافقین میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔ (طبرانی۔ عن اسامہ رضی اللہ عنہ) ﴾

زکوٰۃ ادا نہ کرنا

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں ''بڑھنا'' یعنی زکوٰۃ دینے پر اللہ تعالیٰ بندے کے مال کو بڑھاتے اور اس میں برکت پیدا کر دیتے ہیں ۔شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال جب نصاب کو پہنچ جائیں تو ان میں سے ایک مخصوص حصہ مستحقین زکوٰۃ کو ادا کرنا ہے۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو بھی مال و دولت عطا فرمایا ہے اس میں انسان کا اپنا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس کا مقصد انسان کو آزمانا ہے کہ آیا وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے غربا و مساکین پر اس مال کو خرچ کرتا ہے یا نہیں۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے زکوٰۃ دیتا ہے تو دنیا اور آخرت میں اسے اس کا بہتر بدلہ ملتا ہے اور جب وہ اس میں بخل (کنجوسی) اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑا گناہ شمار ہوتا ہے جس کی بہت سخت وعید ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں **82** مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اپنی پاکیزہ (حلال) کمائی میں سے اور ان چیزوں میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہیں۔'' (البقرہ **2**: آیت **267**)

❷ ''نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کا بدلہ اللہ کے پاس پا لو گے۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔'' (البقرہ **2**: آیت **110**)

❸ ''پس تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھو، وہی تمہارا آقا ہے۔ وہ بہت ہی اچھا آقا اور بہت ہی بہترین مددگار ہے۔'' (الحج **22**: آیت **78**)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اسلام کے بنیادی **5** ارکان میں سے ایک رکن زکوٰۃ بھی ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی

دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے ایسا عمل بتا ئیے جسے کرنے پر میں جنت میں جا سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز کی پابندی کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور (ماہ) رمضان کے روزے رکھو۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ (جو چیزیں آپ نے مجھے بتائیں ہیں) میں ان میں کوئی کمی و بیشی نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے وعید:

زکوٰۃ نہ دینے کی 2 صورتیں ہیں:

① زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار جو انسان کو دائرہ کفر میں لے جاتا ہے۔

② بخیلی اور کنجوسی کی وجہ سے زکوٰۃ نہ دینا جو بہت بڑا گناہ ہے۔

حاکم وقت کی ذمہ داری ہے ایسے آدمی سے زبردستی زکوٰۃ وصول کرے اور زکوٰۃ مستحقین تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لئے سخت وعید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''ان مشرکین کے لئے بڑی ہلاکت ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔'' (حٰمٓ السجدۃ 41: آیات 6 تا 7)

❷ ''اور جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے بہت کچھ (مال) عطا فرمایا ہے وہ اس میں کنجوسی کرتے ہیں تو وہ اس کنجوسی کو اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بہت ہی برا ہے۔ جس مال میں انہوں نے کنجوسی کی قیامت کے دن اسی (مال) کے طوق انہیں

پہنائے جائیں گے اور آسمان و زمین کی ملکیت اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔'' (آل عمران 3: آیت 180)

❸ ''جو لوگ سونا اور چاندی (خزانہ) جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ ایک دن (آئے گا کہ) اس خزانے کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھ داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ (مال) جسے تم (دنیا میں) اپنے لئے جمع کیا کرتے تھے۔ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔'' (التوبہ 9: آیات 34 تا 35)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا اور اس نے اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر 2 نشان بھی ہوں گے پھر قیامت کے دن وہ مال اس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کے گلے میں طوق کی شکل میں لپیٹ دیا جائے گا اور وہ اسے دونوں جبڑوں میں دبوچ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ (جسے تو دنیا میں جمع کیا کرتا تھا)۔''

(بخاری۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی (ساڑھے 7 تولے یعنی 87 گرام) سونا اور (52 تولے یعنی 612 گرام) چاندی کا مالک ہو لیکن وہ اس (سونے اور چاندی) میں سے اس (اللہ) کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا۔ اس کے لئے اس خزانے کو آگ کی پلیٹوں کی شکل میں بنا کر خوب تپایا جائے گا پھر ان (پلیٹوں) کے ساتھ اس کی پیشانی، پہلو اور پشت پر داغا جائے گا۔ جب وہ پلیٹیں ٹھنڈی پڑنے لگیں گی تو انہیں دوبارہ گرم کر لیا جائے گا اور یہ عمل اس طویل دن (جو 50 ہزار سال کے برابر ہو گا) میں مسلسل ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے اونٹوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ان میں سے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا اسے قیامت کے دن چٹیل اور ہموار

میدان میں لٹایا جائے گا اور وہ تمام اونٹ جن کی اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی اسے روندتے اور کاٹتے ہوئے اس کے اوپر سے گزریں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ واپس لوٹ آئے گا اور یہ عمل اس (بڑے) دن ہوتا رہے گا جو **50** ہزار سال کے برابر ہو گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔ آپ ﷺ سے بکریوں کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی (بکریوں کا مالک) ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا اسے بھی چٹیل اور ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا وہ (بکریاں) اسے سینگ مارتی اور پاؤں سے روندتی ہوئی گزر جائیں گی۔ جب آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی پھر لوٹ آئے گی اور یہ عمل اس **50** ہزار سال کے برابر دن میں مسلسل ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے۔''

(بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔''

(طبرانی۔ عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جو قوم بھی زکوٰۃ روک لیتی ہے، آسمان سے ان کے لئے بارش روک دی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش نہ ہو۔'' (ابن ماجہ۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھیے ترجمہ وتفسیر البقرہ **2**: آیات **27** اور **83**، الانفال **8**: آیات **3** تا **4**، التوبہ **9**: آیات **11** اور **103**، مریم **19**: آیات **21** اور **55**)

رمضان المبارک کے روزے بلا عذر چھوڑنا

صوم عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے ''رک جانا'' شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے، پینے، بیویوں سے صحبت سے رُک جانے کا نام روزہ ہے۔ روزہ جس طرح پہلی امتوں پر فرض تھا اسی طرح اس امت پر بھی فرض ہے۔ اس کا مقصد انسان میں تقویٰ اور خوف الٰہی پیدا کرنا اور اسے دوسروں کی مشکلات اور پریشانیوں کا احساس دلانا ہے تاکہ انسان میں

مشکلات اور پریشانی کے وقت دوسروں کی خدمت کرنے کا جذبہ بیدار ہو۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو ، پہلے لوگوں کی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم پرہیز گار (گناہوں سے بچنے والے) بن جاؤ۔'' (البقرہ 2: آیت 183)

❷ ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ جس میں ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کے لئے روشن دلائل ہیں۔تم میں سے جو آدمی بھی اس مہینہ کو پائے روزے رکھے۔ ہاں جو بیمار یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لینی چاہیئے۔'' (البقرہ 2: آیت 185)

روزوں کا اجر وثواب:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو آدمی اللہ کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے ، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے 70 سال دور فرما دیتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزے دار) اپنا کھانا پینا اور اپنی جنسی خواہشات میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا (ثواب) دوں گا اور (باقی ہر) نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔'' (بخاری ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔روزے دار کے لئے 2 خوشی (کے موقعے) ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ① جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، (اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے) ② جب اپنے رب سے ملے گا ، (روزہ کی جزا دیکھ کر) خوش ہو جائے گا۔'' (بخاری ، مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''5 نمازیں، ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک، اگر بڑے گناہوں سے بچا جائے تو یہ درمیانی عرصہ کے (صغیرہ) گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❻ ''روزہ (برائیوں سے بچنے کی) ڈھال ہے جس طرح تم میں سے کسی کی (دوران جنگ دشمن کے وار سے بچنے کی) ڈھال ہوتی ہے۔'' (مسند احمد۔عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ)

جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے یا توڑنے والوں کے لئے وعید:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ بغیر کسی عذر اور بیماری کے چھوڑ دیا پھر وہ اس روزے کی قضا کے لئے پوری زندگی بھی روزے رکھتا رہے تو قضا پوری نہیں کر سکتا۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اس آدمی کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور (روزے رکھ کر) اپنی بخشش نہیں کروا سکا۔'' (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے دعا مانگی: جس آدمی نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور (روزے رکھ کر) اپنی بخشش نہ کروائی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور فرما دیں۔ میں نے اس پر آمین کہا۔'' (مستدرک حاکم۔عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ)

❹ ''میں نے (معراج کی رات) کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ الٹے لٹکے ہوئے تھے ان کی باچھیں کٹی ہوئی اور ان سے خون بہہ رہا تھا، میں نے (جبرئیل علیہ السلام سے) پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار ہونے سے پہلے ہی روزہ کھول دیتے تھے۔'' (حاکم۔عن ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یہ اس آدمی کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی جان بوجھ کر روزہ افطار کر دے تو سوچیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی؟ ﴾

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

حج کا حکم:

حج اسلام کے 5 بنیادی ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن ہے۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہر استطاعت رکھنے والے مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اگر کوئی آدمی ایک سے زیادہ مرتبہ حج کرے تو اسے اس کا ثواب ضرور ملے گا لیکن ایک سے زائد حج نفلی حج کہلاتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس (بیت اللہ) کی طرف سفر کرنے کی (مالی وبدنی) استطاعت رکھتے ہوں اور جو کفر (حج کا انکار) کرے تو یقین مانو، اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (آل عمرآن 3: آیت 97)

﴿ وضاحت: استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے تعبیر کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کی بنا پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ﴾

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک حج ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''حج (زندگی میں) ایک بار (فرض) ہے جو ایک سے زائد مرتبہ حج کرے، وہ (اس کے لئے) نفل ہوں گے۔'' (ابوداؤد۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حج کی فضیلت:

حج ایک ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ دنیا میں فقر و فاقے سے بھی نجات عطا فرماتے ہیں اور حج کرنے والے کے سابقہ تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو کیونکہ یہ دونوں (حج و عمرہ) گناہوں اور غربت کو اس

طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کو ختم کر دیتی ہے۔ حج مبرور (مقبول) کا ثواب جنت کے علاوہ کوئی اور نہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وقفہ کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اعمال میں افضل عمل اللہ ربّ العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے پھر اس کے راستے میں جہاد کرنا پھر حج مبرور (مقبول) ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس آدمی نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے حج کیا اور اس دوران وہ شہوانی باتوں اور (اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی سے بچا رہا، وہ (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) اس طرح لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے لئے وعید:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور جو کفر (حج کا انکار) کرے تو یقین مانو، اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

(ال عمران 3: آیت 97)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں مختلف شہروں میں سرکاری نمائندے بھیجوں اور وہ یہ دیکھیں کہ جو مسلمان استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ ان پر (غیر مسلموں کی طرح) جزیہ (ٹیکس) مقرر کریں کیونکہ ایسے لوگ مسلمان ہی نہیں ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر۔تفسیر ال عمران 3: آیت 97)

کسی کو ناحق قتل کرنا

انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محترم (عزت و احترام والی) مخلوق ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اسے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اسے خوب صورت جسم اور شکل و صورت عطا فرمائی، فرشتوں سے سجدہ کروایا اور دنیا کی نعمتیں اس کی خدمت اور فائدے کے لئے پیدا کیں۔ ہر انسان کی عزت، مال اور جان قابل احترام اور قابل حفاظت ہے

مگر یہ کہ انسان خود ایسے اعمال کرے جس کی وجہ سے اس کی جان اور مال محفوظ نہ رہے۔ مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ کسی صورت میں بھی انسان کا خون بہانا جائز نہیں۔

حدیث رسول ﷺ :

"3 صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں ایسے مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں : ① نفس کے بدلہ نفس (قصاص) ② شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے والا ③ دین (اسلام) سے نکل (مرتد ہو) جانے والا (مسلمانوں کی) جماعت کو چھوڑنے والا۔"

(بخاری۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ جو آدمی کسی انسان کا خون بہاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس جرم کے بدلہ میں دنیا میں قاتل سے قصاص (بدلہ) لینے کا حکم دیا ہے اور آخرت میں سخت ترین عذاب کی وعید سنائی ہے ﴾

قتل کی اقسام :

قتل کی 3 اقسام ہیں :

① قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) ② قتل شبہ عمد (جان بوجھ کر قتل کے مشابہہ قتل۔ اس کی صورت یہ ہے قاتل کسی کو سزا دینے کی غرض سے ہاتھ یا لاٹھی وغیرہ مارے جس سے قتل ہو جائے) ③ قتل خطا (غلطی سے قتل ہو جانا)

① قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) اور اس کا کفارہ :

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نفس کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرنا حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک جان کو ناحق قتل کرنے کو پوری انسانیت کے قتل کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔ قتل عمد کی صورت میں قاتل سے قصاص یا دیت (مخصوص معاوضہ) لینے کا حکم ہے۔ ایسے انسان پر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت برسنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں سخت سزا کی وعید سنائی گئی ہے۔ اگر کوئی قصاص دیدے تو اسے آخرت میں سزا نہیں ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اور ہم نے تورات میں ان (یہود) کے لئے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلہ جان، آنکھ کے بدلہ آنکھ، ناک کے بدلہ ناک، کان کے بدلہ کان، دانت کے بدلہ دانت اور تمام زخموں کا بھی قصاص (بدلہ) ہے پھر جو شخص معاف کر دے تو وہ اس کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔'' (المآئدہ 5: آیت 45)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس کا کوئی (عزیز) قتل ہو جائے ، اسے 2 باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے : ① چاہے تو (قاتل یا اس کے ورثاء سے) دیت لے ② چاہے تو قصاص (بدلہ) لے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جسے جان بوجھ کر قتل کیا گیا اس کے بدلہ میں قصاص لیا جائے۔'' (ابوداؤد۔عن ابن عبید رضی اللہ عنہ)

قتل عمد کی ممانعت :

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور کسی ایسے نفس کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔''

(الانعام 6: آیت 151)

❷ ''جو کسی نفس کو بغیر کسی مقتول کے بدلہ یا زمین میں فساد پھیلانے کے، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو کسی ایک نفس کی جان بچالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچالی۔'' (المآئدہ 5: آیت 32)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''تمہارا خون ، مال اور عزت ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے لئے اس دن (10 ذوالحجہ) اس شہر (مکہ) اور اس مبارک مہینے (ذوالحجہ) کی حرمت ہے۔''

(بخاری ۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''کسی بھی نفس کو ناحق قتل کرنا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بڑا گناہ ہے۔''

(بخاری ۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے خون کا (قاتل اور مقتول کے درمیان) فیصلہ کیا جائے گا۔'' (بخاری ،مسلم ۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

قصاص میں رکاوٹ بننے کی سزا:

کسی بھی ناحق قتل پر اللہ تعالیٰ نے قصاص کا قانون رکھا ہے جس میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ جو آدمی قصاص لینے میں رکاوٹ پیدا کرے اس کے لئے سخت وعید ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اے عقلمندو، قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے، اس وجہ سے تم (ناحق قتل سے) رکے رہو گے۔'' (البقرہ 2: آیت 179)

﴿ وضاحت: جب قاتل کو علم ہو گا کہ اگر میں نے کسی کو ناحق قتل کیا تو اس کے بدلے میں مجھے بھی قتل کر دیا جائے گا وہ بڑا محتاط رہے گا۔ اس طرح بہت سے لوگ قتل سے محفوظ ہو جائیں گے جسے'' قصاص میں تمہارے لئے زندگی'' سے تعبیر کیا گیا ہے ﴾

حدیث رسول ﷺ:

''جو آدمی قصاص لینے میں رکاوٹ پیدا کرے اس پر اللہ کی لعنت اور غصہ ہے ایسے آدمی کی نہ فرضی عبادت قبول کی جاتی ہے اور نہ نفلی۔'' (ابوداؤد ۔عن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ)

قتل عمد کی آخرت میں سزا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (النسآء 4: آیت 93)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جب 2 مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ لڑنے لگیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، قاتل تو (جہنم کا) مستحق ہے لیکن مقتول (جہنم میں) کیوں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تمنا رکھتا تھا۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مسلمان کے ناحق قتل کے مقابلے میں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معمولی بات ہے۔'' (ترمذی۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ''قیامت کے دن مقتول اس حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا کہ اس نے اپنے ایک ہاتھ میں اپنا خون آلود سر تھامے ہوا ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں قاتل کا گریبان۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ، اس آدمی نے مجھے (ناحق) قتل کیا تھا۔'' (نسائی۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❹ ''اگر آسمان و زمین کے تمام رہنے والے ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دیں گے۔'' (ترمذی۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفرقان 25: آیت 68 اور التکویر 81: آیات 8 تا 9)

ناحق قتل کرنے والے کی عبادات :

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا (یا کروایا) اور اپنے اس فعل پر خوش ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرائض قبول فرمائیں گے اور نہ ہی نوافل۔'' (ابو داؤد۔ عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

❷ ''امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف فرما دیں گے مگر جو آدمی حالت شرک پر مر گیا یا جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کیا اسے معاف نہیں فرمائیں گے۔'' (ابوداؤد۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

کلمہ پڑھنے والے کا قتل :

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے جہاد کے لئے روانہ کیا اس دوران میں نے ایک مشرک کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے فوراً کلمہ پڑھنا شروع کر دیا لیکن اس کے باوجود میں

نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی تم نے اسے قتل کر دیا ؟ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ﷺ، اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا ؟'' (بخاری ۔عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ)

❷ '' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کوئی کافر اپنی تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دے اور چھپ جائے پھر میں اسے قتل کرنے لگوں تو وہ کلمہ پڑھنا شروع ہو جائے، کیا میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس کافر کے کلمہ پڑھنے کے بعد اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس (ایمان کے) مقام پر ہو گا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس (کفر) کے مقام پر ہو گے جس پر وہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھا۔''

(بخاری ، مسلم ۔عن مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : آپ ﷺ کی حدیث ہے:'' کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنا کفر ہے۔'' (مسلم ۔عن عبداللہ رضی اللہ عنہ) ﴾

جان ومال کے دفاع میں مقتول کا حکم :

اگر 2 آدمیوں کی لڑائی محض ذاتی دشمنی ،عصبیت ،طلب دنیا یا کسی دنیاوی عہدے کی خاطر ہو تو دونوں جہنم میں جائیں گے لیکن اگر کوئی آدمی اپنے گھر،عزت ، مال اور دین کے دفاع میں لڑتے ہوئے قتل ہو گیا، وہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گا۔

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اگر کوئی آدمی مجھ سے میرا مال چھیننے کی کوشش کرے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مال مت دو۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ مجھ پر زبر دستی کرے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے لڑائی کرو۔صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ مجھے قتل کر دے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم شہید کہلاؤ گے۔صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں اسے قتل کر دوں؟ (کیا مجھ پر قصاص ہو گا) آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) وہ جہنمی ہے۔'' (مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 ”جو آدمی اپنے مال ، اہل عیال ، جان اور دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔“ (ابوداؤد ۔عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ)

جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی توبہ:

اگر قاتل اپنے فعل پر شرمندہ ہو اور خضوع وخشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے اس کے ساتھ ساتھ مقتول کے ورثاء سے معافی مانگے یا دیت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

1 ”بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے 100 آدمیوں کو قتل کر دیا پھر ایک عالم دین سے مسئلہ دریافت کیا کہ کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس نے جواب دیا کہ تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان کیا رکاوٹ ہے؟ (یعنی پرخلوص توبہ کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں) اور پھر اسے کہا کہ تم اپنی بستی چھوڑ کو اُس بستی میں چلے جاؤ جہاں اللہ کے نیک بندے رہتے ہیں، چنانچہ وہ توبہ کر کے اس بستی کی طرف ہجرت کر رہا تھا کہ راستہ ہی میں اسے موت آ گئی، رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح اپنے قبضہ میں لے لی۔“ (بخاری ۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

2 ”جس نے (دنیا میں) کوئی گناہ کیا اور اسے اس گناہ کی سزا دے دی گئی تو اس گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے (آخرت میں اسے اس گناہ کی سزا نہیں ملے گی) اور جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو جاتا ہے چاہے تو وہ اسے معاف فرما دے اور چاہے سزا دے۔“ (ترمذی ۔عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

(مزید معلومات کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الزمر 39: آیت 53 اور الفرقان 25: آیات 69 تا 70)

2 قتل شبہ عمد:

قتل شبہ عمد کی صورت یہ ہے کہ قاتل نے مقتول کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ صرف اسے سزا دینے کے ارادہ سے اسے ہاتھ، لاٹھی یا کوئی اور چیز ماری جس سے مقتول کی موت واقع ہو گئی۔ اس صورت میں کفارہ اور قاتل کے ورثاء کو دیت دینا لازم ہے اِلاَّ یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ دوسرے مومن کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے۔ جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو (اس کا کفارہ یہ ہے کہ) ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا (بھی) لازم ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں۔'' (النسآء 4: آیت 92)

اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت :

اولاد چاہے لڑکی ہو یا لڑکا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم نعمت ہے جس کی قدر کرنا انسان پر لازم ہے۔ جو بھی انسان دنیا میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رزق بھی اس کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔ والدین اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے ہی اپنے بچوں کو کھلاتے پلاتے ہیں۔ بسا اوقات انسان غربت ، افلاس سے تنگ آ کر اس عظیم نعمت کو اپنے ہاتھوں ضائع کر بیٹھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور (اے لوگو) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ، انہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ بلاشبہ انہیں (اولاد کو) قتل کرنا، بہت ہی بڑا گناہ ہے۔''

(بنی اسرائیل 17: آیت 31)

❷ ''یقیناً وہ لوگ نقصان میں رہے ، جنہوں نے اپنی اولاد کو بغیر علم اور جہالت کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔'' (الانعام 6: آیت 140)

حدیث رسول ﷺ :

''رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا : کون سا گناہ سب سے بڑا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پوچھا گیا اس کے بعد کون سا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔'' (بخاری ، مسلم ۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الانعام 6: آیت 151)

③ قتل خطا (غلطی سے قتل) اور اس کا کفارہ:

قتل خطا یعنی غلطی سے قتل ہو جانا مثلاً تیر اندازی، شکار وغیرہ کے ارادہ سے تیر چھوڑنا یا بندوق کی گولی چلانا یا آپس کی لڑائی میں کوئی سخت چوٹ لگنا جس سے قتل ہو جائے۔اس صورت میں قاتل پر 2 چیزیں لازم ہیں:

① کفارہ کے طور پر مسلمان غلام آزاد کرنا (یا اس کے برابر قیمت ادا کرنا) ② مقتول کے ورثاء کو دیت (100 اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر قیمت) ادا کرنا۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''کسی مومن کیلئے حلال نہیں کہ وہ دوسرے مومن کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے۔ جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو (اس کا کفارہ یہ ہے کہ) ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا لازم ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا فرد ہو اور وہ بھی مسلمان تو صرف ایک مومن غلام کو آزاد کرنا لازم ہے اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے ورثاء کو دیت دینا بھی لازم ہے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے) پس جسے یہ (غلام یا لونڈی آزاد کرنا) میسر نہ ہو تو وہ اللہ سے معافی کیلئے 2 ماہ لگاتار روزے رکھے، اللہ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

(النسآء 4: آیت 92)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''ہذیل قبیلہ کی 2 عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ عورت اور اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔آپ ﷺ نے بچہ کی دیت (قتل خطا کے طور پر) ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا بتائی اور عورت کی دیت قتل عمد (100 اونٹ یا ان کی مالیت) ذکر فرمائی۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی بن دیکھے پتھر، کوڑے یا لاٹھی (وغیرہ) سے قتل ہو گیا، یہ قتل خطا ہے اور اس

کی دیت بھی قتل خطا کی ہی ہو گی۔'' (ابوداؤد۔عن ابن عبید رضی اللہ عنہ)

❸ ''قتل خطا کی دیت قتل شبہ عمد کی دیت کی طرح 100 اونٹ (یا ان کی مالیت) ہیں۔''

(ابوداؤد۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

خودکشی کرنا

خودکشی کرنے والے کے لئے سزا:

دنیا کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت اور فائدے کے لئے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانا انسان کا حق ہے لیکن کسی بھی نعمت کے غلط استعمال کی انسان کو اجازت نہیں دی گئی اس لئے کہ انسان ان نعمتوں کا مالک نہیں حتیٰ کہ وہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ جب انسان اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کو بہت بڑا گناہ شمار کرتے اور اس کے ارتکاب پر سزا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت سے مقامات پر اس گناہ سے روکا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے ایمان والو) اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے اور جو ظلم و زیادتی کے طور پر ایسا (خودکشی) کرے گا تو عنقریب ہم اسے (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے اور یہ اللہ کے لئے بہت ہی آسان ہے۔'' (النسآء 4: آیات 29 تا 30)

❷ ''اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور (لوگوں پر) احسان کرو۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 129)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح گراتا (قتل کرتا) رہے گا، جس نے زہر پی کر خودکشی کی وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ پیتا (اور اپنے آپ کو قتل کرتا) رہے گا اور جس نے کسی ہتھیار سے خودکشی کی، قیامت کے دن وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم

کی آگ میں اس ہتھیار کو اپنے پیٹ میں ہمیشہ گھونپتا (اور اپنے آپ کو قتل کرتا) رہے گا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے جس چیز سے خودکشی کی قیامت تک اسے اسی چیز سے عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ)

❸ ''جس نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کی وہ (جہنم کی) آگ میں بھی پھندے سے خودکشی کرتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو نیزہ مار کر خودکشی کی وہ (جہنم کی) آگ میں اسی نیزے سے اپنے آپ کو قتل کرتا رہے گا۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

خودکشی کرنے والے پر جنت حرام:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مالدار مسلمان آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ اس کا پیچھا کرنے لگے، وہ مشرکین کی صفوں میں گھس کر خوب جہاد کرنے لگا یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اس نے موت کو جلدی طلب کرتے ہوئے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھ کر اسے خوب دبایا، تلوار اس کے سینے کو چیرتی ہوئی اس کے کندھوں سے پار ہوگئی (اور وہ مر گیا)۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: یہ کیوں کہہ رہے ہو؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں آدمی کے بارے میں یہ کہا تھا کہ جو جہنمی کو دیکھنا چاہے اسے دیکھ لے، میں نے خود دیکھا کہ وہ جب لڑتے لڑتے زخمی ہو گیا تو اس نے خود اپنے آپ کو قتل کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار خاتمہ (آخری عمل) پر ہے۔'' (بخاری۔عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

❷ ''پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کے جسم پر پھوڑا نکل آیا جب پھوڑے نے اسے زیادہ

تکلیف پہنچائی تو اس نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر پھوڑے کو چیر دیا، مسلسل خون بہنے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام فرما دی ۔'' (مسلم۔عن حسن رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہر وقت نیک اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی نصیحت فرمائی ہے کہ تمہارا آخری عمل بھی میری فرمانبرداری والا ہونا چاہیے۔
(مزید تفصیل کے لئے پڑھیے ترجمہ وتفسیر ال عمران 3: آیت 102) ﴾

خودکشی کرنے والے کا جنازہ:

رسول اکرم ﷺ بہت ہی زیادہ شفقت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی معاف فرما دیا کرتے تھے اور ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہو جاتے جیسا کہ آپ ﷺ عبداللہ بن اُبَـــیّ منافق کا جنازہ بھی پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا جنازہ پڑھانے سے منع فرما دیا۔ خودکشی کرنے والا اتنا بڑا گناہ گار ہے کہ آپ ﷺ نے رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود خودکشی کرنے والے کا جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے آدمی کا جنازہ لایا گیا کہ جس نے اپنے آپ کو تیز دھار آلے سے قتل کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔'' (مسلم۔عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک آدمی نے اپنے آپ کو تیز دھار آلے سے قتل کر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا (تم اس کا جنازہ خود ہی پڑھ لو)۔'' (نسائی۔عن ابن سمرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ میں امام وقت اور نیک لوگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے البتہ عام لوگ اس کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں تاکہ دوسروں کے لئے عبرت ہو اور وہ اس قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ کریں ﴾

خودکشی سے بچئے:

انسانی حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے، کبھی خوشی کبھی غمی، کبھی ترقی کبھی تنزلی، کبھی نفع کبھی نقصان ، یہ سب انسانی زندگی کے حصے اور اللہ تعالیٰ کی قضا و قدرت کا اظہار ہیں۔ باہمت انسان وہی ہے جو حالات سے تنگ آ کر خودکشی کا نہ سوچے بلکہ تمام حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرے اور جو بھی دکھ اور پریشانی آئے اسے اپنی تقدیر جانتے ہوئے ان پر صبر کرے اور اسے اپنے لئے باعث اجر سمجھے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں تو صرف وہ (مصیبت) پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا آقا ہے اور مومنوں کو تو صرف اللہ پر ہی بھروسا کرنا چاہئے۔'' (التوبہ 9: آیت 51)

حدیث رسول ﷺ:

''مومن کے معاملے پر تعجب ہے کیونکہ اس کا ہر معاملہ خیر و بھلائی والا ہوتا ہے اور مومن کے علاوہ کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں۔ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔''

(مسلم۔عن صہیب رضی اللہ عنہ)

خودکشی کے اسباب:

خودکشی کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(1) دینی تعلیم سے دوری:

جب انسان کو یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے خودکشی کو سختی سے منع فرمایا ہے اور اسے بڑا گناہ قرار دیا ہے اور آخرت میں خودکشی کرنے والے کے لئے سخت سزا مقرر کی ہے تو یقیناً انسان اپنے آپ کو اس بڑے گناہ سے بچانے کی کوشش کرے گا۔

حدیث رسول ﷺ:

"ایک آدمی زخمی ہو گیا اس نے (زخم کی تکلیف کی وجہ سے) خودکشی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بندے نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش کی لہٰذا (اس گناہ کی وجہ سے) میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔" (بخاری۔عن جندب رضی اللہ عنہ)

② غربت و افلاس اور بے روزگاری:

جب انسان غربت و افلاس کا شکار ہو جائے اور وہ اپنے گھریلو اخراجات پورے نہ کر پاتا ہوتو وہ بھی خودکشی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر جاندار کو رزق پہنچانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین ہونا چاہیے کہ وہ اسے ضرور رزق پہنچائے گا۔ کم رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان بھی ہوسکتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ "زمین پر چلنے پھرنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔" (ہود 11: آیت 6)

❷ "کیا انہیں (لوگوں کو) معلوم نہیں کہ بے شک اللہ جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہے) تنگ کر دیتا ہے۔" (الزمر 39: آیت 52)

حدیث رسول ﷺ:

"تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے کہ کچھ نیکیاں اور کر لے اور اگر برا ہے تو شاید اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔" (نسائی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

③ بے عزتی اور ناکامی:

بسا اوقات انسان اپنی عزت کو بچانے کے لئے خودکشی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے مثلاً کوئی تہمت لگنا، امتحان میں ناکامی، محبت میں ناکامی وغیرہ۔

④ گھریلو جھگڑے:

گھریلو جھگڑے بھی بسا اوقات خودکشی کا سبب بن سکتے ہیں مثلاً ساس بہو کے جھگڑے، بہو کو جہیز نہ لانے کے طعنے وغیرہ۔

والدین کی نافرمانی

اللہ تعالیٰ کے بعد انسان پر سب سے زیادہ حق والدین کا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اپنے حق کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور اپنی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ والدین کی بھی شکر گزاری کی تاکید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین سے اچھا سلوک کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 83)

❷ ''اور تم (سب) اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اجنبی پڑوسیوں، رشتہ دار پڑوسیوں، برابر کے دوستوں، مسافروں، اپنے (ان) غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ بھی نیکی کرو (جو تمہارے قبضہ میں ہوں) بے شک اللہ اِترانے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

(النسآء 4: آیت 36)

❸ ''(اے نبی ﷺ) آپ کے رب نے تمام لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تمہاری زندگی میں ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپا (کی عمر) کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے ادب و احترام سے بات کرو اور جذبہ رحمت کے ساتھ ان کے سامنے عاجزی و انکساری کے ساتھ بازو جھکائے رکھو اور (ان کے لئے ہمیشہ) یہ دعا کرو: اے میرے رب، جس طرح انہوں (میرے والدین) نے بچپن میں میری (بڑی محبت سے) پرورش کی اسی طرح ان پر بھی رحم فرما۔''

(بنی اسرائیل 17: آیات 23 تا 24)

❹ ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے متعلق (حسن سلوک کی) نصیحت کی، اس کی ماں نے اسے (پیٹ میں) کمزوری پر کمزوری کے باوجود اٹھائے رکھا اور 2 سال کے دوران اس کا دودھ چھڑانا ہوا۔ ہم نے اسے (انسان کو) حکم دیا کہ میرا شکر بھی ادا کر اور

اپنے والدین کا بھی۔ (یاد رکھو) سب کو میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔‘‘

(لقمان 31: آیت 14)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔‘‘ (بخاری۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ’’ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد میں شمولیت کے لئے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (کی خدمت) میں جہاد کر (یعنی والدین کی خدمت کرنے پر تجھے جہاد کا ثواب ملے گا)۔‘‘ (بخاری، مسلم ۔عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ’’ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے (تیسری مرتبہ بھی) فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا: تمہارا باپ۔‘‘ (بخاری، مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت: ماں کے ساتھ زیادہ حسن سلوک کی تاکید اس لئے کی گئی ہے کہ ماں بچوں کے لئے باپ سے زیادہ مشقت برداشت کرتی ہے اور طبعاً کمزور اور نازک ہوتی ہے۔
(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر العنکبوت 29: آیت 8 اور الانعام 6: آیت 151) ﴿

والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’کیا میں تمہیں بڑے گناہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ،

ضرور بتایئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔" (بخاری، مسلم۔عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ)

❷ "اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کے ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دے گا۔ (اس طرح اپنے والدین کو گالی دلوانے کا سبب بننا بھی کبیرہ گناہ ہے)۔" (بخاری، مسلم۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ "اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت برسائی ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرے۔"

(مسلم۔عن علی رضی اللہ عنہ)

والدین کی نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم کی وعید:

احادیث رسول ﷺ:

❶ "بے شک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، کنجوسی، گداگری (بھیک مانگنا) اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا ہے۔" (بخاری۔عن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ)

❷ "اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جائے جو اپنے والدین میں سے دونوں یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر بھی (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔"

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ "ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی۔ میرا والد مجھ سے میرا مال لینا چاہتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد ہی کی ملکیت ہیں۔ لہٰذا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے پس اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ۔عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

❹ "اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد (اور والدہ) کی ناراضگی میں ہے۔" (ترمذی۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❺ "والدین کا نافرمان، (نیکی کر کے) احسان جتلانے والا اور شراب پینے کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔" (نسائی۔عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

والدین کی دعا (یا بدعا) رد نہیں ہوتی:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جریج بنی اسرائیل میں ایک نیک انسان تھا۔ وہ (نفل) نماز میں مشغول تھا کہ اتنے میں اس کی (نابینا) والدہ نے آ کر اسے بلایا۔ وہ (دل ہی دل میں) کہنے لگا کہ میں نماز میں مصروف رہوں یا اپنی والدہ کو جواب دوں؟ (نماز کو مقدم کرتے ہوئے اس نے والدہ کو کوئی جواب نہیں دیا) والدہ نے (ناراض ہو کر) بددعا کی: اے اللہ، اس وقت تک اسے (جریج کو) موت نہ دینا جب تک یہ کسی بدکار عورت کا چہرہ نہ دیکھ لے پھر ایسا ہی ہوا جریج اپنے عبادت خانے میں مصروف تھا۔ ایک بدکار عورت نے آ کر جریج سے بدکاری کروانا چاہی لیکن جریج نے انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے برائی کی پھر اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ لوگوں نے پوچھا: یہ لڑکا کہاں سے لائی ہو؟ اس نے کہا: یہ جریج کا بیٹا ہے۔ لوگ یہ سن کر غصے میں آ گئے کہ ایک بہت بڑا عابد ہو کر اس نے بدکاری کی ہے۔ لہٰذا انہوں نے (بغیر تحقیق) جریج کا عبادت خانہ گرا ڈالا اور اسے عبادت خانہ سے نیچے اتار کر برا بھلا کہنے لگے۔ جریج (سمجھ گیا اور فوراً جا کر اپنی والدہ سے معافی مانگی پھر اس) نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس بچے کے پاس آئے (جو ان کی طرف منسوب کیا جا رہا تھا) اس سے پوچھا: اے بچے، بتاؤ تمہارا باپ کون ہے؟ اس بچے نے جواب دیا: میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے: اے جریج، ہم تمہارا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں، جیسے پہلے مٹی کا بنا ہوا تھا ویسے ہی بنا دو۔ (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''3 قسم کے لوگوں کی دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں (لہٰذا ان کی بددعاؤں سے بچنا چاہیئے): ① مظلوم کی بددعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی اپنی اولاد کے لئے دعا (یا بددعا)۔'' (ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وفات کے بعد والدین کے حق میں دعا کا حکم :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) ''اے میرے رب ، مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسے نیک اعمال کروں جن سے آپ خوش ہو جائیں اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح فرما دیجئے۔ بلاشبہ میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں آپ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔''

(الاحقاف 46: آیت 15)

❷ رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

(ترجمہ)''اے میرے رب، جس طرح انہوں (میرے والدین) نے بچپن میں میری پرورش کی اسی طرح ان پر رحم فرما۔'' (بنی اسرائیل 17: آیت 24)

❸ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

(ترجمہ) ''اے ہمارے رب ، مجھے، میرے والدین اور تمام مومنوں کو حساب قائم ہونے والے (قیامت کے) دن معاف فرما دینا۔'' (ابراہیم 14: آیت 41)

❹ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

(ترجمہ) ''اے میرے رب ، مجھے ، میرے والدین اور ہر اس آدمی کو جو میرے گھر میں مومن بن کر داخل ہوا اور تمام مومن مَردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے۔''

(نوح 71: آیت 28)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال کا سلسلہ رک جاتا ہے مگر 3 اعمال کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے : ① صدقہ جاریہ (مثلاً کوئی کنواں یا مسجد وغیرہ بنوائی ہو)

② ایسا علم جس سے لوگ (مرنے کے بعد بھی) استفادہ حاصل کر رہے ہوں (مثلاً کوئی کتاب لکھی یا طالب علم کو دین سکھایا ہو) ③ نیک اولاد جو (والدین کے فوت ہو جانے کے بعد بھی) ان کے حق میں دعا کرتی ہو۔" (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ "والد کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی بہترین فرمابرداری یہ ہے کہ اس کا بیٹا اس کے دوستوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھے۔ (مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ "بندے کے جنت میں درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ پوچھتا ہے کہ یہ کیسے بلند ہو گئے؟ بتایا جاتا ہے: تمہاری اولاد کے تمہارے لئے استغفار کی وجہ سے۔"

(ابن ماجہ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

شریعت کی مخالفت میں والدین کی فرمانبرداری نہ کرنے کا حکم:

اگر والدین دین کے معاملہ میں آڑے آ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر مجبور کریں تو اس وقت والدین کی فرمانبرداری نہ کیجئے اس لئے کہ اللہ عزّ وجل کی اطاعت والدین کی اطاعت کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

"اور اگر وہ دونوں (ماں اور باپ) تمہیں اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک کسی ایسے کو بنائے جس کے معبود ہونے کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا۔" (لقمان 31: آیت 15)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ "اللہ کی نافرمانی میں (مخلوق میں سے) کسی کی اطاعت نہیں ہے (مخلوق کی) اطاعت تو صرف نیک کاموں میں ہے۔" (بخاری، مسلم۔عن علی رضی اللہ عنہ)

❷ "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت (لقمان 31: آیت 15) میرے متعلق نازل ہوئی (جب میری والدہ کو میرے اسلام لانے کا علم ہوا تو) میری والدہ نے قسم کھا لی کہ وہ نہ بات کریں گی، نہ کھائیں گی اور نہ پئیں گی جب تک کہ میں دین

اسلام کا انکار نہ کر دوں۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی ہے اور میں(تمہاری والدہ) تمہیں یہ (دین اسلام چھوڑنے کا) حکم دے رہی ہوں۔ اسی طرح وہ 3 دن تک بھوکی پیاسی رہیں یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئیں۔ ان کے بیٹے عمارہ نے انہیں پانی پلایا (ہوش میں آنے کے بعد) اس نے میرے بارے میں بددعا کرنا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت نازل فرما دی۔''

(مسلم۔عن سعد رضی اللہ عنہ)

جھوٹ بولنا

جان بوجھ کر خلاف واقعہ بات کہنا جھوٹ کہلاتا ہے ۔ جھوٹ بولنے والا غلط بیانی کر کے وقتی فائدہ تو حاصل کر لیتا ہے لیکن جب جھوٹ کا راز کھل جائے تو پھر انتہائی شرمندگی و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کے جھوٹ کا چرچا ہونے کے بعد کوئی بھی اس پر اعتماد نہیں کرتا۔قرآن وسنت میں جھوٹ بولنے کی سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

❶ ''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔'' (ال عمران 3: آیت 61)

❷ '' اور آپ قیامت کے دن دیکھیں گے کہ جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ بولا تھا ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے؟''

(الزمر 39: آیت 60)

❸ ''بے شک اللہ کسی ایسے کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا ، بہت بڑا جھوٹا ہو۔''

(المؤمن 40: آیت 28)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الصَّف 61: آیات 2 تا 3 ،
النحل 16: آیت 105 اور بنی اسرائیل 17: آیت 36)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

❶ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہوا ہے اور

دوسرا آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کا ایک آلہ لئے اس کی ایک باچھ اور آنکھ گُدّی تک چیر دیتا ہے پھر اس کی دوسری جانب جا کر بھی یہی عمل کرتا ہے، اتنی دیر میں اس کی پہلی جانب کی باچھ اور آنکھ صحیح ہو جاتی ہے، وہ پھر اسے چیرنا شروع کر دیتا ہے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کی حقیقت دریافت کی، اس نے بتایا: یہ وہ آدمی ہے جو صبح اپنے گھر سے نکل کر جھوٹ بولتا تھا، اس کی جھوٹی باتیں اطراف عالم میں پھیل جاتی تھیں لہٰذا اس (گناہ) کی سزا میں قیامت تک اس کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہے گا۔'' (بخاری۔عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ)

❷ ''جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ گناہ کی طرف اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ جب آدمی مسلسل جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی جستجو میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا شمار جھوٹوں میں ہو جاتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❸ ''قیامت کے دن 3 آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کریں گے، نہ انہیں گناہوں سے پاک کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے: ① بڑھاپے میں زنا کا ارتکاب کرنے والا ② جھوٹا حکمران ③ مفلس تکبر کرنے والا۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے آنے والی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔'' (ترمذی۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

جھوٹ بولنا نفاق کی علامت ہے:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''جس آدمی کے اندر 4 عادتیں ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے ایک ہو تو اس میں نفاق کی عادت ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے:

① جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے ④ جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔''

(بخاری۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

سنی سنائی باتیں بلا تحقیق بیان کرنے پر وعید:

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

''اے ایمان والو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانستہ طور پر کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر اپنے کیئے پر تمہیں شرمندگی اٹھانا پڑے۔'' (الحجرات 49: آیت 6)

حدیث رسول ﷺ:

''کسی انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بغیر تحقیق کئے ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وعدہ خلافی بھی جھوٹ شمار ہوتی ہے:

❶ ''جھوٹ سے بچو، اس لئے کہ جھوٹ نہ تو حقیقت میں بولنا جائز ہے نہ ہی مذاق میں اور کوئی بھی آدمی اپنے بچوں سے ایسا وعدہ نہ کرے جو پورا نہ کرے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک دن آپ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے کہا: ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دیتی ہوں۔آپ ﷺ نے میری والدہ سے پوچھا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: میں کھجور دینا چاہتی ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔'' (ابوداؤد۔عن عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا:

حدیث رسول ﷺ:

''اس آدمی کے لئے تباہی و بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ آپ ﷺ نے 3 مرتبہ یہ الفاظ دہرائے۔'' (ابوداؤد۔عن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ)

جھوٹا خواب بیان کرنا:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی ایسا خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہ

دیکھا ہو۔'' (بخاری۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''جو آدمی ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کے 2 دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ یہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔''

(بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

جھوٹی گواہی

جھوٹی گواہی بہت بڑا گناہ ہے اس لئے کہ قاضی (جج) کسی بھی معاملے کا فیصلہ گواہی کی بنیاد پر کرتا ہے اگر گواہ جھوٹی گواہی دے تو اس سے کسی معصوم کا ناحق خون بہہ سکتا ہے، پاک دامن عزت دار شریف آدمی کی عزت داغدار ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی سے پرہیز کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''تم بتوں کی عبادت اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔'' (الحج 22: آیت 30)

❷ ''اور وہ (رحمٰن کے بندے) جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو (بیہودہ) کام کے پاس سے ان کا گزر ہو تو وہ عزت و وقار سے گزر جاتے ہیں۔'' (الفرقان 25: آیت 72)

حدیث رسول ﷺ:

''ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بڑے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (بھی بڑا گناہ ہے) آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی مرتبہ دہرایا۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔'' (بخاری۔عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ)

جھوٹی قسم

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ معمولی قیمت قبول کر لیتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں، نہ قیامت کے دن اللہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف

(نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔'' (اٰل عمران 3: آیت 77)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت (اٰل عمران 3 : آیت 77) میرے متعلق نازل ہوئی۔ میرا اپنے چچا زاد بھائی سے ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا آپ ﷺ نے ہماری گفتگو سن کر فرمایا: دلیل دینا تمہارے ذمہ ہے یا تمہارا بھائی قسم اٹھائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بھی کسی کا مال حاصل کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔'' (بخاری)

❷ ''جو آدمی اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی دوسرے مسلمان کا حق لے لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب اور جنت حرام فرما دیتے ہیں خواہ وہ مال تھوڑا سا ہی ہو بلکہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔'' (مسلم۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''قیامت کے دن 3 قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ آپ ﷺ نے 3 مرتبہ یہ بات دہرائی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، وہ لوگ تو بہت خسارے میں رہے، بتایئے وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے ازار (شلوار، پینٹ پاجامہ وغیرہ) لٹکانے والا ② نیکی کرنے کے بعد احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔'' (مسلم۔عن ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ)

جادو کرنا

جادو، عملیات، ٹونے، کالا علم اور گنڈے تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ جادو کا معنی انتہائی لطیف (باریک) اور کثیف (پتلا) انداز میں کسی پر نظر انداز ہونا اور اسے نفسیاتی طور پر

متاثر کر کے اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اسی نفسیاتی اثر کی وجہ سے بسا اوقات انسان بیمار ہو جاتا ہے یا تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے یا بھول چوک کا مرض لاحق ہو جاتا ہے یا کسی الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے اس لئے کہ اس کے لئے کفریہ کاموں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اور انہوں (یہود) نے ان چیزوں (جنتر منتر) کی پیروی کی جو شیاطین، سلیمان (علیہ السلام) کے عہد سلطنت میں پڑھا کرتے تھے، سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور انہوں (یہود) نے (اس علم کی بھی) پیروی کی جو علم بابل میں ہاروت اور ماروت 2 فرشتوں پر اتارا گیا تھا۔ وہ فرشتے کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتا دیا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں پس تم کفر نہ کرو پھر بھی وہ لوگ ان سے وہ (جادو) سیکھتے تھے جس کے ذریعہ سے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ اس (جادو) کے ذریعہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور وہ لوگ ان سے وہ علم (بھی) سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھا، نفع بخش نہیں تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جو اس (جادو) کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری چیز تھی وہ (جادو) جس کے بدلہ انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش کہ وہ اس بات کو سمجھتے۔'' (البقرہ 2: آیت 102)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''ہلاکت کا باعث بننے والی 7 چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ جن میں سے ایک جادو (سیکھنا اور) کرنا بھی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے یہ حکم جاری کیا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو۔ چنانچہ ایک ہی دن میں 3 جادوگرنیوں کو قتل کر دیا گیا۔''

(مسند احمد۔ عن بجالہ بن عبدہ رحمۃ اللہ علیہ)

جادوگر کی باتوں پر یقین کرنے کا گناہ :

احادیث رسول ﷺ :

❶ ’’ 3 قِسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے : ① شراب پینے والا ② قریبی رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا ③ جادوگر کی باتوں پر یقین کرنے والا۔‘‘

(مسند احمد۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❷ ’’اس آدمی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں جس نے خود جادو کیا یا کسی دوسرے سے جادو کرایا۔‘‘ (طبرانی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر طٰہٰ 20: آیات 66 تا 67 ،

الاعراف 7: آیت 116 اور الفلق 113: آیت 4)

سودی معاملات کرنا

جب 2 افراد کے مابین قرض کا معاملہ ہو اور قرض دینے والا یہ شرط لگائے کہ وہ اضافے کے ساتھ قرض واپس لے گا تو اسے سود کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک ہی جنس کی چیزیں لیتے دیتے وقت ان میں اضافہ کر کے لینا دینا بھی سود میں شامل ہے۔ مثلاً سونا سونے کے بدلے برابر برابر لینا دینا درست ہے لیکن اس میں اضافہ کر کے لینا سود ہے۔ سودی نظام انسان کو خود غرض اور مفاد پرست بنا دیتا ہے اور انسان کے دل سے سخاوت ، رحم دلی اور صلہ رحمی جیسی اچھی صفات کو ختم کر دیتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے بڑا گناہ قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

﴿ وضاحت : زمانہ جاہلیت میں کوئی آدمی کسی سے ادھار لیتا جب ادائیگی کا وقت آ جاتا تو ادھار دینے والا کہتا میرا قرض واپس کرو ورنہ مزید میعاد کے عوض اتنا اضافہ قرض میں شامل کیا جائے گا۔ اس طرح کچھ مدت کے بعد یہ رقم کئی گنا ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا ﴾

فرمان الٰہی ہے: - (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' (ال عمران 3: آیت 130)

❷ ''اے ایمان والو، اللہ (کے عذاب) سے ڈرو اور تمہارا سود جو لوگوں کے پاس باقی رہ گیا ہے اگر تم واقعی مومن ہو تو اسے چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا (سود لینا، دینا نہ چھوڑا) تو پھر آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود لینا، دینا چھوڑ دو) تو تم اپنے اصل سرمایہ کے حقدار ہو۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' (البقرہ 2: آیات 278 تا 279)

احادیث رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

❶ ''رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سود کھانے، کھلانے، لکھنے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے، یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔ عن جابر رضی اللہ عنہ)

❷ ''سود کے 70 درجے ہیں اور ان میں (گناہ کے اعتبار سے) سب سے ہلکا درجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے نکاح کرلے۔'' (ابن ماجہ۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سود خوروں کی سزا:

فرمان الٰہی ہے: - (ترجمہ)

❶ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جس طرح وہ آدمی کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ ان کے اس حالت میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے جبکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔ اب جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ سود خوری سے باز آ گیا تو جو (سود) وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور (اب) جو لوگ اس (نصیحت) کے بعد بھی سود کھاتے رہے تو یہی لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (البقرہ 2: آیت 275)

❷ ”اور (یہود پر ہم نے کئی چیزیں حرام کر دی تھیں) ان کے سود لینے کی وجہ سے، حالانکہ وہ سود (لینے دینے) سے روک دیئے گئے تھے۔“ (النسآء 4: آیت 161)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ”رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک نہر کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوا جس میں خون کی طرح کا پانی تھا، اس میں کچھ لوگ تیر رہے تھے اور بڑی مشکل سے کنارہ کے قریب پہنچتے تو کنارہ پر کھڑے فرشتے ان پر پتھر برساتے، یہ گھبرا کے پھر نہر کی طرف چلے جاتے تھے اور یہی سلسلہ جاری تھا، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ سود خور تھے۔“ (بخاری۔عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ)

❷ ”جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جائے وہ خود ہی اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا جواز پیدا کر لیتی ہے۔“ (مستدرک حاکم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

سودی کاروبار سے برکت ختم ہو جاتی ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”اور تم جو کچھ بھی بطور سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں اضافہ ہو جائے تو (یاد رکھو) ایسا مال اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا (یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی)۔“

(الروم 30: آیت 39)

❷ ”اللہ سود (سودی کاروبار میں برکت) کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی بھی انکار کرنے والے، گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔“ (البقرہ 2: آیت 276)

حدیث رسول ﷺ:

”سود سے اگر مال میں (ظاہری طور پر) اضافہ ہو بھی جائے لیکن انجام کار میں کمی ہوتی ہے۔“ (مسند احمد۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

حرام مال کھانا

حرام کھانے کا مطلب یہ ہے کہ غیر شرعی طریقے سے کسی کا مال ہڑپ کر لیا جائے یہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ عمل اور بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز اور حرام طریقہ سے نہ کھاؤ۔'' (النسآء 4: آیت 29)

❷ ''تم ایک دوسرے کا مال باطل طریقہ سے نہ کھایا کرو اور نہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچاؤ تاکہ جانتے بوجھتے لوگوں کا مال گناہ کے ذریعہ کھا جاؤ۔'' (البقرہ 2: آیت 188)

﴾ وضاحت: باطل طریقے سے مال کھانا 2 طرح سے ہے: ① ظلماً کسی کا مال حاصل کر لینا مثلاً چھین لینا، خیانت کرنا، چوری کرنا وغیرہ ② کھیل تماشے کے ذریعہ سے کسی کا مال حاصل کر لینا مثلاً جوئے اور سود کے ذریعے سے کسی کا مال ہتھیانا ﴿

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بارے میں کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال حلال طریقہ سے کمایا ہے یا حرام طریقہ سے حاصل کیا ہے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق دخل اندازی (حرام خوری کا ارتکاب) کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم کی آگ ہو گی۔'' (بخاری۔عن خولہ رضی اللہ عنہا)

❸ '' تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر حرام ہیں۔''

(بخاری۔عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''اے لوگو، اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور روزی کی تلاش میں حرام طریقہ مت اختیار کرو، کسی بھی انسان کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ اپنا لکھا ہوا رزق نہیں کھائے گا۔'' (ابن ماجہ۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

حرام مال کھانے والے کے لئے وعید:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''حرام خوری سے پیدا ہونے والا گوشت جنت میں داخل نہیں ہو گا، جہنم کی آگ اس

کے لئے بہت ہی مناسب ہے۔'' (مسند احمد۔عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ)

2 ''وہ جسم جنت میں نہیں جا سکتا جس کی غذا حرام ہو۔'' (طبرانی۔عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

حرام مال کھانے والے کی عبادات قبول نہیں ہوتیں :

اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں اور پاکیزہ چیزیں ہی قبول کرتے ہیں۔ جب انسان حرام کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں کرتے ۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

1 ''(ہم نے اپنے پیغمبروں سے فرمایا) اے رسولو، پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ بے شک تم جو عمل کرتے ہو میں انہیں خوب جانتا ہوں۔'' (المؤمنون **23**: آیت **51**)

2 ''اے ایمان والو، جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' (البقرہ **2**: آیت **172**)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

1 ''اے لوگو، اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں اور وہ پاکیزہ چیزیں ہی قبول فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اپنے رسولوں کو دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو بڑا لمبا سفر طے کرتا ہے، گرد غبار میں اٹا ہوا پراگندہ حال ہے اور اسی حالت میں (جو دعا کی قبولیت کے لئے انتہائی مناسب ہے) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا ہے : اے میرے رب، اے میرے رب، (میری فلاں فلاں دعا قبول فرما) لیکن اس کا کھانا، پینا اور لباس حرام کا ہے اور وہ حرام ہی پر پلا ہوا ہے۔ پھر اللہ ایسے آدمی کی دعا کیوں قبول فرمائے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

2 ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات (جس کی ہر دعا قبول ہو) بنا دیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کمائی کو پاکیزہ (حلال) بناؤ، تمہاری (ہر) دعا قبول ہوگی، جو آدمی حرام کا ایک لقمہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے **40** دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔'' (طبرانی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

حرام سے بچنے کے لئے مشکوک چیزوں سے بھی پرہیز کیجئے:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ”حلال چیزیں بھی واضح ہیں اور حرام چیزیں بھی۔ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ (جن کا حلال یا حرام ہونا واضح نہیں) ہیں۔ اکثر لوگ ان سے ناواقف ہیں پس جو آدمی ان مشتبہات سے دور رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو ان مشتبہات میں داخل ہوا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو مخصوص چراگاہ کے آس پاس جانور چرا رہا ہو، ہو سکتا ہے کہ اس کے جانور کسی بھی وقت اس چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ یاد رکھو، ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔“ (بخاری، مسلم۔ عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما)

❷ ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ان کے لئے کما کر لایا کرتا تھا۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تناول فرما لیا۔ غلام نے عرض کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز تھی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں۔ غلام نے بتایا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کسی کے لئے کہانت کی تھی اور میں نے اسے دھوکا دیا تھا، اسی نے آج مجھے یہ مال دیا ہے جس میں سے آپ نے تناول فرما لیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر پیٹ میں موجود چیز قے کے ذریعے خارج کر دی۔“

(بخاری۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❸ ”قیامت کے دن بندے کے قدم اللہ کے سامنے سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک کہ 4 چیزوں کے متعلق اس سے سوال نہ کر لیا جائے: ① عمر کے بارے کہ کیسی گزاری ② جوانی کے بارے کہ کہاں استعمال کی ③ مال کے بارے کہ کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا ④ علم کے بارے کہ اس پر کتنا عمل کیا۔“ (ترمذی۔ عن ابی برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ)

❹ ”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور انہیں وہ دودھ بہت عجیب سا لگا۔ انہوں نے دودھ پلانے والے سے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے بتایا کہ زکوۃ

کے اونٹ پانی پینے کے لئے آئے تھے (جن میں اونٹنیاں بھی تھیں) میں نے ان کا دودھ دوھ لیا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اسے مشکوک سمجھ کر) منہ میں ہاتھ ڈال کر قے کر دی۔" (بیہقی۔عن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ)

حلال کمانے کی ترغیب:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ "پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" (الجمعہ 62: آیت 10)

❷ "تم اللہ سے رزق مانگو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو (یاد رکھو) تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" (العنکبوت 29: آیت 17)

❸ "اور کچھ دوسرے لوگ (بھی قابل تعریف ہیں) جو اللہ کے فضل (رزق) کی تلاش کرنے کے لئے زمین میں سفر کرتے ہیں۔" (المزمل 73: آیت 20)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ "اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی بھی کھانا نہیں، اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔" (بخاری۔عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ)

❷ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی کمائی سب سے پاکیزہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمانا اور ہر وہ خرید و فروخت جسے شریعت نے جائز قرار دیا ہو۔" (مسند احمد۔عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ)

❁ وضاحت: حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے، حضرت آدم علیہ السلام زراعت کا کام کرتے، حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے، حضرت ادریس علیہ السلام درزی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے تھے۔ (مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ہماری کتاب "مختصر قصص الانبیاء") ❁

ناپ تول میں کمی

ناپ تول میں کمی کرنا بظاہر ایک معمولی بات لگتی ہے مگر حقیقت میں اس کا انجام بہت

خطرناک ہے۔اس کی کئی صورتیں ہیں۔کسی بھی چیز کو ناپ یا تول کر دیتے وقت ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے مقررہ مقدار سے کم یا ہلکی یا گھٹیا چیز دینا لیکن قیمت پوری لینا یا کپڑا ناپتے وقت کم کاٹ کر دینا وغیرہ یہ ایک ایسا دھوکا ہے کہ جس کا وبال صرف ایک فرد پر نہیں بلکہ پورے معاشرے پر آتا ہے اور اس برائی کا ارتکاب کرنے والی قومیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس برائی سے تاکیداً منع فرمایا ہے اور ناپ تول میں انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

❶ ''ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔'' (الانعام 6: آیت 152)

❷ ''اور جب ناپنے لگو تو پورا پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تولا کرو۔ یہی (انصاف کا) بہترین (طریقہ) ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔'' (بنی اسرائیل 17: آیت 35)

❸ ''اور اس (اللہ) نے (انصاف کی) ترازو رکھی تاکہ تم ناپ تول میں زیادتی (ظلم) نہ کرو اور تم وزن انصاف کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک) تولا کرو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔''

(الرحمٰن 55: آیات 7 تا 9)

حدیث رسول ﷺ:

''رسول اکرم ﷺ نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تمہارے ذمے ایسے 2 کام ہیں (ناپ، تول) جن (میں کمی) کے سبب تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔'' (ترمذی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

ناپ تول کر چیزیں لینا دینا باعث برکت ہے:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''غلہ تول کر لیا کرو اس میں تمہیں برکت حاصل ہو گی۔'' (بخاری۔عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ)

❷ ''جب تم کوئی بھی چیز فروخت کرو تو ناپ کر دیا کرو اور جب خریدو تو بھی ناپ کر لیا کرو۔'' (بخاری۔عن عثمان رضی اللہ عنہ)

ناپ تول میں جھکتا ہوا دینا افضل ہے:

حدیث رسول ﷺ:

”اے وزن کرنے والے پورا وزن کرو اور جھکتا ہوا تولو۔“ (ابن ماجہ۔عن سوید بن قیس رضی اللہ عنہ)

ناپ تول میں کمی زمین میں فساد کا باعث:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”(شعیب علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم) تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دیا کرو اور زمین میں اصلاح (امن) کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اگر تم لوگ سچے مومن ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔“ (الاعراف 7: آیت 85)

❷ ”تم ناپ پورا دیا کرو اور (کسی کو) کم دینے والے نہ بنو اور بالکل صحیح ترازو سے تولا کرو اور لوگوں کو ان کی اشیاء کم (تول کر) نہ دیا کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔“

(الشعرآء 26: آیات 181 تا 183)

﴿وضاحت: جب کسی بھی انسان کو یہ پتہ چلے گا کہ دکاندار نے مجھ سے قیمت تو پوری لی ہے مگر ناپ تول میں ڈنڈی مارتے ہوئے مجھے چیز کم دی ہے تو اس کے دل میں بیچنے والے کے خلاف انتقام کا جذبہ پیدا ہوگا جو آپس میں لڑائی جھگڑے اور فساد کا باعث بنے گا﴾

ناپ تول میں کمی بے برکتی اور عذاب الٰہی کا باعث:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”اور ہم نے (اہل) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم، تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی (حقیقی) معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں (آج) تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں (مگر کل مجھے تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب کا خوف (ڈر) ہے۔“ (ہود 11: آیت 84)

❷ ”ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ وہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

کیا انہیں مرنے کے بعد (دوبارہ) اٹھائے جانے کا یقین نہیں ہے؟''

(المطفّفین 83: آیات 1 تا 4)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی، مالداروں کی سختی اور ظالم حکمرانوں کے عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔'' (ابن ماجہ۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کا رزق بند (قحط سالی کا شکار) کر دیا جاتا ہے۔'' (مؤطا امام مالک۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الاعراف 7: آیات 85 تا 92 اور ہود 11: آیات 84 تا 86)

رشتہ داروں سے قطع تعلق

رشتہ داروں سے قطع تعلق سے مراد یہ ہے کہ ان سے میل جول اور حسن سلوک ختم کر دیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بڑا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تعلیم بھی دی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اے لوگو، اپنے رب (کے عذاب) سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے دنیا میں بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داری کو توڑنے سے بچو۔ بے شک اللہ تم سب پر نگران ہے۔''

(النسآء 4: آیت 1)

❷ ''اور تم (سب) اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اجنبی پڑوسیوں، رشتہ دار پڑوسیوں، برابر کے دوستوں، مسافروں، اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بے شک اللہ اِترانے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔'' (النسآء 4: آیت 36)

❸ ''بے شک اللہ عدل، احسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مالی مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔''
(النحل 16 : آیت 90)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''اللہ تعالیٰ نے رحم (رشتہ داری) سے فرمایا: جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی (رشتوں کو ملانا) کرے۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''وہ آدمی (رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرنے والا نہیں جو احسان کے بدلہ میں احسان کرتا ہو۔ بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے جس سے قطع رحمی کی (رشتہ داری توڑی) جائے اس کے باوجود وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❹ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے ایسے اعمال کے متعلق پوچھا جو جہنم سے دور اور جنت میں داخل کرنے کا باعث ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرو۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الرعد 13 : آیت 21، الروم 30 : آیت 38،
الاحزاب 33 : آیت 6 اور محمد 47 : آیت 22)

صلہ رحمی کے فوائد:

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو آدمی اپنی روزی اور عمر میں اضافہ چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے قطع رحمی (رشتوں کو توڑنا) کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان سے بردباری کے ساتھ

پیش آتا ہوں لیکن وہ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر واقعی اسی طرح ہے جو تم کہہ رہے ہو تو گویا تم ان کو گرم راکھ پر رکھ کر پکا رہے ہو اور جب تک تم اپنی اس روش پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔‘‘

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’مسکین کو خیرات دینا (صرف) صدقہ (کا ثواب) ہے اور رشتہ دار کو (خیرات) دینا صدقہ (کا ثواب) اور صلہ رحمی بھی ہے۔‘‘ (نسائی، ابن ماجہ۔عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ)

قطع رحمی کے نقصانات:

فرمان الٰہی ہے: - (ترجمہ)

❶ ’’جو لوگ اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور جس (رشتہ داری) کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے توڑ دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔‘‘ (البقرہ **2**: آیت **27**)

❷ ’’(اے منافقین) اگر تم حکمران بن جاؤ تو تم سے یہی توقع ہے کہ تم زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور رشتہ داریوں کو توڑو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پس انہیں بہرہ بنا دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔‘‘ (محمد **47**: آیات **22** تا **23**)

❸ ’’اور جو لوگ اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ انہی کے لئے (اللہ کی) لعنت ہے اور ان کے لئے (آخرت کا) بہت ہی برا گھر ہے۔‘‘

(الرعد **13**: آیت **25**)

﴿ وضاحت: قطع رحمی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری،
فساد اور آخرت میں بدترین ٹھکانے کی وعید سنائی گئی ہے ﴾

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’قطع رحمی کرنے (رشتہ داری توڑنے) والا ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔‘‘

(مسلم۔عن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔اسی دوران انہوں نے کہا: اس محفل میں کوئی قطع رحمی کرنے والا نہ بیٹھے اگر بیٹھا ہے تو اُٹھ کر چلا جائے۔ یہ سنتے ہی ایک آدمی اٹھا اور سیدھا اپنی پھوپھی کے گھر گیا اور اس سے صلح و صفائی کر لی۔ پھوپھی نے پوچھا: اے بھتیجے، آج میرے پاس خلاف توقع کیسے آ گئے؟ اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی محفل کا واقعہ بیان کیا۔ پھوپھی نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی معلوم کرنا کہ رشتہ داری کو توڑنے والا اس محفل میں کیوں نہیں بیٹھ سکتا؟ اس نے جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ عزّ وجل کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا بیٹھا ہوا ہو۔'' (بخاری۔عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

❸ ''ظلم و زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ اس کی سزا دنیا میں ہی دی جائے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی بکر رضی اللہ عنہ)

❹ ''بنی آدم کے اعمال ہر جمعہ کی رات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں لیکن قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جاتا۔'' (مسند احمد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''3 قِسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گے: ① شراب کا عادی ② قطع رحمی کرنے والا ③ جادو کی تصدیق کرنے والا۔'' (ابن حبان۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❻ ''جس آدمی کے غریب رشتہ دار ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش نہ آئے اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسروں کو صدقہ و خیرات دے تو اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتے اور نہ ہی ایسے آدمی کی طرف قیامت کے دن (نظر رحمت سے) دیکھیں گے۔'' (طبرانی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بدکاری

اسلامی شریعت کے اہم مقاصد میں انسانی عزت اور نسل کی حفاظت بھی ہے جبکہ زنا کاری عزت اور نسل کی پامالی کا سبب ہے۔ اسی وجہ سے اللہ ربّ العزّت نے اسے

بڑا گناہ قرار دیتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''(اے لوگو) زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ یہ فحاشی اور انتہائی برا راستہ ہے۔''

(بنی اسرائیل 17: آیت 32)

❷ ''اور بے حیائی (زنا کاری) کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔'' (الانعام 6: آیت 151)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''آنکھ کا زنا (بری نگاہ سے) دیکھنے میں ہے، زبان کا زنا (برائی کی) دعوت دینے سے ہے، ہاتھ کا زنا (برائی کی غرض سے) پکڑنے سے ہے، پاؤں کا زنا (برائی کے لئے) چل کر جانے سے ہے، کان کا زنا (برائی کی باتیں) سننے سے ہے، دل تمنا یا خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''جب کوئی بندہ زنا کاری میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح معلق (لٹکا ہوا) ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اس برائی سے باز آ جائے تو وہ ایمان لوٹ کر واپس آ جاتا ہے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

زنا کاری کی سزا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''جو بھی یہ کام (زنا) کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا پا کر رہے گا، قیامت کے دن اسے (زانی کو) دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل ہو کر رہے گا۔''

(الفرقان 25: آیات 68 تا 69)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''(معراج کے دوران) 2 آدمی مجھے ایک ایسے سوراخ کے پاس لے گئے جو تنور کی طرح تھا، اس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا کھلا تھا۔ اس سوراخ میں آگ بھڑک رہی تھی

کچھ لوگ اس آگ کی لپیٹ میں اوپر تک آتے پھر نیچے گر جاتے۔ میں نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں۔'' میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں (جو اس سخت عذاب میں مبتلا ہیں) ؟ جواب ملا: یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔''

(بخاری۔عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ)

❷ ''3 قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کریں گے۔ نہ تو ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ ہی انہیں پاک کریں گے اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہو گا: ① بوڑھا زانی ② بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا بادشاہ ③ تکبر کرنے والا فقیر۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''ایمان ایک قمیص (کی مانند) ہے یہ قمیص اللہ تعالیٰ جسے چاہیں پہنا دیتے ہیں، جب بندہ زنا کرتا ہے تو اللہ عزّ وجل اس سے ایمان اتار دیتے ہیں اگر وہ (صدق دل سے) توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر (دوبارہ) لوٹا دیتے ہیں۔'' (ابو داؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس بستی میں زنا کاری اور سود خوری عام ہو جائے اس بستی والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنے اوپر حلال کر لیتے ہیں۔'' (مستدرک حاکم۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

بدکاری قیامت کی نشانی ہے:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ زنا کاری عام ہو جائے گی۔''

(بخاری۔عن انس رضی اللہ عنہ)

غیر شادی شدہ مرد یا عورت کی زنا کاری پر سزا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''زنا کار (غیر شادی شدہ) عورت ہو یا مرد، ان میں سے ہر ایک کو 100 کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ان دونوں (زنا کا ارتکاب کرنے والوں) پر ترس نہیں آنا چاہیئے۔ ان کی سزا کے وقت

مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے۔'' (النور 24: آیت 2)

حدیث رسول ﷺ:

''جو کنوارہ (مرد یا عورت) زنا کرے، اسے 100 کوڑے لگائے جائیں۔''

(بخاری۔عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ)

شادی شدہ مرد یا عورت کی زنا کاری پر سزا:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اسے سنگسار کر دو۔'' (مسلم۔عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

❷ ''2 آدمی آپ ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے پھر ان میں سے ایک نے کہا: میرا (کنوارہ) بیٹا اس آدمی کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ وہ اس کی بیوی سے زنا کر بیٹھا۔لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (سنگسار) کی سزا ہے۔ میں نے اس (کی جان) کے بدلہ میں 100 بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دی پھر میں نے دیگر اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو 100 کوڑے لگیں گے اور ایک سال جلا وطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی پر رجم (سنگسار) کی سزا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کو 100 کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کیا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو اگر وہ اپنے جرم (زنا) کا اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ چنانچہ جب حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا تو اس نے اپنے گناہ (زنا) کا اعتراف کر لیا۔انیس رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کے حکم کے مطابق) اسے سنگسار کر دیا۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ہم جنس پرستی اور لواطت (بدفعلی)

ہم جنس پرستی اور لواطت (بدفعلی) انتہائی برا عمل ہے جس کی دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت میں سخت سزا ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس قبیح فعل کا ارتکاب کرتی تھی جس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے ان کی بستیوں کو آسمان کی طرف اٹھوا کر پلٹ دیا تاکہ آئندہ آنے والے لوگ اس قسم کی برائی کا ارتکاب نہ کریں۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''کیا تم (جنسی تسکین کے لئے) دنیا والوں میں سے مَردوں کے پاس جاتے ہو اور تم اپنی وہ بیویاں چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں بلکہ تم لوگ حد (ہی) سے گزر چکے ہو۔'' (الشعرآء 26: آیات 165 تا 166)

❷ ''(وہ وقت یاد کیجئے) جب لوط (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا، کیا تم مَردوں کے پاس بدفعلی کے لئے آتے ہو اور (دین سیکھنے والوں کے) راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو؟ تو ان کی قوم کا (آخری) جواب بس یہی تھا کہ اگر تم سچے (رسول) ہو تو ہمارے پاس عذاب لے آؤ۔'' (العنکبوت 29: آیات 28 تا 29)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ و تفسیر الاعراف 7: آیات 81 تا 82)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''وہ آدمی ملعون ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کرے۔''

(ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی کاہن کے پاس جا کر اس کی باتوں کی تصدیق کرے، جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہم بستری کرے یا اپنی بیوی کے ساتھ بدفعلی کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی شریعت کا انکار کر دیا۔'' (ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اس آدمی پر اللہ کی لعنت ہے جو قوم لوط جیسا عمل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 3 مرتبہ یہ

جملہ دہرایا۔'' (ترمذی۔عن عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ)

❹ ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ بدفعلی کرے۔'' (ترمذی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❺ ''مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط جیسا عمل (بدفعلی) کرنا ہے۔'' (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

بدفعلی کی سزا:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''اور ہم نے ان (قوم لوط) پر (پتھروں کی) بارش برسائی پس بہت ہی بری بارش تھی جو ان ڈرائے گئے لوگوں پر برسی۔'' (الشعرآء 26: آیت 173)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اسے قتل کردو۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''جسے تم قوم لوط والا کام (ہم جنس پرستی) کرتے ہوئے پاؤ تو کام کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کردو۔'' (ترمذی، ابو داوٗد۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''جس قوم میں فحش کاری عام ہو جائے اللہ تعالیٰ ان پر موت کو مسلط کر دیتے ہیں۔'' (مستدرک حاکم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھیے ہماری کتاب ''بیماریاں اور ان کا علاج مع طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'')

نشہ آور چیزوں کا استعمال

نشہ آور چیزیں جن کے استعمال سے انسان اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے جیسے شراب، افیون، ہیروئن، بھنگ وغیرہ۔ان کے استعمال سے اللہ ربّ العزّت نے منع فرمایا ہے اور ان کے استعمال کرنے پر سخت سزا کی وعید بھی بیان فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

'' اے ایمان والو، شراب، جوا، بت (جن کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں) اور (فال

نکالنے کے) تیر، یہ سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو تا کہ تم کامیاب ہوسکو۔ شیطان تو تمہارے درمیان شراب اور جوا کے ذریعہ بغض و عداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنا چاہتا ہے پھر کیا تم (ان چیزوں سے) باز آنے والے ہو؟''

(المآئدہ 5: آیات 90 تا 91)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے میں نشہ پیدا کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔'' (ابوداؤد۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جو شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر سے ایمان کو اس طرح نکال لیتے ہیں جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے اتار دیتا ہے۔'' (مستدرک حاکم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ شراب نہ پیئے اور اس دستر خوان پر بھی نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو۔'' (طبرانی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

شراب اور نشہ آور چیزوں کا استعمال باعث لعنت ہے :

حدیث رسول ﷺ :

''شراب کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے 10 افراد پر لعنت فرمائی ہے : ① شراب کشید کرنے والا ② کشید کرانے والا ③ پینے والا ④ اٹھانے والا ⑤ وصول کرنے والا ⑥ پلانے والا ⑦ فروخت کرنے والا ⑧ قیمت کھانے والا ⑨ خریدنے والا ⑩ جس کے لئے خریدی جائے۔'' (ترمذی۔عن انس رضی اللہ عنہ)

نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کی عبادت قبول نہیں ہوتی :

حدیث رسول ﷺ :

''جس نے شراب پی اور اس سے اسے نشہ ہوا اللہ تعالیٰ اس آدمی کی 40 دن تک نماز قبول

نہیں فرماتے۔ اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔''

(نسائی۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کی سزا:

❶ ''جو آدمی دنیا میں شراب پیتا اور بغیر توبہ کئے مر جاتا ہے وہ آخرت میں (جنت کی) شراب سے محروم رہے گا۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ انہیں **طينة الخبال** پلائے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: **طينة الخبال** کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنمیوں کا پسینہ اور ان کے جسم سے خارج ہونے والا گندہ مواد یعنی خون اور پیپ وغیرہ ہے۔'' (مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❸ ''شراب پر ہمیشگی کرنے والا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بتوں کی پوجا کرنے والوں کی طرح (گناہ گار) ہے۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''3 قِسم کے لوگ ہرگز جنت میں نہیں جائیں گے جن میں سے ایک شراب پینے کا عادی بھی ہوگا۔'' (نسائی ۔عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

نشہ آور چیزوں کی تجارت کی حرمت:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے لہٰذا جس آدمی تک بھی یہ حکم پہنچ جائے اور اس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے نہ پیئے اور نہ فروخت کرے۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے اپنے پاس موجود شراب کو مدینہ کی گلیوں میں بہا دیا۔'' (مسلم۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: جس چیز کا استعمال حرام ہے اس چیز کی خرید وفروخت بھی حرام ہے ﴾

نشہ آور چیزوں سے علاج:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی حرام کردہ چیزوں میں

تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔'' (بخاری)

❷ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کو بطور دوا استعمال کرنے کے متعلق پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔'' (مسلم۔عن وائل حضرمی رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں نازل فرمائیں ہیں اور تمہارے لئے بیماری کا علاج بھی رکھا ہے لہٰذا بیماری کا علاج کرو لیکن حرام چیزوں سے بچو۔'' (ابوداؤد۔عن ابی دردا رضی اللہ عنہ)

جوا کھیلنا

جوا خواہ مستقل کھیلا جائے یا کسی کھیل میں شرط لگا کر، ہر صورت میں ناجائز اور بڑا گناہ ہے۔اس کی ایک صورت یہ ہے کہ 2 آدمی کسی چیز کے بارے میں اختلاف کریں پھر یہ طے ہو کہ اگر یہ معاملہ اس طرح ہوا جس طرح میں کہہ رہا ہوں تو تم مجھے اتنی رقم یا کوئی چیز دینا اگر اس طرح نہ ہوا جس طرح میں کہہ رہا ہوں تو میں تمہیں اتنی رقم یا کوئی چیز دوں گا۔ یہ شرط لگانا بھی جوا ہے۔اس میں کسی نہ کسی انسان کا حق مارا جاتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔آپ فرما دیجئے ان دونوں کاموں میں بڑا گناہ ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 219)

❷ ''تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 188)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جو آدمی اپنے دوست سے کہے کہ آؤ جوا کھیلیں اسے چاہئے کہ وہ (اس گناہ کے کفارہ میں) صدقہ دے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: صرف جوا بازی کی دعوت دینے پر صدقہ دینے کا حکم ہے جو آدمی جوا کھیلے تو اس کا گناہ کتنا بڑا ہوگا﴾

❷ ''کچھ لوگ ناحق دوسروں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جہنم ہے۔'' (بخاری۔عن خولہ رضی اللہ عنہا)

چوری کرنا

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ ان کی کمائی (چوری) کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ سب پر غالب، بڑی حکمت والا ہے۔'' (المآئدہ 5: آیت 38)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے مالوں کو چوری سے بچانے کے لئے ہاتھ کاٹنے کی عبرت ناک سزا رکھی ہے تاکہ اس سے دوسروں کو عبرت حاصل ہو ﴾

حدیث رسول ﷺ:

''چور جس وقت چوری کر رہا ہوتا ہے وہ مومن نہیں رہتا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

چور کی سزا:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی مالیت پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتیں تو میں (محمد ﷺ) اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'' (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

مال غنیمت سے چوری کرنے کا گناہ:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''آپ ﷺ کے سامان کی نگرانی کے لئے ایک آدمی مقرر تھا جب وہ مر گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنمی تھا، اس نے مال غنیمت میں سے 1 چادر چرائی تھی۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''غزوہ خیبر میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک مرنے والے کو شہید کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہید ہرگز نہیں، اس لئے کہ اس نے مال غنیمت میں سے چوری کی تھی اور میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔'' (مسلم۔عن عمر رضی اللہ عنہ)

چوری کردہ مال میں سے صدقہ :

حدیث رسول ﷺ :

''اللہ تعالیٰ مالِ غنیمت سے چوری کردہ مال میں سے صدقہ قبول نہیں فرماتے۔''

(مسلم۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

چوری باعث لعنت :

حدیث رسول ﷺ :

''چور پر اللہ کی لعنت ہو، وہ انڈا یا رسی چوری کرتا ہے اس کے بدلہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ڈکیتی کرنا

مسلح ہو کر راہ چلتے لوگوں پر حملہ کرنا، ڈاکہ ڈالنا، قتل و غارت کرنا، لوگوں کو اغوا کرنا، عورتوں کی عزتوں کو لوٹنا یا دہشت گردی پھیلانا، یہ سب زمین میں فساد کا باعث ہیں جن کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے سخت وعید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ اور پاؤں (یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں) کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب (تیار) ہے۔'' (المآئدہ 5: آیت 33)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''جو آدمی کسی کی ایک بالشت زمین بھی زبردستی حاصل کرے گا قیامت کے دن اسے 7 زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔'' (بخاری۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔''

(بخاری۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''جو آدمی بھی زمین کے نشانات تبدیل کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (مسلم۔عن علی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: زمین کے نشانات تبدیل کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی کی زمین پر زبردستی قبضہ کرنے کے لئے اپنی حدود سے آگے بڑھا کر نشان لگانا ﴾

رشوت لینا یا دینا

کسی کا حق غصب کرنے کے لئے حاکم یا جج یا متعلقہ فرد کو رقم وغیرہ دینا رشوت ہے۔ اس سے صاحب حق کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے جس سے معاشرے میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اور تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو اور نہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچاؤ تاکہ جانتے بوجھتے لوگوں کا مال گناہ کے ذریعہ کھا جاؤ۔'' (البقرہ 2: آیت 188)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی آدمی کوئی بھی چیز ناحق (بطور رشوت) لے گا تو وہ (قیامت کے دن) اسے اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے اوپر سوار کئے ہوئے حاضر ہوگا۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس آدمی کو ہم نے کسی کام پر مقرر کر دیا اور اس کے معاش کا انتظام بھی کر دیا اس کے بعد وہ (بطور رشوت) جو کچھ بھی لے گا وہ خیانت ہوگی۔'' (ابوداؤد۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

رشوت لینا دینا باعث لعنت:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''اللہ تعالیٰ کی اس آدمی پر لعنت ہے جو فیصلہ کرنے میں رشوت لیتا یا دیتا ہے۔''

(ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''رسول ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔''

(ترمذی۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: رشوت لینے والا ہر صورت لعنت کا مستحق ہے لیکن رشوت دینے والا اس وقت لعنت کا مستحق ہوتا ہے جب وہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے، ناحق مال دبانے یا کسی کا حق مارنے کے لئے رشوت دے۔ اگر وہ اپنے حق کے حصول یا اپنے آپ سے ظلم دور کرنے کے لئے رشوت دیتا ہے تو وہ لعنت کا مستحق نہیں ﴾

سفارش کے عوض کوئی ہدیہ قبول کرنا:

حدیث رسول ﷺ:

''جو آدمی اپنے بھائی کے لئے سفارش کرے اور اسے اس کے بدلہ میں کوئی ہدیہ دیا جائے اگر اس نے وہ ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔'' (ابوداؤد۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: حرام کمائی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تم سے تمہارا بھائی کوئی ضرورت طلب کرے۔ وہ ضرورت پوری ہونے کے صلہ میں تمہارا بھائی تمہیں کوئی تحفہ دے اور تم اسے قبول کر لو۔'' (بیہقی۔عن مسروق رحمۃ اللہ علیہ) ﴾

ظلم و ستم کرنا

کسی بھی انسان پر ظلم و ستم کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ عزّ وجل کچھ عرصہ کے لئے ظالم کو مہلت تو دیتے ہیں لیکن جب پکڑتے ہیں تو سخت سزا دیتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی ﷺ) آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ ان کاموں سے بے خبر ہے جو ظلم کرتے ہیں۔ وہ تو انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ سر اٹھائے (محشر کی طرف) دوڑے چلے جا رہے ہوں گے۔ ان کی نظریں (اوپر جمی ہوں گی) ان کی طرف پلٹ کر نہیں آ سکیں گی اور ان کے دل

(خوف سے) اڑے جا رہے ہوں گے اور (اے نبی ﷺ) آپ لوگوں کو اس دن سے خبردار کیجئے جس دن انہیں عذاب پہنچے گا تو اس وقت ظالم لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب، ہمیں تھوڑی مدت تک اور مہلت دے دے، ہم آپ کی دعوت (توحید) قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے (تو ان سے صاف کہا جائے گا) کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہارے لئے کوئی زوال آنا ہی نہیں ہے اور تم ان لوگوں کے رہنے کی جگہوں (بستیوں) میں آباد تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہیں خوب معلوم ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور ہم نے تمہیں سمجھانے کے لئے ان کی مثالیں بھی بیان کی تھیں۔'' (ابراہیم 14: آیات 42 تا 45)

❷ ''گناہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے (اور زیادتی کرتے) ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

(الشوریٰ 42: آیت 42)

❸ ''(اللہ فرمائے گا) انہوں (تمہارے معبودوں) نے تو تمہیں جھٹلا دیا ہے لہٰذا اب نہ تو تم عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ تمہیں کہیں سے مدد مل سکے گی اور تم میں سے جس نے بھی ظلم کیا ہے اسے ہم بڑے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' (الفرقان 25: آیت 19)

❹ ''اس (قیامت کے) دن ظالموں کا نہ تو کوئی حمایتی (دوست) ہو گا اور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔'' (المؤمن 40: آیت 18)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الشعرآء 26: آیت 227 اور الحج 22: آیت 71)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے رہتے ہیں پھر جب اسے پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں۔''

(بخاری، مسلم۔ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو، میں نے اپنے اوپر بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم میں بھی ایک دوسرے پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔ اس لئے کبھی ایک دوسرے پر ظلم نہ

کرو۔'' (مسلم۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

❸ ''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں کا باعث ہوگا۔''

(مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

ظلم باعث لعنت:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ ایسے لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ (فرشتے) کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا تھا۔خبردار، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

(ہود 11: آیت 18)

❷ ''جس دن ظالموں کی معذرت انہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی اور ان پر لعنت برس رہی ہوگی اور ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہوگا۔'' (المؤمن 40: آیت 52)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر المؤمن 40: آیت 18، الصّٰفّٰت 37: آیت 26، الکہف 18: آیت 49 اور البقرہ 2: آیت 280)

ظلم باعث عذاب:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کے بعد اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے۔تم دیکھو گے، ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے: کیا (اب دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے؟ اور تم (یہ بھی) دیکھو گے کہ وہ جہنم کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے، ذلت کی وجہ سے جھکے ہوئے (نظر بچا بچا کر) کن انکھیوں سے (آگ کو) دیکھ رہے ہوں گے اور (اس وقت) مومنین کہیں گے: اصل خسارہ پانے والے وہ ہیں جنہوں نے (آج) قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو، یقیناً ظالم لوگ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اللہ کے علاوہ ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا جو (اللہ کے مقابلہ

میں) ان کی مدد کو آئے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے (بچاؤ کا) کوئی راستہ ہی نہیں۔ (اے لوگو) اپنے رب کی بات مان لو، اس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آ جائے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس دن نہ تو تمہیں کہیں پناہ کی جگہ ملے گی اور نہ ہی تم (اپنے گناہوں سے) انکار کرسکو گے۔'' (الشوریٰ 42: آیات 44 تا 47)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''میں اپنے ایک غلام کو کوڑے مار رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: یہ بات یاد رکھو، اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس سے بھی زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم غلام پر رکھتے ہو۔ یہ سنتے ہی خوف (الٰہی) کے مارے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں اسے اللہ (کی رضا) کے لئے آزاد کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں ضرور چھوتی۔'' (مسلم۔عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''ظلم مت کرو ورنہ (تمہارا حال یہ ہوگا کہ) تم دعائیں کرو گے تمہاری دعائیں ہرگز قبول نہ ہوں گی، تم بارش کی درخواست کرو گے تم پر بارش نہیں برسے گی، تم مدد مانگو گے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔'' (طبرانی۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❸ ''میری اُمت کے 2 قِسم کے لوگوں کو میری سفارش نہیں پہنچ پائے گی: ① ظالم اور غاصب حکمران ② دین میں زیادتی کرنے اور بے دینی اختیار کرنے والا۔''

(طبرانی۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

ظالم قیامت کے دن نیکیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے بھی اپنے بھائی کی آبرو ریزی یا اس پر ظلم کیا ہو اسے چاہئے کہ اس سے فوراً معاف کروا لے قبل اس کے کہ وہ دن آئے کہ جس دن دینار اور درہم کچھ کام نہیں آئیں گے۔ اگر ظالم کا نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے مطابق لے لیا جائے گا۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جس کے پاس درہم اور کوئی ساز و سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ آدمی ہو گا جو قیامت کے دن نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے کسی کو گالی دی، مال کھایا، خون بہایا اور مارا پیٹا ہو گا اس کے نتیجے میں اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی اگر پھر بھی اس کے ذمہ کچھ دینا باقی رہے گا تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔''

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے لہٰذا کوئی بھی مسلمان کسی پر نہ ظلم کرے اور نہ ہی ذلیل و رسوا کرے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس آدمی پر میرا غصہ بہت سخت ہو گا جو کسی ایسے آدمی پر ظلم کرتا ہے کہ جس کا میرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہوتا۔'' (طبرانی۔عن علی رضی اللہ عنہ)

ظالموں کی مدد سے پرہیز:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''دیکھو، تم ان لوگوں کی طرف ہرگز نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور اللہ کے سوا کوئی بھی تمہارا مددگار نہ ہو گا اور نہ ہی تمہاری کوئی مدد کی جائے گی۔'' (ہود 11: آیت 113)

❷ ''(فرشتوں کو حکم ہو گا) اکٹھا کرو ان ظالموں، ان کے (دنیا کے) ساتھیوں اور انہیں بھی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔'' (الصّٰفّٰت 37: آیت 22)

جانوروں پر ظلم:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا، اس نے بلی کو قید کر لیا، نہ اسے کھلایا نہ پلایا اور نہ چھوڑا تا کہ وہ زمین میں سے اپنی خوراک کھاتی، وہ اسی حالت میں

مر گئی۔ پس اسی وجہ سے وہ عورت جہنم میں چلی گئی۔'' (بخاری۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''آپ ﷺ چند قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو پکڑ کر اسے تیروں کا نشانہ بنا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو ذی روح چیزوں کو تیر اندازی کے لئے ہدف بناتے ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ ''آپ ﷺ نے ایک ایسا گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے جس نے اس کے منہ کو داغا ہے اور پھر لوگوں کو چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرما دیا۔'' (مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❹ ''آپ ﷺ چیونٹیوں کے ایک بل کے پاس سے گزرے جسے آگ سے جلا دیا گیا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کی سزا تو آگ کا مالک یعنی اللہ ہی دے سکتا ہے۔''

(ابوداؤد۔عن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

چغل خوری کرنا

لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے کسی کی ایسی باتیں دوسروں تک پہنچانا جو حسد، بغض، کینہ اور دشمنی کی آگ بھڑکانے کا سبب بنے چغل خوری کہلاتا ہے۔ چونکہ یہ معاشرے میں لڑائی جھگڑا اور تفرقہ ڈالنے کا سبب ہے اسی لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسے گناہ قرار دیا ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والے کے لئے سخت سزا سنائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''اور آپ کسی ایسے ذلیل کی بات نہ مانیں جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا ہے، جو عیب جوئی کرنے والا، چلتا پھرتا چغل خور ہے۔'' (القلم **68**: آیات **10** تا**11**)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (بخاری۔عن حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ)

❷ ''لوگوں میں سب سے برا وہ آدمی ہے جو ایک گروہ کے پاس ایک رخ لے کر جاتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرا (یعنی چغل خوری کرتا ہے)۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو آپس میں محبت کرنے والوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کے لئے چغل خوری کرتے ہیں۔'' (مسند احمد۔عن عبدالرحمٰن بن غنی رضی اللہ عنہ)

چغل خوری کی سزا:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم 2 قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

چغل خوروں کے نقصانات سے بچاؤ کا طریقہ:

چغل خوروں کے نقصانات سے بچنے کے لئے ہر بات کی تحقیق ضروری ہے۔ اللہ ربّ العزّت نے بھی قرآن مجید میں تحقیق کرنے کا درس دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانستہ طور پر کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر اپنے کیئے پر تمہیں شرمندگی اٹھانا پڑے۔'' (الحجرات 49: آیت 6)

❷ ''اے ایمان والو، بہت سی بدگمانیوں سے پرہیز کرو۔ یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں اور (دوسروں کی) جاسوسی نہ کیا کرو۔'' (الحجرات 49: آیت 12)

غیبت

کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرنا غیبت کہلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟'' (الحجرات 49: آیت 12)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''کیا تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا اس انداز میں ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو یہ غیبت ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی غیبت ہے، اگر اس میں وہ چیز موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''(معراج کی رات) میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان (ناخنوں) سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا (غیبت کرکے) گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں کو پامال کیا کرتے تھے۔'' (ابوداؤد۔عن انس رضی اللہ عنہ)

غیبت ایک بڑا گناہ ہے:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کو بدنام کیا جائے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''وہ آدمی ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے شوہر یا غلام کو اس کے آقا سے نفرت دلانے کے لئے غیبت کرے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''میں نے ایک مرتبہ آپ ﷺ کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کے پستہ قد ہونے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ، اگر تمہاری اس بات کو سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو (یہ اس قدر کڑوی ہے کہ) اس کا ذائقہ بھی بدل جائے۔'' (ابوداؤد۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

کسی کی غیبت کرنا مردار کھانے سے بھی بُرا ہے:

حدیث رسول ﷺ:

''حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ (شادی شدہ ہونے کے باوجود) زنا کا ارتکاب کر بیٹھے پھر (اپنے

کیئے پرشرمندہ ہوئے اور) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: مجھے (زنا کی حد لگا کر) گناہ سے پاک کر دیجئے۔ آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔ ایک سفر میں آپ ﷺ نے 2 آدمیوں کی گفتگو سنی، ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تھا، اس نے خود ہی اپنا راز افشا کر کے اپنے نفس کو ہلاک کیا اور اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کی بات کو سن لیا اور خاموشی سے چلتے رہے۔ راستے میں آپ ﷺ کو مردہ گدھے کی سڑی ہوئی لاش نظر آئی۔ آپ ﷺ وہاں رک گئے اور پوچھا: فلاں فلاں آدمی کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: ادھر آؤ اور اسے (مردہ گدھے کی سڑی ہوئی لاش) کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تم نے اپنے بھائی کی عزت کے بارے میں جو الفاظ کہے ہیں وہ اس مردار کو کھانے سے کہیں زیادہ برے ہیں۔ (جس صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے تم نے الفاظ کہے) وہ تو جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔'' (ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

غیبت سے بچنے کی فضیلت:

حدیث رسول ﷺ:

''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور فرما دیں گے۔'' (ترمذی۔ عن ابی دردا رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو اپنی عزت سمجھے اور عیب جوئی نہ کرے بلکہ اس کے عیوب پر پردہ ڈالے اور اگر کوئی آدمی اس مسلمان بھائی کی برائی بیان کرے تو اسے روکے ﴾

وعدہ خلافی

وعدہ خلافی ایک ایسی برائی ہے جو انسان کو دائرہ اسلام سے نکال کر دائرہ نفاق میں لے جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کی پابندی کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ’’اور وعدہ پورا کرو، اس لئے کہ (قیامت کے دن) وعدہ کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔‘‘ (بنی اسرائیل 17: آیت 34)

❷ ’’اے ایمان والو، عہد و پیمان پورے کرو۔‘‘ (المآئدہ 5: آیت 1)

❸ ’’جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اس پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔‘‘ (النحل 16: آیت 91)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’منافق کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔‘‘ (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ’’اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ 3 آدمیوں کا قیامت کے دن میں مدمقابل ہوں گا: ① وہ آدمی جس نے میرا نام لے کر وعدہ کیا اور وعدہ خلافی کی ② وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی ③ وہ آدمی جس نے مزدور سے کام پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔‘‘ (مسلم۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❸ ’’حضرت یمان اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک مرتبہ کفار نے گرفتار کرلیا اور اس شرط پر چھوڑا کہ ہمارے خلاف جنگ میں شریک نہ ہوں۔ غزوہ بدر کے موقع پر ہم نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے ہمیں یہ فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، ہم ان کا یہ عہد پورا کریں گے اور ان (کفار) کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے۔‘‘ (مسلم)

وعدہ پورا کرنے والوں کی تعریف:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ’’اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کیجئے، وہ وعدہ کے بڑے ہی سچے رسول اور نبی تھے۔‘‘ (مریم 19: آیت 54)

❷ ’’وہ لوگ بھی (نیک ہیں) جو وعدہ (عہد) پورا کرتے ہیں اور تنگ دستی، دکھ، درد اور

لڑائی (جنگ) کے وقت صبر کرتے ہیں۔" (البقرہ 2: آیت 177)

وعدہ پورا نہ کرنے والوں کی مذمت:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ "اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال عطا فرما دے تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے اور نیکوکاروں میں سے ہو جائیں گے لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں (مال) عطا کیا تو وہ اس میں بخیلی کرنے لگے، وہ (اپنے وعدے سے) پھر گئے اور انہوں نے (حق سے) منہ موڑ لیا۔"

(التوبہ 9: آیات 75 تا 76)

❷ "جو لوگ اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرتے ہیں اور جس (رشتہ داری) کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے توڑ دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔" (البقرہ 2: آیت 27)

❸ "وہ لوگ جن سے آپ نے معاہدہ کیا پھر ہر موقع پر وہ اپنا معاہدہ توڑ دیتے ہیں اور وہ (اللہ سے ذرا بھی) خوف نہیں کھاتے پھر جب جنگ میں آپ ان پر غالب آ جائیں تو انہیں ایسی (عبرتناک) سزا دیں کہ ان کے دوسرے بھی سبق حاصل کریں۔"

(الانفال 8: آیات 56 تا 57)

❹ "جو لوگ اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ انہی کے لئے (اللہ کی) لعنت ہے اور ان کے لئے (آخرت کا) بہت ہی برا گھر ہے۔" (الرعد 13: آیت 25)

پاک دامن عورتوں پر تہمت

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

"بے شک جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا میں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب (تیار) ہے۔ جس

دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں ان (برے) اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے۔'' (النور **24**: آیات **23** تا **24**)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''ہلاکت کا باعث بننے والی **7** چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ ان میں سے ایک پاک دامن بھولی بھالی مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا بھی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''آپ ﷺ نے ہمیں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے۔''
(مسند احمد۔عن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر **4** گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں **80** کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ لوگ فاسق ہیں۔''

(النور **24**: آیت **4**)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے اپنے مملوک (غلام یا لونڈی) پر زنا کی تہمت لگائی (اور اس پر دنیا میں تہمت کی حد نہ لگی تو) قیامت کے دن اس پر (تہمت کی) حد (**80** کوڑے) قائم کی جائے گی۔ اِلَّا یہ کہ غلام یا لونڈی نے واقعی زنا کا ارتکاب کیا ہو۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''میری امت کا مفلس آدمی وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اس حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر زنا کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے لے کر انہیں دی جائیں گی جن کے اس پر حقوق ہوں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

یتیم کا مال کھانا

اسلامی معاشرہ کی بنیاد خیر خواہی، شفقت، ہمدردی اور ایثار (اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دینے) پر رکھی گئی ہے۔ خاص طور پر وہ افراد جو معاشرے میں کمزور ہوں ان کے

ساتھ حسن سلوک کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یتیم معاشرہ کے کمزور افراد میں سے ہوتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ ان کا ناحق مال کھانے پر اللہ تعالیٰ نے سخت وعید فرمائی ہے۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوک کا حکم :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''اور تم (سب) اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اجنبی پڑوسیوں، رشتہ دار پڑوسیوں، برابر کے دوستوں، مسافروں، اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔''

(النسآء 4: آیت 36)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''یتیم کی کفالت کرنے والا اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا کوئی اور وہ جنت میں میرے ساتھ ان 2 انگلیوں کی طرح ہو گا پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیان کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔'' (مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔'' (ابن ماجہ ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

یتیم کا ناحق مال کھانے کی سزا:

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

''بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ حقیقت میں اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔'' (النسآء 4: آیت 10)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''7 بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ جن میں سے ایک یتیم کا مال کھانا بھی ہے۔''

(بخاری، مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ”(واقعہ معراج کے دوران) میرے سامنے چند ایسے آدمی پیش کئے گئے جن پر کچھ لوگ مسلط تھے اور وہ ان کے جبڑے پکڑ کر چیر رہے تھے، کچھ لوگوں کے جبڑوں میں آگ کی چٹانیں ٹھونسیں جا رہی تھیں جو ان کے پاخانے کے راستہ سے باہر نکل رہی تھیں۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں ؟ انہوں نے بتایا: یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے لوگ ہیں ، اب یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔“ (مسلم۔عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

میدان جہاد سے فرار

میدان جہاد سے پیچھے ہٹنا یا بھاگ جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ کسی مصلحت یا سخت ضرورت کے تحت پیچھے ہٹنے کی اجازت ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ”اے ایمان والو ، جب تمہارا کفار کے لشکر سے مقابلہ ہو تو تم ان (کفار) سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اور جو ان سے اس موقع پر پیٹھ پھیر کر بھاگے گا مگر یہ کہ اس میں کوئی جنگی چال ہو یا لشکر اسلام کی کسی جماعت سے مل جانا مقصود ہو وہ یقیناً اللہ کا غضب لے کر لوٹے گا ، اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔“ (الانفال **8**: آیات **15** تا **16**)

❷ ”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلایئے۔ اگر تم میں **20** بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ **200** (کفار) پر اللہ کے حکم سے غالب آئیں گے اور اگر تم میں **100** ہوں گے تو **1000** کفار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ (کفار) بے سمجھ لوگ ہیں۔ اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی ہے ، وہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے اندر کچھ کمزوری ہے چنانچہ اگر تم میں سے **100** صبر کرنے والے ہوں گے تو **200** (کفار) پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے **1000** ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے **2000** (کفار) پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (الانفال **8**: آیات **65** تا **66**)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

❶ ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (الانفال **8** : آیت **65**)

نازل ہوئی تو اہل ایمان پر فرض کیا گیا کہ وہ 20 آدمی 200 کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم (الانفال 8: آیت 66) میں نازل فرمایا اور اس میں یہ آسانی فرما دی کہ اگر 200 کفار کے بدلے میں 100 مسلمان ہوں تو وہ میدان جہاد سے ہرگز نہ بھاگیں۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''ہلاکت کا باعث بننے والی 7 چیزوں سے بچو ان میں سے ایک (بزدلی کی وجہ سے) میدان جہاد سے فرار ہونا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے گناہوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور میدان جہاد سے بھاگ جانا (بڑے گناہ ہیں)۔'' (نسائی۔عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

❹ ''5 گناہ ایسے ہیں کہ کوئی بھی نیکی ان کا کفارہ نہیں بن سکتی: ① اللہ عزّ وجل کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② کسی جان کو ناحق قتل کرنا ③ کسی مومن کو لوٹنا ④ میدان جہاد سے بھاگ جانا ⑤ جھوٹی قسم کے ذریعے ناحق مال حاصل کرنا۔'' (مسند احمد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❺ ''(بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے) میدان جہاد سے بھاگ جانا بڑے گناہوں میں سے ہے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ۔عن علی رضی اللہ عنہ)

جنس مخالف کی مشابہت

عورتوں کا مَردوں کی مشابہت اور مَردوں کا عورتوں کی مشابہت کرنا جنس مخالف کی مشابہت کہلاتا ہے۔ یہ مشابہت خواہ حرکات وسکنات، چال چلن، جسم کی شکل وصورت، انداز گفتگو یا لباس میں ہو ہر صورت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مَردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو مَردوں کی مشابہت کرتی ہیں اور ان مَردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں، لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ”ایسی عورتیں جو مَردوں کا لباس پہنیں اور ایسے مرد جو عورتوں کا لباس پہنیں ، ان سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔“ (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ”3 قِسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے : ① والدین کا نافرمان ② دیوث (اپنے گھر والوں کو بے حیائی کے کام کرتے دیکھ کر منع نہ کرنے والا) ③ مَردوں کی مشابہت کرنے والی عورت۔“ (نسائی ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

مائل ہونے اور مائل کرنے والی عورتوں کا انجام :

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

”2 قسم کے جہنمی لوگ جنہیں میں نے ابھی نہیں دیکھا (وہ میرے بعد پیدا ہوں گے) :
① وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو مار رہے ہوں گے ② وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود (باریک اور تنگ لباس پہننے کی وجہ سے) برہنہ ہوں گی۔ یہ خود بھی (مَردوں کی طرف) مائل ہونے والی اوردوسروں (مَردوں) کو بھی اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، یہ جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بہت زیادہ دور تک محسوس کی جاسکتی ہے۔“ (مسلم ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حقیقی باپ کے بجائے غیر باپ کی طرف نسبت کرنا

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دنیا میں آنے کا ذریعہ ماں اور باپ کو بنایا ہے اس لئے اس نے کسی انسان کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ لڑائی جھگڑے ، دنیاوی ضروریات یا شہرت کے حصول کے لئے یا انتقام کے طور پر اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے۔

حقیقی باپ کی طرف نسبت کرنے کا حکم :

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

”ان منہ بولے بیٹوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارا کرو۔ اللہ کے نزدیک یہی بات انصاف کے زیادہ قریب ہے اور اگر تمہیں ان کے باپ (کے نام) کا علم

نہ ہوتو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تم سے اس بارے میں اب تک جو غلطیاں ہوئی ہیں ان کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے لیکن تمہارے دل جس بات کا پختہ ارادہ کرلیں (تو وہ گناہ ہے) اور اللہ خوب بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' (الاحزاب 33: آیت 5)

﴿ وضاحت: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت ملنے سے پہلے ہی اسے آزاد کر کے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، لوگوں نے اسے حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (یہاں تک کہ سورہ احزاب کی یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن محمد کہنے سے منع فرما دیا)'' (بخاری، مسلم) ﴾

حقیقی باپ کی طرف نسبت نہ کرنا باعث کفر ولعنت:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''اپنے باپوں (کی طرف نسبت کرنے) سے اعراض نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا اس نے کفر کیا۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی جان بوجھ کر غیر (باپ) کی طرف نسبت کرے اس پر جنت حرام ہے۔''

(بخاری، مسلم۔ عن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ)

❸ ''جس نے اپنے (حقیقی) باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی فرضی عبادات قبول کی جائیں گی اور نہ ہی نفلی۔'' (بخاری، مسلم۔ عن علی رضی اللہ عنہ)

❹ ''وہ آدمی ہم میں سے نہیں جو جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے، ایسا آدمی کافر ہے۔'' (مسلم۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

مسلمانوں کو تکالیف پہنچانا

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچائے۔ اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ

کے نزدیک اس کا یہ عمل بڑا گناہ شمار ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''جو لوگ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو بے قصور (بغیر کسی جرم کے) تکلیف پہنچاتے ہیں وہ (ایک بڑے) بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ (اپنے سر) اٹھاتے ہیں۔''

(الاحزاب 33: آیت 58)

❷ ''اے ایمان والو، ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان (مذاق اڑانے والوں) سے بہتر ہوں، نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب (ناموں) سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد (مسلمان کو) برا نام دینا بہت ہی برا عمل ہے اور جنہوں نے (ایسی باتوں سے) توبہ نہ کی وہی ظالم ہیں۔'' (الحجرات 49: آیت 11)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ خود اس (دوسرے مسلمان) پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی ظالم کے سپرد کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''(صحیح) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی تکالیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' (بخاری۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ''قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کے شر (نقصان) سے بچنے کے لئے لوگوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کی ہوگی۔'' (بخاری۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❹ ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

مسلمان کی طرف ہتھیار کا اشارہ:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، چاہے یہ بھائی ماں باپ کی طرف سے سگا (حقیقی) ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''کوئی بھی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ کیا معلوم شیطان اس کے ہاتھوں سے (اس ہتھیار کو) چلوا دے اور یہ (ناحق قتل کی وجہ سے) جہنم میں جا گرے۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''اپنے تیر (تلوار، دیگر اسلحہ وغیرہ) کے اگلے حصے کو سنبھال کر رکھو تاکہ کسی بھی مسلمان کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

پڑوسی کو تکلیف دینا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اجنبی پڑوسیوں اور رشتہ دار پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' (النسآء 4: آیت 36)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیئے۔'' (بخاری۔عن ابی شریح رضی اللہ عنہ)

❷ ''حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے (ساتھ اچھا سلوک کرنے کے) بارے میں مجھے بار بار تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کا وارث بنا دیں گے۔'' (بخاری، مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❸ ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بھی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔'' (مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کا گناہ:

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔عرض کیا گیا اس کے بعد۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رزق کے خوف

سے اولاد کو قتل کرنا۔ عرض کیا گیا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا (یعنی پڑوسی کو تکلیف پہنچانا)۔" (بخاری، مسلم۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ "پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا دوسری **10** عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔" (مسند احمد۔ عن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ)

پڑوسی کو تکلیف پہنچانے پر وعید:

احادیث رسول ﷺ:

❶ "اللہ کی قسم، وہ آدمی مومن نہیں، آپ ﷺ نے **3** مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔ عرض کیا گیا: کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔" (بخاری۔ عن ابی شریح رضی اللہ عنہ)

❷ "وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں ہوگا۔"

(مسلم۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ "ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اچھائی یا برائی کا کیسے علم ہوگا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا، سمجھ لو کہ تم نے اچھائی کی اور جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے سنو کہ تم نے برا کیا تو سمجھ لو کہ تم نے برائی کی ہے۔"

(ابن ماجہ۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❹ "عرض کیا گیا کہ ایک عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو نفلی روزے رکھتی ہے مگر اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت میں کوئی بھلائی نہیں وہ آگ میں جائے گی۔" (مسند احمد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنا

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف کوئی بات ایسی منسوب کرنا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے نہ کہی ہو۔ ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس کی سخت وعید آئی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ’’آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ (اس) دنیا (کی زندگی) میں عارضی طور پر مزے کر لیں پھر انہیں ہمارے پاس ہی آنا ہے ہم انہیں ان کے کفر کے بدلہ سخت ترین عذاب کا مزا چکھائیں گے۔‘‘

(یونس 10: آیات 69 تا 70)

❷ ’’(اے نبی ﷺ) آپ قیامت کے دن دیکھیں گے جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ بولا تھا (اللہ کی طرف ایسی بات منسوب کی جو اس نے نہیں کہی یا ایسی چیز ثابت کرنا جو اس کے لئے لائق نہیں)، ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے؟‘‘ (الزمر 39: آیت 60)

❸ ’’آپ دیکھئے تو سہی یہ اللہ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں اور ان کے گناہ گار ہونے کے لئے یہی ایک واضح گناہ کافی ہے۔‘‘ (النسآء 4: آیت 50)

﴿ وضاحت: اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول پر جھوٹ باندھنا انسان کو دائرہ اسلام سے نکال کر دائرہ کفر میں لے جاتا ہے جس کے بدلہ قیامت والے دن جہنم میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے ﴾

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا (میری طرف ان باتوں کی نسبت کی جو میں نے نہیں کہیں) اسے چاہیئے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔‘‘ (بخاری، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ’’مجھ پر جھوٹ باندھنا عام لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں، جو آدمی بھی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اسے جہنم میں اپنا مقام تیار کر لینا چاہیئے۔‘‘

(بخاری، مسلم۔ عن مغیرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’آخری زمانہ میں ایسے جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہیں ایسی (جھوٹی) حدیثیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا،

کہیں وہ تمہیں بھی گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جو آدمی میری طرف کوئی ایسی بات (حدیث) منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا (جہنم کی) آگ میں بنا لے۔'' (بخاری۔عن سلمہ رضی اللہ عنہ)

تکبر

خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا، حق اور حق بات کو قبول کرنے سے انکار کر دینا تکبر کہلاتا ہے۔ جس انسان میں تکبر پیدا ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ شمار ہوتا ہے۔ قرآن و سنت میں تکبر کی بہت زیادہ مذمت بیان ہوئی ہے اور اسے ایک بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''یہ آخرت کا اچھا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو زمین میں نہ تو اپنی بڑائی (تکبر) چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد اور (آخرت میں) بہترین انجام تو متقین ہی کا ہے۔'' (القصص 28: آیت 83)

❷ ''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے (کی برائی) سے جو حساب (قیامت) کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔''

(المؤمن 40: آیت 27)

❸ ''اللہ ہر تکبر کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کے دل پر (گمراہی کی) مہر لگا دیتا ہے۔'' (المؤمن 40: آیت 35)

❹ ''بے شک اللہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ (اللہ) تکبر کرنے والوں کو (بالکل بھی) پسند نہیں کرتا۔'' (النحل 16: آیت 23)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جس آدمی کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو پائے گا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، جوتا اچھا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ تکبر نہیں) اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔ تکبر یہ ہے کہ انسان حق کو قبول کرنے سے انکار کر دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔'' (مسلم۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عزت میرا تہبند ہے اور تکبر میری چادر ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اس کو (سخت) عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تکبر کرنے والوں کا انجام:

شیطان نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اسے اپنی رحمت اور جنت سے محروم کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے قارون نامی آدمی نے تکبر کیا، اللہ تعالیٰ نے خزانوں سمیت اسے زمین میں دھنسا دیا، فرعون نے تکبر کیا، اللہ تعالیٰ نے اسے دریا میں غرق کر کے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت بنا دیا۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس (شیطان) کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا اور وہ انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا۔'' (البقرہ 2: آیت 34)

❷ ''اللہ نے فرمایا: (اے ابلیس) تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ اس (ابلیس) نے کہا: میں اس (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں، آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔'' (الاعراف 7: آیت 12)

❸ ''اور (فرعون نے) کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ آخر کار اللہ نے بھی اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔'' (النّٰزِعٰت 79: آیات 24 تا 25)

❹ ''میں زمین میں ناحق تکبر کرنے والوں کو اپنے احکام سے دور ہی رکھوں گا۔ اگر یہ لوگ

تمام نشانیاں دیکھ بھی لیں تب بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر ہدایت کا راستہ ان کے سامنے آ بھی جائے تو اسے نہیں اپنائیں گے اور اگر یہ گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اسے اختیار کر لیں گے۔ اس (گمراہی) کا سبب صرف یہی ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل رہے۔'' (الاعراف 7: آیت 146)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''کیا میں تمہیں جہنمیوں کی نشاندہی کروں؟ سخت مزاج، مال جمع کرنے والا بخیل اور تکبر کرنے والا۔'' (بخاری، مسلم۔عن حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ)

❷ ''جنت اور جہنم کا آپس میں مکالمہ ہوا، جہنم نے کہا: میرے اندر سرکش اور متکبر لوگ جمع ہوں گے۔ جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت، تو میری رحمت ہے میں جس پر رحم کروں گا اسے تجھ میں داخل کروں گا اور جہنم سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے، میں جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب دوں گا اور میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے۔'' (مسلم۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❸ ''تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح انسانوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا اس حال میں کہ ذلت و رسوائی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہو گی پھر انہیں جہنم کی بولس نامی وادی کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا جہاں جہنم کی سخت ترین آگ ہو گی اور انہیں (مزید ذلیل کرنے کے لئے) جہنمیوں کے جسم سے بہنے والی رطوبت پلائی جائے گی۔'' (ترمذی۔عن محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

تکبر کرنے والوں کے بارے میں نصیحتیں:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور زمین پر اکڑ کر (سینہ تان کر) نہ چلو (تکبر نہ کرو) اس لئے کہ (اکڑ کر چلنے سے) نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی لمبائی (بلندی) میں پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔''

(بنی اسرائیل 17: آیت 37)

❷ ''اور (لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا:) لوگوں سے بے رخی نہ کرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ بے شک اللہ کسی مغرور اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔'' (لقمان 31: آیت 18)

❸ ''ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے جھوٹ بولا ہے تو) تو کبھی بھی اس کی طاقت نہ رکھے۔ اس آدمی نے تکبر کی وجہ سے یہ بات کہی تھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے سزا یہ ملی) اس کے بعد کبھی بھی وہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ لے جا سکا۔''

(مسلم۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ)

ذمہ دار کا اپنے ماتحت افراد کو دھوکا دینا یا ان پر ظلم کرنا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''گناہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے (اور زیادتی کرتے) ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (الشوریٰ 42: آیت 42)

❷ ''سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جب ان پر ظلم ہوا تو انہوں نے صرف (ظلم کے مطابق) بدلہ لیا۔ عنقریب ان ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس (برے) انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔'' (الشعرآء 26: آیت 227)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''اللہ تعالیٰ نے جس کو رعایا کی نگرانی کا شرف بخشا اور اسے اس حال میں موت آئی کہ وہ انہیں دھوکا دینے والا تھا، ایسے حکمران پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔''

(بخاری، مسلم۔ عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

❷ ''ہر دھوکا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا اور جس قدر اس نے دھوکا دیا ہو گا اسی لحاظ سے اسے اونچا اٹھایا جائے گا۔ خبردار، جو امیر اپنی رعایا کو دھوکا دے اس سے

بڑا دھوکے باز کوئی نہیں ہوسکتا۔'' (مسلم۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❸ ''میرے بعد کچھ فاسق اور ظالم امیر بنیں گے جو آدمی ان کے جھوٹ کی تصدیق اور ان کے ظلم پر تعاون کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ (قیامت کے دن میرے) حوض کوثر پر بھی حاضر نہیں ہو سکے گا۔'' (مسلم۔عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانوں کے لئے دعا:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

اَللّٰھُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ
وَمَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ

(ترجمہ) ''اے اللہ، جو آدمی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنا، اگر وہ ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرے تو آپ بھی اس کے ساتھ سختی کیجئے اور اگر وہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو آپ بھی اس کے ساتھ نرمی کیجئے۔'' (مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

قاضی کا ناحق فیصلے کرنا

قرآن وسنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ''جو تم میں سے صاحب امر (حکمران) ہوں پھر اگر تمہارا کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف لوٹا دو۔'' (النسآء 4: آیت 59)

❷ ''یقیناً ہم نے یہ کتاب (قرآن) آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ساتھ فیصلہ کریں اور آپ خیانت کرنے والوں کی طرف سے دفاع کرنے والے نہ بنئے۔'' (النسآء 4: آیت 105)

❸ ''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) قسم ہے آپ کے رب کی، یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم (فیصلہ کرنے والا) نہ مان لیں پھر جو

فیصلہ آپ ان میں کر دیں اس سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کریں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔'' (النسآء 4: آیت 65)

❹ ''اور ہم نے آپ (ﷺ) پر برحق کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلی کتب کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ بھی ہے۔ اس لئے آپ ان کے درمیان اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجئے اور حق آ جانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔'' (المآئدہ 5: آیت 48)

❺ ''کیا یہ لوگ پھر سے دور جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ (اللہ پر) یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟'' (المآئدہ 5: آیت 50)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جب (کوئی مسئلہ قرآن و سنت میں نہیں ملتا تو) قاضی اپنی کوشش سے فیصلہ کرتا ہے اور اگر وہ درست فیصلہ ہوتا ہے تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے (ایک فیصلہ کرنے کا اور دوسرا کوشش کرنے کا) اگر فیصلہ صحیح نہیں ہوتا تو اس کے لئے ایک ثواب ہے (فیصلے میں کوشش کرنے کا)۔'' (بخاری، مسلم۔ عن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ)

❷ ''بلاشبہ انصاف کرنے والے (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی حکومت، اپنے اہل و عیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں مکمل انصاف کرتے ہوں گے۔'' (مسلم۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

ناحق فیصلہ کرنے پر وعید:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔''

(المآئدہ 5: آیت 44)

❷ ''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔'' (المآئدہ 5: آیت 45)

③ ''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں۔'' (المآئدہ 5: آیت 47)

حدیث رسول ﷺ:

''قاضی کی 3 اقسام ہیں ان میں ایک جنت میں اور 2 جہنم میں جائیں گے: ① وہ قاضی جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا ② وہ قاضی جس نے حق کو پہچانا اور جان بوجھ کر اس کے خلاف فیصلہ کیا وہ جہنم میں جائے گا ③ وہ قاضی جس نے علم حاصل کئے بغیر (غلط) فیصلہ کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔'' (ابوداؤد۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت:

حدیث رسول ﷺ:

''کوئی بھی قاضی غصے کی حالت میں 2 افراد کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

فیصلہ کے وقت ظلم سے بچنے کی تلقین:

حدیث رسول ﷺ:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اس قاضی کے ساتھ ہے جو ظلم و زیادتی سے محفوظ ہو جب وہ ظلم کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اس سے چلی جاتی ہے اور شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔'' (ترمذی۔عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ)

بھتہ وصول کرنا

لوگوں کے مال میں سے زبردستی ناجائز ٹیکس اور بھتہ وصول کرنا حرام ہے ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہگار شمار ہوتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''گناہ تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد

پھیلاتے (اور زیادتی کرتے) ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔‘‘

(الشوریٰ 42: آیت 42)

حدیث رسول ﷺ:

’’غامدیہ قبیلہ کی ایک عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں زنا کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے حاملہ ہو چکی ہوں۔ مجھے (زنا کی حد لگا کر) پاک کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ جننے کے بعد آنا۔ جب وہ بچہ جننے کے بعد آئی تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کیا گیا اسے سنگسار کرنے کے دوران حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جسم پر اس کے خون کے چند قطرے گرے انہوں نے اس عورت کو برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ٹیکس (یا بھتہ) لینے والا اس عورت کی طرح توبہ کر لے تو اس کا گناہ بھی معاف ہو جائے۔‘‘ (مسلم۔عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

’’اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔‘‘ (المدثر 74: آیت 4)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ’’آپ ﷺ کا گزر 2 قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو (قبر میں) عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔‘‘ (بخاری۔عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ’’اکثر قبر کا عذاب پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔‘‘

(ابن ماجہ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’پیشاب (کی چھینٹوں) سے بچو اس لئے کہ قبر کا زیادہ تر عذاب پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔‘‘ (بیہقی۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

علم چھپانا یا دنیا کے حصول کے لئے دینی علم سیکھنا

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''یقیناً جو لوگ ہمارے نازل کردہ دلائل اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، اس کے باوجود کہ ہم انہیں اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے کھول کر بیان کر چکے ہیں، ان پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ مگر جنہوں نے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی اور (حق بات کو) لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کر دیا تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں ہی توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہوں۔'' (البقرہ 2: آیات 159 تا 160)

❷ ''بلاشبہ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب (کے احکام) کو چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت (دنیاوی فائدہ) پر بیچ دیتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان سے نہ بات کرے گا نہ انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائے گا اور انہیں دردناک عذاب ملے گا۔ انہی لوگوں نے ہدایت کے بدلہ گمراہی خرید لی اور بخشش کے بدلہ عذاب قبول کر لیا۔ کیسا ہے ان کا حوصلہ کہ آگ کے عذاب پر صبر (برداشت) کرنے کے لئے تیار ہیں۔'' (البقرہ 2: آیات 174 تا 175)

❸ ''اور (یاد کرو) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اس کتاب کو لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرو گے اور اسے ہرگز نہیں چھپاؤ گے تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور اسے تھوڑی قیمت پر ہی بیچ ڈالا۔ پس بہت ہی برا کاروبار تھا جو انہوں نے کیا۔'' (آل عمران 3: آیت 187)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس سے کسی ایسے مسئلہ کے بارے پوچھا گیا جسے وہ اچھی طرح جانتا تھا، اس نے اسے چھپا لیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (جہنم کی) آگ کی لگام پہنائیں گے۔''

(ابوداؤد۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''وہ آدمی جو دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لئے ایسا (دینی) علم سیکھے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جاتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔''

(ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بے عمل عالم کی سزا:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناراضگی والا ہے (یہ عمل) کہ تم وہ بات کہو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے ہو۔''

(الصّف 61: آیات 2 تا 3)

❷ ''جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، ان کی مثال اس گدھے جیسی ہے جو بہت سی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور ایسے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی ہدایت نہیں دیتا۔'' (الجمعہ 62: آیت 5)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالا جائے گا اس حال میں کہ اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکلی ہوئی ہوں گی، وہ اپنی انتڑیوں کے گرد اس طرح گھومے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا گھومتا ہے۔ جہنمی اس کے قریب آ کر پوچھیں گے: اے فلاں، تمہیں یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ کیا (دنیا میں) تم ہمیں نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔ وہ کہے گا: جی ہاں، میں تمہیں تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود (وہ نیکی) نہیں کرتا تھا اور تمہیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اسی برائی میں مبتلا ہوتا تھا۔'' (بخاری، مسلم۔عن اسامہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''معراج کی رات میرا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل (علیہ السلام)، یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل (علیہ السلام) نے جواب دیا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے وہ خطبا ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے

تھے اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے (خود عمل نہیں کرتے) تھے۔'' (ابن حبان۔عن انس رضی اللہ عنہ)

علمی فائدہ کے حصول کے لئے دعا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے:

❶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ سے فائدہ مند علم، پاکیزہ رزق اور آپ کی بارگاہ میں قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ)

غیر مفید علم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

❷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ
وَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جو (آپ سے) نہ ڈرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو آپ کی بارگاہ میں قبول نہ ہو۔'' (مسلم۔عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

امانت میں خیانت

امانت ادا کرنے کا حکم:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''(اے مسلمانو) بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ بے شک اللہ تمہیں نہایت ہی عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ خوب سننے، دیکھنے والا ہے۔'' (النسآء 4: آیت 58)

❷ ''جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو اسے چاہئے کہ امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے۔'' (البقرہ 2: آیت 283)

❸ ''اور (وہ مومن کامیاب ہیں) جو اپنی امانتوں اور وعدہ کی حفاظت کرتے ہیں۔''

(المومنین 23: آیت 8)

حدیث رسول ﷺ:

''جس نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو تو وہ امانت مکمل ادا کرو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

امانت میں خیانت سے بچنے کا حکم:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، تم (جانتے بوجھتے) اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی آپس کی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم (خیانت کی برائی) جانتے ہو۔''

(الانفال 8: آیت 27)

❷ ''(یوسف علیہ السلام نے کہا) اس سے میری غرض یہ تھی کہ وہ (بادشاہ) جان لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی تھی اور بے شک اللہ مکر کرنے والوں کا مکر چلنے نہیں دیتا۔''

(یوسف 12: آیت 52)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اس آدمی کا ایمان ہی نہیں جس کے اندر امانت کی پاسداری نہیں۔''

(مسند احمد۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❷ ''مجھے 6 چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ① جب گفتگو کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو پورا کرو ③ امانت رکھوائی جائے تو پوری واپس کرو ④ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو ⑤ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو (زنا، بدکاری سے بچو) ⑥ اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکالیف پہنچانے سے) روکے رکھو۔'' (مسند احمد۔عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''سب سے بہترین میرا زمانہ ہے پھر میرے بعد آنے والوں کا پھر ان کے بعد آنے والوں کا پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجائیں گے جو گواہی طلب کیے بغیر ہی گواہی

دیں گے، خیانت کریں گے ،نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے۔“

(بخاری ،مسلم ۔عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

خیانت سے بچاؤ کے لئے دعا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

(ترجمہ) ”اے اللہ، میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے اس لئے کہ یہ بدترین شور شرابے کا باعث ہے اور خیانت سے اس لئے کہ یہ بدترین چھپا ہوا بھید ہے۔“

(ابو داؤد ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

احسان جتلانا

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

❶ ”اے ایمان والو، اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور (غریبوں کو) تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ اس کی مثال اس صاف اور چکنی چٹان جیسی ہے جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہو اور اس پر زوردار بارش برسے (جس سے مٹی بہہ جائے) اور صاف چٹان باقی رہ جائے۔ ایسے (ریاکار) لوگوں نے جو کچھ کمایا تھا اس میں سے انہیں کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا اور اللہ کفار کو ہدایت نہیں دیتا۔“ (البقرہ 2: آیت 264)

❷ ”اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس نیت سے) احسان نہ کیجئے کہ زیادہ (فائدہ) حاصل کریں۔“

(المدثر 74: آیت 6)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

”3 قسم کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ بات نہیں کریں گے نہ ان کی طرف (نظر رحمت)

سے دیکھیں گے اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کریں گے، ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: ① غرور سے ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ② احسان کرنے کے بعد اسے جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔"

(مسلم۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

تقدیر کو جھٹلانا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

"بلا شبہ ہم نے ہر چیز کو ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔" (القمر 54: آیت 49)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ "ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر کی اچھائی یا برائی پر ایمان لاؤ۔" (مسلم۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ (مسلم) ﴾

❷ "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے 50 ہزار سال پہلے ہی مخلوقات کی تقدیریں لکھ دی تھیں۔" (مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ "ہر آدمی کا ٹھکانا جہنم یا جنت لکھ دیا گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسا کرتے ہوئے (نیک) عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) عمل کرو، اس لئے کہ ہر ایک کے لئے وہی عمل آسان بنائے گئے ہیں جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اہل سعادت (جنت والوں) میں سے ہے تو اس کے لئے اہل سعادت کے عمل آسان بنائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اہل شقاوت (جہنم والوں) میں سے ہے تو اس کے لئے اہل شقاوت کے عمل ہی آسان بنائے جاتے

ہیں۔'' (بخاری، مسلم۔عن علی رضی اللہ عنہ)

❹ ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم بعض امراض میں دَم یا دوا کے ذریعے علاج کرتے اور بیماری سے بچاؤ کے لئے تدابیر کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ پھیر دیتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (دَم اور بچاؤ کی تدابیر) بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی سے ہیں۔'' (ترمذی۔عن ابی خزامہ عن ابیہ رضی اللہ عنہما)

﴿ تقدیر کے مسئلہ کی مزید تفصیل جاننے کے لئے پڑھیئے ہماری کتاب
''ایک ہزار منتخب احادیث'' ماخوذ از: بخاری شریف ﴾

لوگوں کی خفیہ باتوں پر کان لگانا (جاسوسی کرنا)

لوگوں کی خفیہ باتوں پر کان لگانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی کمزوری کا علم ہو اور اسے معاشرے میں پھیلا کر ان کی بے عزتی کی جائے۔ ایسا کرنے سے معاشرے میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس بات کو سختی سے منع فرمایا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''(اے ایمان والو) جاسوسی نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔''

(الحجرات 49: آیت 12)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جو آدمی کسی قوم کی باتوں کی طرف کان لگا کر سنے جب کہ وہ (قوم کے لوگ) اسے (وہ باتیں سنانا) ناپسند کرتے ہوں قیامت کے دن ایسے آدمی کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ ''بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ (لوگوں کی باتوں پر) کان نہ لگاؤ، جاسوسی نہ کرو، کھوٹ نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، غیبت نہ کرو اور آپس میں بھائی بھائی اور اللہ کے بندے بن کر رہو۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

3 ''مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ، انہیں عار نہ دلاؤ، ان کے عیوب تلاش نہ کرو، جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا اور جس کے عیب کو اللہ تعالیٰ تلاش کرے اسے ذلیل و رسوا کر کے چھوڑتا ہے خواہ وہ اپنے گھر میں ہی ہو۔'' (ترمذی ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

1 ''اے ایمان والو، تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور انہیں اس لئے روکے رکھو کہ جو مال (حق مہر وغیرہ) تم انہیں دے چکے ہو اس کا کچھ حصہ ان سے واپس لے لو مگر اس صورت میں انہیں روکنا جائز ہے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں اور تم ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرو اور اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ نے اس میں (تمہارے لئے) بہت بھلائی رکھ دی ہو۔'' (النساء 4: آیت 19)

2 ''طلاق (رجعی) 2 بار ہے پھر یا تو نیک نیتی کے ساتھ (رجوع کر کے) عورت کو روک لیا جائے یا اچھے طریقہ سے (تیسری طلاق دے کر) آزاد کر دیا جائے اور تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ (انہیں چھوڑتے وقت) جو (حق مہر) تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو الاّ یہ کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اس بات سے ڈرتے ہوں کہ اللہ کی حدود کی پابندی نہیں کر سکیں گے پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدود کی پابندی نہیں رکھ سکیں گے تو عورت کچھ معاوضہ دے کر (خلع لے کر) علیحدگی اختیار کر لے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی حدود ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور اس لئے کہ جو اللہ کی حدود سے آگے بڑھ جائیں وہی ظالم ہیں۔'' (البقرہ 2: آیت 229)

3 ''(اے مومنو) تم انہیں (مطلقہ عورتوں کو زمانہ عدت میں) وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو جیسی بھی جگہ تمہیں میسر ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکالیف نہ دو اگر وہ حمل سے ہوں

تو اس وقت تک ان پر خرچ کرتے رہو جب تک وہ بچہ کو جنم دیں پھر اگر وہ تمہارے بچہ کو دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور (دودھ پلانے کے بارے میں) آپس میں نیک نیتی کے ساتھ مشورہ کر لو۔ اگر اجرت طے کرنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش آ رہی ہو تو اسے (بچہ کو) کوئی دوسری عورت دودھ پلائے۔ خوشحال آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق (دودھ پلانے والی کو) خرچہ دے اور تنگدست کو چاہئے کہ وہ (اپنی وسعت کے مطابق) خرچ کرے جو اللہ نے اسے دے رکھا ہے۔'' (الطلاق 65: آیات 6 تا 7)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ آدمی سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

(بخاری، مسلم ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''جس نے کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا لیکن اس کے دل میں یہ خیال ہے کہ وہ اس عورت کا حق (مہر) ادا نہیں کرے گا، قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہو گا کہ وہ گناہ کرنے والا شمار ہو گا۔'' (طبرانی۔عن میمون عن ابیہ رضی اللہ عنہما)

❸ ''تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حقوق تم پر ہیں ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ تمہارے بستروں کو ان لوگوں سے محفوظ رکھیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں جن کا آنا تمہیں ناگوار ہو اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔'' (مسلم ۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❹ ''تم میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو۔'' (ترمذی۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❺ ''اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو اس لئے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بیوی کا حق:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ

نے فرمایا: جو کھانا خود کھائے وہی بیوی کو کھلائے، جو خود پہنے اسی طرح کا (بیوی کو) پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے، اسے (بلاوجہ) برا بھلا نہ کہے، اس کے ساتھ قطع تعلقی نہ کرے مگر گھر کے اندر۔'' (ابوداؤد۔عن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند عورتوں نے حاضر ہوکر اپنے خاوندوں (کے برے سلوک) کا شکوہ کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اچھے نہیں ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ برا سلوک برتتے ہیں۔'' (ابوداؤد۔عن ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''تم اپنی عورتوں کو غلاموں کی طرح کیوں مارتے ہو، پھر اسی دن ان کے پاس صحبت کے لئے کیسے (کس منہ سے) جاتے ہو؟'' (بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ)

بیوی کے حقوق پورے نہ کرنا ظلم ہے:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ ان (لوگوں کے) کاموں سے بے خبر ہے جو ظلم کرتے ہیں۔ وہ تو انہیں صرف اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس میں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔'' (ابراہیم 14: آیت 42)

❷ ''جو آدمی بھی نیک عمل کرتا ہے اس کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور جو برائی کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔''

(حٰمٓ السجدہ 41: آیت 46)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''جس آدمی کی 2 بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ (فالج زدہ مریض کی طرح) جھکا ہوا ہوگا۔''

(ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

خاوند کی نافرمانی

اللہ عزّ وجل نے انسان کو خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی ہے اور یہ

اسی صورت میں ممکن ہے جب شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔ شوہر کے بیوی پر بہت سے حقوق ہیں جب بیوی شوہر کے حقوق پورے نہیں کرتی تو یہ اس کی نافرمانی شمار ہوتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:-(ترجمہ)

''مرد عورتوں پر اس وجہ سے سردار ہیں کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی توفیق کی بدولت (مال و آبرو کی) حفاظت کرتی ہیں اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی (سرکشی) کا خوف ہو تم انہیں نصیحت کرو اور ان کے بستر علیحدہ کر دو اور انہیں ہلکی سزا دو پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار بن جائیں تو انہیں خواہ مخواہ پریشان کرنے کی کوئی راہ تلاش نہ کرو۔'' (النسآء 4: آیت 34)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جب آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اس کی وجہ سے اس کا شوہر اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر ناراض رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی بیوی سے راضی ہو جائے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جب کوئی عورت اپنے (مسلمان) شوہر کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو حوروں میں سے جو اس آدمی کی بیوی (بننے والی) ہوتی ہے، کہتی ہے: (اے اس کی بیوی) اسے تکلیف نہ دے۔ اللہ تیرا برا کرے یہ تو تیرے پاس چند دنوں کا مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر میرے پاس پہنچے گا۔'' (ابن ماجہ۔عن معاذ رضی اللہ عنہ)

❸ ''3 افراد ایسے ہیں کہ نہ تو ان کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف اٹھتی (قبول ہوتی) ہے: ① بھاگا ہوا غلام، یہاں تک کہ وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ آئے ② وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے

③ قوم کا وہ امام، جسے لوگ (کسی شرعی حکم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے) ناپسند کرتے ہوں۔" (ترمذی۔عن ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ)

عورتوں کی ناشکری اور اس کا انجام:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

"اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں (اللہ) تمہیں خوب (نعمتیں) دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب بڑا سخت ہے۔" (ابراہیم 14: آیت 7)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ "جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔" (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ "اے عورتو، خوب صدقہ دیا کرو اس لئے کہ مجھے جہنم میں تمہاری کثرت دکھائی گئی ہے۔ عورتوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چیزوں پر بہت زیادہ پھٹکار کرتی (لعنت بھیجتی) ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔"

(بخاری۔عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

شوہر کا بیوی پر حق:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

"بیویوں کے شوہروں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے شوہروں کے ان کی بیویوں پر ہیں۔ ہاں البتہ مَردوں کو ایک درجہ (فضیلت) حاصل ہے۔" (البقرہ 2: آیت 228)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ "اگر میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔" (ترمذی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ "جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت (صحبت) کے لئے بلائے تو اسے چاہئے کہ وہ (فوراً) حاضر ہو جائے، چاہے وہ اس وقت تنور پر ہی (روٹی پکا رہی) ہو۔"

(ترمذی۔عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ)

❸ ''ایک مرتبہ میری پھوپھی جان آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا اپنے شوہر کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنی طاقت کے مطابق اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہوں اوران کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو، (اپنے شوہر کی خوب فرمانبرداری اور خدمت کرو اس لئے کہ) وہ تمہاری جنت بھی ہے اور جہنم بھی۔'' (مسند احمد۔عن حصین بن محصن رضی اللہ عنہ)

❹ ''کسی بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھے اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی (غیر) کو گھر میں آنے کی اجازت دے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

نیک عورت کی پہچان:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی توفیق سے مال و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔'' (النسآء 4: آیت 34)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔'' (مشکوٰۃ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو عورت اس حال میں وفات پا گئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گی۔'' (ترمذی۔عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

❸ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین عورت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، جب کسی بات کا حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اس کی جان اور مال کے معاملہ میں شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں وہ اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرے۔'' (نسائی۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ہم کون سی چیز جمع کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور مومنہ بیوی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو آخرت کے بارے میں تمہاری مددگار ثابت ہو۔'' (ابن ماجہ۔عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

❺ ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیک عورت کی صفات یہ ہیں کہ وہ مسلمان، عقلمند، شرم و حیا والی، سنجیدہ، باوقار، نرم مزاج، شوہر سے بہت زیادہ محبت کرنے والی، زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور مصائب و آفات میں اپنے شوہر کی مدد کرنے والی ہو۔''

(بهجة المجالس لابن عبد ربه)

نیک عورتیں جنت میں اپنے شوہروں کے ساتھ ہوں گی:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے (انہیں کہا جائے گا) تم جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں اور تمہاری بیویوں کو خوش کر دیا جائے گا۔''

(الزخرف 43: آیات 69 تا 70)

❷ ''یہ ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جہاں یہ (نیک بندے) خود بھی اور ان کے آبا و اجداد، بیویوں اور اولاد میں سے جو بھی نیکوکار ہوں گے، ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے اور فرشتے (جنت کے) ہر دروازہ سے ان کے پاس (استقبال کے لئے) آئیں گے۔''

(الرعد 13: آیت 23)

جاندار چیزوں کی تصویریں بنانا یا لٹکانا

تصویر بنانے والا اللہ تعالیٰ کی خلقت کا مقابلہ کرنے کے درپے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے دنیا اور آخرت میں وعید فرمائی ہے۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ’’بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے نہایت رُسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘

(الاحزاب 33: آیت 57)

❷ ’’اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔‘‘ (الزمر 39: آیت 62)

❸ ’’وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ، اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنا دیئے اور (اسی طرح) جانوروں میں بھی (انہی کے ہم جنس جوڑے بنائے) اس طریقہ سے وہ تمہاری نسلیں پھیلا رہا ہے (کائنات میں) کوئی چیز بھی اس کے مثل نہیں اور وہ سب کچھ سننے ، دیکھنے والا ہے۔‘‘ (الشوریٰ 42: آیت 11)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ’’اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری طرح تخلیق کرنے کے درپے ہے۔ اگر واقعی ان کا تخلیق کا دعویٰ ہے تو وہ جَو کا ایک دانہ تو پیدا کر کے دکھائیں۔‘‘ (بخاری ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ’’رسول اکرم ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔‘‘ (بخاری۔عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’جو لوگ تصاویر بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جن کی تم نے تصاویر بنائی ہیں انہیں زندہ کر کے دکھاؤ۔‘‘ (بخاری ، مسلم ۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❹ ’’قیامت کے دن ایک گردن بلند ہو گی جس کی 2 آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی ، 2 کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہو گی جس سے وہ بولے گی اور کہے گی کہ میں 3 قِسم کے لوگوں (کو عذاب دینے) پر مامور ہوں : ① ظالم اور سرکش لوگ ② اللہ کے ساتھ دوسروں کو پکارنے والے لوگ ③ تصاویر بنانے والے لوگ۔‘‘

(ترمذی ۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تصاویر والے گھروں میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے :

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''(رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصاویر ہوں۔''

(بخاری، مسلم ۔عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے اور میں نے تصاویر والا پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی آپ ﷺ کا چہرہ (غصے کی وجہ سے) تبدیل ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ، قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے مشابہہ کرتے ہیں۔ (آپ ﷺ کا یہ فرمان سنتے ہی) میں نے اس پردہ کو پھاڑ کر تکئے بنا لئے (اور تصویروں کو اندر کی طرف کر دیا)۔'' (بخاری، مسلم ۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

مصیبت کے وقت نوحہ کرنا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اے ایمان والو، صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مدد طلب کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 153)

❷ ''(اے ایمان والو) ہم تمہیں (دشمن کے) خوف، بھوک (و پیاس)، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے۔ پس صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ وہ لوگ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی نوازش اور رحمت ہوتی ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔'' (البقرہ 2: آیات 155 تا157)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''رسول اکرم ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ وعدہ لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔''

(بخاری ۔عن اُم عطیہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیماری کی حالت میں بے ہوش ہو گئے۔ ان کی بیوی نے ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر نوحہ کرنا (چیخنا چلانا) شروع کر دیا۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو فرمایا: میں بھی اس (مَرد یا عورت) سے بری ہوں جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے براء ت کا اظہار کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی، سر مونڈنے والی اور گریبان یا کپڑے پھاڑنے والی عورتوں سے براء ت کا اظہار کیا۔''

(بخاری۔عن ابی بردہ رضی اللہ عنہ)

❸ ''حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی بہن نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگی: ہائے فلاں، ہائے فلاں۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے: تو جو کچھ بھی میرے متعلق کہتی تھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا تھا کہ کیا واقعی تو اس طرح تھا۔'' (بخاری۔عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس میت پر نوحہ کرتے ہوئے رونے والے کہیں: ہائے میرا سردار، ہائے میرا پہاڑ، ہائے فلاں، ہائے فلاں وغیرہ۔ تو 2 فرشتے اس میت پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے مارتے ہوئے کہتے ہیں: کیا تو اس طرح تھا۔'' (ترمذی۔عن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

❺ ''میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

(بخاری، مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: جس آدمی نے نوحہ کی وصیت کی یا نوحہ کو پسند کرتا ہو اس کے مرنے کے بعد اس پر نوحہ کیا گیا تو اسے اس کے عوض قبر میں عذاب دیا جائے گا لیکن جو نوحہ کو نہ تو پسند کرتا تھا اور نہ ہی وصیت کی لوگ خود ہی اس پر نوحہ کریں تو نوحہ کرنے والوں پر گناہ ہو گا میت پر کوئی گناہ نہیں ہو گا ﴾

❻ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ کئے بغیر مر جائے تو اس کو گندھک کی ایک قمیص اور خارش کی زرہ یا لمبی قمیص پہنائی جائے گی۔''

(مسلم۔عن ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ)

غم کے وقت آنسو بہانا:

کسی بھی مصیبت کے وقت نوحہ کرنا جائز نہیں البتہ غم یا مصیبت پہنچنے پر آنکھوں سے آنسو بہانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''آپ ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کی تکلیف دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو، اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے پر سزا نہیں دیتے بلکہ وہ اس (بات) پر عذاب یا رحم نازل فرماتے ہیں جو بندہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہنا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے ﴾

❷ ''آپ ﷺ کے لخت جگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی روح پرواز ہوتے دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ بھی (رو رہے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف کے بیٹے، یہ (آنسو بہنا) تو رحمت ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غم سے نڈھال ہے لیکن اس وقت بھی ہم اپنی زبان سے وہی الفاظ کہیں گے جن سے ہمارا رب راضی ہو جائے۔ اے ابراہیم، آپ کی جدائی نے ہمیں بہت زیادہ غمزدہ کر دیا ہے۔''

(بخاری۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''مومن کو کسی قسم کی کوئی بھی مصیبت پہنچے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ اس کانٹے کی وجہ سے بھی جو اسے چبھ جائے۔'' (مسلم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

مصیبت پہنچنے پر کیا پڑھیں:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

(ترجمہ) ''(وہ لوگ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:) بے شک ہم اللہ ہی

کے لئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 156)

حدیث رسول ﷺ:

''جب کسی بندہ کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے بچے کی جان لے لی؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر پوچھتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو توڑ لیا؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: میرے بندہ نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْدِ (تعریفوں والا گھر) رکھو۔'' (ترمذی۔عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

تعزیت کے وقت کیا کلمات پڑھیں:

حدیث رسول ﷺ:

رسول اکرم ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے پاس اطلاع بھیجی کہ ان کے صاحبزادے کی موت کا وقت قریب آچکا ہے اس لئے آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے قاصد کو فرمایا کہ انہیں میرا سلام کہیں اور یہ پیغام دیں:

اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ وَلَہٗ مَآ اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ
عِنْدَ ہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

(ترجمہ) ''جو دیا ہے وہ اللہ کا ہے اور جو لیا ہے وہ بھی اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز کے لئے اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے اس لئے تم صبر کرو اور اس صبر پر اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھو۔'' قاصد دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو قسم دیتے ہوئے ضرور آنے کی درخواست کی ہے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بھی چل پڑے۔ جب آپ ﷺ پہنچے تو بچہ کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں لیا اس کی سانسیں ٹوٹ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری

ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، یہ کیا ہے؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تو صبر کی تعلیم دیتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کی رحمت ہے جسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما)

وضاحت: مصیبت کے وقت آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اس سے صبر ختم نہیں ہوتا بلکہ غم میں تخفیف ہوتی ہے

اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو تکالیف پہنچانا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''جو لوگ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو بے قصور (بغیر کسی جرم کے) تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ (ایک بڑے) بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ (اپنے سر) اٹھاتے ہیں۔''

(الاحزاب 33: آیت 58)

❷ ''وہ (کفار) ان (اللہ کے دوستوں) سے کسی (جرم) کا بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو غالب، لائق تعریف ہے۔''

(البروج 85: آیت 8)

❸ ''بے شک گنہگار لوگ (دنیا میں) ایمان والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ جب وہ ان (مسلمانوں) کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے۔''

(الانشقاق 84: آیات 29 تا 30)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جس نے میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھی اس سے میرا اعلان جنگ ہے۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے ابوبکر، اگر تم نے ان مساکین مسلمانوں (سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم) کو ناراض کر دیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔'' (مسلم۔عن عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''اور مومنوں میں سے جو آپ کی پیروی کریں آپ ان کے ساتھ نرمی سے پیش آیئے۔'' (الشعرآء 26: آیت215)

❷ ''اور ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی کی رضا مندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ ان کا حساب آپ پر اور آپ کا حساب ان پر ذرہ برابر بھی نہیں ہو گا۔ اس کے باوجود بھی اگر آپ ان کو اپنے سے دور کر دیں گے تو آپ بے انصافی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (الانعام 6: آیت 52)

❸ ''اور (اے نبی ﷺ) آپ ان لوگوں کے پاس رہیۓ جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے، اس (اللہ) کی رضا (خوشنودی) کے طلبگار رہتے ہیں۔ ان سے اپنی نگاہوں کو مت پھیریں کہ آپ دنیا کی زیب و زینت کے طلبگار بن جائیں اور جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرے، اس کی اطاعت مت کیجئے اور جس کا (نافرمانی والا) معاملہ حد سے گزر چکا ہو اور (اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ یہ (دعوت) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے (اس پر) ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔'' (الکھف 18: آیات 28 تا 29)

رسول اکرم ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنا

صحابی اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس نے اسلام کی حالت میں آپ ﷺ کو دیکھا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فضیلت اور درجات کے اعتبار سے مختلف مراتب پر فائز ہیں۔ خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔ ان کے بعد عشرہ مبشرہ (10 جنت کی بشارت پانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم) کو مقام حاصل ہے یعنی چاروں خلفاء اور حضرت طلحہ، زبیر، سعد، سعید، ابو عبیدہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ ان کے بعد بدر میں شریک ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام ہے پھر بیعت رضوان میں شریک اور ان کے بعد باقی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں کا

امتحان لے کرانہیں تقویٰ اور اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا تھا۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ''بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں ، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جانچ (آزما) لیا ہے ، ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔'' (الحجرات 49: آیت 3)

❷ ''اور (اسلام قبول کرنے میں) سبقت کرنے والے مہاجرین انصار اور وہ لوگ جنہوں نے نیک اعمال میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔'' (التوبہ 9: آیت 100)

❸ ''یقیناً اللہ (ان) مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اسے (اللہ کو) معلوم تھا (اس لئے) اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی اور بدلہ میں انہیں ایک قریبی فتح (فتح مکہ) سے نوازا۔'' (الفتح 48: آیت 18)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا بھلا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرے تو (ثواب کے اعتبار سے) ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کے ایک مُد (آدھا کلو) یا آدھے مُد (ایک پاؤ) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (بخاری ، مسلم۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نہ کوئی نفلی عبادت قبول کرتے ہیں اور نہ ہی فرضی۔'' (صحیح الجامع۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''انصار مدینہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔''

(بخاری ، مسلم۔ عن انس رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس نے انصار رضی اللہ عنہم سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے

بغض رکھا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔'' (بخاری، مسلم۔عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

ٹخنوں سے نیچے ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) لٹکانا

ازار لٹکانا تکبر کی علامت ہے:

فرمان الٰہی ہے:۔(ترجمہ)

''اور لوگوں سے بے رخی نہ کرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ بے شک اللہ کسی مغرور اور فخر کرنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا۔'' (لقمان **31**: آیت**18**)

حدیث رسول ﷺ:

''ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو اس لئے کہ یہ تکبر ہے اور بلاشبہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔'' (ابو داؤد۔عن جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ)

ازار لٹکانے کا انجام:

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے جو تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

❷ ''ایک آدمی تکبر سے اپنے ازار کو نیچے لٹکائے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔'' (بخاری۔عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما)

❸ ''ٹخنوں سے نیچے جس قدر ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) ہوگی وہ حصہ (جہنم کی) آگ میں ڈالا جائے گا۔'' (بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''3 قِسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کریں گے، نہ انہیں (نظر رحمت سے) دیکھیں گے، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: ① ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) کو (ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والے ② احسان جتلانے والے ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والے۔''

(مسلم۔عن ابی زید رضی اللہ عنہ)

❺ ''مومن کا ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) آدھی پنڈلی تک ہو تو کوئی حرج نہیں اور

آدھی پنڈلی سے ٹخنے تک بھی کوئی حرج نہیں اور جو کوئی (بغیر کسی شرعی عذر کے) ٹخنے سے نیچے ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) لٹکائے وہ (جہنم کی) آگ میں ہے اور جس نے تکبر سے ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) کو گھسیٹا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

مَردوں کے لئے سونے وچاندی کے برتن و زیور اور ریشم کا استعمال

سونے وچاندی کے برتنوں اور زیور وغیرہ کا استعمال:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جو کچھ بھی دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔'' (الحشر 59: آیت 7)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ''جو آدمی سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن سلمہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''ایک آدمی کے ہاتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی جان بوجھ کر آگ کے انگارے اپنے ہاتھ میں پہنتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو ایک آدمی نے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو۔ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: جس انگوٹھی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتار کر پھینک دیا ہے اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہ اٹھاؤں گا۔''

(مسلم۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''جو آدمی اپنے دوست کو آگ کا حلقہ (زنجیر) پہنانا چاہتا ہے وہ اسے سونے کا حلقہ پہنا دے، جو اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا چاہتا ہے اسے سونے کا طوق پہنا دے۔ جو اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا چاہتا ہے وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔ البتہ چاندی استعمال کر سکتے ہو۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❁ وضاحت: سونے کی گھڑیاں، عینک، بٹن، زنجیریں اور انگوٹھیاں سب مَردوں پر حرام ہیں البتہ مجبوری کی حالت میں بقدر ضرورت سونا استعمال کرنا جائز ہے مثلاً ناک سڑنے کی

صورت میں سونے کی ناک لگوانا۔ (مسند احمد۔عن عبدالرحمٰن بن طرفہ رضی اللہ عنہ)

ریشم کا استعمال:

❶ ”ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑ کر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مَردوں پر حرام اور عورتوں پر حلال ہیں۔“ (ابن ماجہ۔عن علی رضی اللہ عنہ)

❷ ”سونا، چاندی، حریر اور دیباج (یہ ریشم کی 2 قِسمیں ہیں) کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گی۔“ (بخاری، مسلم۔عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

❸ ”جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائے گا۔“

(بخاری، مسلم۔عن عمر رضی اللہ عنہ)

آپس میں لڑائی جھگڑا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

”لوگوں میں سے بعض کی دنیاوی باتیں آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ زبردست جھگڑالو ہے۔ جب وہ (آپ کے پاس سے) لوٹتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے، کھیتی برباد کرنے اور نسل (انسانی) کو ہلاک کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔“ (البقرہ 2: آیات 204 تا 205)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

❶ ”مہاجرین میں سے ایک آدمی نے جھگڑے کے دوران ایک انصاری کی پیٹھ پر لات مار دی، انصاری کو غصہ آیا اس نے انصاریوں کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا اور مہاجر نے مہاجرین کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا۔ جب آوازیں بلند ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً تشریف لائے اور فرمایا: یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ ابھی تو میں تمہارے درمیان ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ایسی پکار کو چھوڑ دو، یہ بڑی خبیث پکار ہے۔“

(بخاری، مسلم۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

❷ ”3 قِسم کے لوگ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) قابل نفرت ہیں: ① بے دینی پھیلانے

والے ② اسلام میں (زمانہ) جاہلیت کے طور طریقوں کو رائج کرنے والے ③ کسی مسلمان کا ناحق خون بہانے کی خواہش کرنے والے۔'' (بخاری ۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❸ ''جو آدمی عصبیت کی طرف بلاتے یا مدد کرتے ہوئے مارا گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

(مسلم ۔عن جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❹ ''جس نے اپنی قوم کی ناحق مدد (اور حمایت) کی اس کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جو کنویں میں گر گیا اور اس کی دم کنویں سے باہر ہے۔'' (مسند احمد۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❺ ''جو آدمی بغیر علم کے جھگڑا کرتا ہے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک اس سے رک نہ جائے۔'' (ابن ابی الدنیا۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بیت اللہ کی حرمت کو پامال کرنا

روئے زمین پر سب سے پہلا اللہ کا گھر مکہ مکرمہ کی سرزمین میں بنایا گیا جسے بیت اللہ کہا جاتا ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت (عزت) والا بنایا ہے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔اس کی حرمت اللہ تعالیٰ کو اس قدر پیاری ہے کہ جس نے بھی اس کی حرمت کو پامال کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''بے شک پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے جو بڑا بابرکت اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت ہے۔اس میں واضح نشانیاں ہیں (جن میں سے ایک) مقام ابراہیم بھی ہے۔جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن میں آ جاتا ہے۔''

(اٰل عمران 3: آیات 96 تا 97)

❷ ''اور (یاد کرو) جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے (بار بار) لوٹ کر آنے اور امن کی جگہ قرار دیا اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کو وصیت کی کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھو۔'' (البقرہ 2: آیت 125)

حدیث رسول ﷺ:

"جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اس دن سے اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا بنایا جو قیامت تک حرمت والا ہی رہے گا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی یہاں جنگ حلال نہ تھی اور میرے لئے بھی مخصوص وقت کے لئے حلال ہوئی لہٰذا اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرمت والا بنا دیا ہے یہاں کے پودوں کو نہ کاٹا جائے، شکار کا پیچھا نہ کیا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے، ہاں وہ آدمی اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنے پر مامور ہے اور اس کی سرسبز گھاس بھی نہ کاٹی جائے سوائے اذخر (نامی) گھاس کے (وہ ضرورت کے مطابق کاٹنے کی اجازت ہے)۔"

(بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

بیت اللہ کی پامالی کا انجام:

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

"اور جو کوئی اس (مسجد حرام) میں ظلم کے ساتھ الحاد (بے دینی) کی راہ اختیار کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔" (الحج 22: آیت 25)

احادیث رسول ﷺ:

❶ "3 قِسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں: ① حدود حرم میں زیادتی کرنے والا ② اسلام میں جاہلیت کے طریقے تلاش کرنے والا ③ کسی مسلمان کا ناحق خون بہانے کی کوشش کرنے والا۔" (بخاری۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

❷ "اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ سرکش آدمی وہ شمار ہوتا ہے جس نے حدود حرم میں کسی کو قتل کیا یا ایسے آدمی کا قتل کیا جو اس کے مقتول کا قاتل نہ تھا یا زمانہ جاہلیت والی دشمنی پر قتل کیا۔" (مسند احمد۔عن محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

❸ "9 گناہ بہت بڑے ہیں جن میں سے ایک بیت اللہ کی حرمت کی پامالی بھی ہے۔"

(ابوداؤد۔عن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ)

❹ "خاندان قریش کا ایک آدمی حدود حرم کو پامال کرے گا اگر انسانوں اور جنوں کے تمام

گناہوں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو اس کے گناہوں کا پلڑا جھکا ہوا ہوگا یعنی اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔'' (مسند احمد۔عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

(مزید تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الفیل 105)

جائیداد کی تقسیم میں انصاف نہ کرنا

جائیداد کی تقسیم کا طریقہ کار اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آپ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ جائیداد کی تقسیم کے علم کو آپ ﷺ نے آدھا علم قرار دیا لہٰذا اس میں ظلم و زیادتی کرنا بعض ورثاء کو کم اور بعض کو زیادہ دینا یا بعض کو محروم کر دینا یا وصیت کرتے وقت ظلم و زیادتی کرنا بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکیدی حکم فرما رہے ہیں کہ لڑکے کا حصہ 2 لڑکیوں کے برابر ہے اگر (میت کی وارث) صرف لڑکیاں 2 سے زیادہ ہوں تو انہیں (ترکہ کا) دو تہائی ملے گا اور اگر صرف ایک لڑکی ہے تو اسے (ترکہ کا) آدھا ملے گا اور اگر میت کی اولاد بھی ہو اور والدین بھی (زندہ ہوں) تو والدین میں سے ہر ایک (ماں اور باپ) کا (الگ الگ) چھٹا حصہ ہے۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث صرف والدین ہوں تو ماں کا تہائی (تیسرا اور باقی بچا ہوا تمام مال باپ کا) حصہ ہے اور اگر میت کے (ایک سے زیادہ) بہن بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔ یہ تقسیم میت کی وصیت اور اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔ تم نہیں سمجھ سکتے ہو کہ فائدہ کے لحاظ سے تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں سے کون زیادہ قریب ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصے ہیں۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے اور تمہاری بیوی کی اگر اولاد نہ ہو تو اس کے ترکہ سے تمہارا آدھا حصہ ہے اور اگر ان کی اولاد ہو تو پھر چوتھا حصہ ہے اور وراثت کی تقسیم ان کی وصیت پوری کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی اور اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو (تمہاری وراثت میں تمام) بیویوں کا چوتھا حصہ ہے اور اگر

اولاد ہو تو آٹھواں حصہ ہے اور یہ تقسیم تمہاری وصیت کو پورا کرنے اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ہو گی اور اگر میت کلالہ ہو (جس کے نہ ماں باپ زندہ ہوں اور نہ ہی اولاد ہو) خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور اس کا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر بہن بھائی زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی حصہ میں شریک ہوں گے اور یہ تقسیم وصیت کو پورا کرنے اور ادائیگی قرض کے بعد ہو گی۔ جب کہ وہ (وصیت میں) کسی کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو اور یہ وصیت اللہ کا حکم ہے اور اللہ خوب جاننے والا، بڑا بردبار ہے۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی (مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کرے گا تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہو گا۔'' (النسآء 4: آیات 11 تا 14)

وصیت میں ظلم:

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''ہاں اگر کوئی وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا گناہ کی وصیت کا خوف محسوس کرے تو وہ ان کی آپس میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ بے شک اللہ خوب بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 182)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''بعض لوگ تمام عمر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں لیکن موت کے وقت میراث میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں (یعنی بلا وجہ شرعی کسی بہانے سے محروم کر دیتے ہیں یا حصہ کم کر دیتے ہیں) ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔''

(مسند احمد، ترمذی، مشکوۃ۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آدمی اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم فرمادیں گے۔'' (ابن ماجہ۔عن انس رضی اللہ عنہ)

❸ ''مقررہ حصے ان کے مستحقوں کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔'' (بخاری، مسلم ۔عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

وارث کیلئے وصیت نہیں:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

''اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے اس لئے وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔'' (ابو داؤد۔عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

وراثت پر ناحق قابض آدمی سے ورثاء کو حصہ دلانا ضروری ہے:

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میرے شوہر سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں شہید ہوگئے جو کچھ ان کا ترکہ اور مال تھا وہ سب ان لڑکیوں کے چچا نے لے لیا اور ان کیلئے کچھ نہ چھوڑا اب ان کے نکاح کی فکر ہے جب تک مال نہ ہو عزت کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمادیں گے تو اس وقت میراث کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے بھائی کو پیغام بھیجا کہ اپنے بھائی کے مال میں سے دوتہائی لڑکیوں کو دے دو اور آٹھواں حصہ ان کی والدہ کو دو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔ (ترمذی۔عن جابر رضی اللہ عنہ)

دینی شعائر کا مذاق اڑانا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے دین کی کسی بھی بات کا مذاق اڑانا مثلاً نماز، داڑھی، ازار (شلوار، پینٹ، پاجامہ وغیرہ) ٹخنوں سے اوپر، شرعی پردہ، جنت یا جہنم وغیرہ کا مذاق اڑانا اس میں شامل ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور اللہ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم دے چکا ہے کہ تم جب (کسی مجلس والوں کو) اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو (اس مجلس میں) ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں۔ (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو گے، یقین جانو کہ اللہ تمام کفار اور سب منافقین کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔'' (النسآء 4: آیت 140)

❷ ''اگر آپ ان سے پوچھیں (کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے) تو وہ ضرور یہ (جھوٹ) کہہ دیں گے کہ ہم تو صرف مذاق کے طور پر ایسی باتیں کرتے تھے۔ آپ پوچھئے کہ کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ (اب) تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں کو معاف بھی کر دیں تو کچھ لوگوں کو (ضرور) ان کے جرم کی سخت سزا دیں گے۔''

(التوبہ 9: آیات 65 تا 66)

❸ ''ان کے چہروں کو (جہنم کی) آگ جھلسا دے گی اور وہ وہاں بدشکل ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کیا (جب) میری آیات تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلا دیا کرتے تھے۔ وہ (جہنمی) کہیں گے: اے ہمارے رب، ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی اور ہم واقعی گمراہ ہو گئے تھے۔ اے ہمارے پروردگار، ہمیں یہاں سے نجات دے اگر دوبارہ بھی ہم ایسا ہی کریں تو بے شک ہم ہی ظالم ہوں گے۔ اللہ فرمائے گا: تم پھٹکارے ہوئے (لوگ) یہیں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو، بے شک میرے بندوں میں سے ایک جماعت ایسی تھی جو برابر یہی کہتی رہی: اے ہمارے رب، ہم ایمان لا چکے ہیں، آپ ہمیں بخش دیجئے اور ہم پر رحم فرمایئے اور آپ ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں (لیکن) تم ان کا مذاق اڑاتے تھے یہاں تک کہ (اس مشغلہ نے) تمہیں میری یاد (بھی) بھلا دی اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے۔ آج میں نے انہیں اس کے صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ بے شک وہی کامیاب ہیں۔'' (المومنون 23: آیات 104 تا 111)

حدیث رسول ﷺ :

’’غزوہ تبوک کے موقع پر ایک آدمی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق کہا کہ میں نے ان سے زیادہ باتونی ، پیٹو ، جھوٹے اور بزدل کسی اور کو نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے اسے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم تو منافق ہو۔ میں یہ بات آپ ﷺ سے ضرور ذکر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیات (التوبہ 9 : آیات 65 تا 66) نازل فرمائیں ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ پتھروں سے اس کے پاؤں زخمی ہو رہے تھے اور وہ آپ ﷺ کی اونٹنی کے ساتھ چمٹا ہوا یہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ، ہم تو ہنسی مذاق کر رہے تھے اور آپ ﷺ جواب میں مندرجہ بالا آیات تلاوت فرما رہے تھے۔‘‘ (تفسیر ابن جریر۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

مسلمانوں کے خلاف کفار اور مشرکین سے تعاون کرنا

مسلمانوں کے خلاف کفار اور مشرکین کی مدد کرنا خواہ مال کے ذریعے ہو یا جسم یا رائے کے ذریعہ ہر حال میں ناجائز اور بڑا گناہ ہے۔ اس میں کفار کو مسلمانوں پر فتح دلانے کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرنا، ان کے راز کفار تک پہنچانا اور مسلمانوں پر کفار کو غلبہ دلانا شامل ہیں۔

فرمان الٰہی ہے :- (ترجمہ)

❶ ’’نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی (کے کاموں) میں (کسی سے) تعاون نہ کرو اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو۔‘‘

(المآئدہ 5 : آیت 2)

❷ ’’اے ایمان والو، تم یہود و نصاریٰ کو (اپنا) دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ یقیناً ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔‘‘ (المآئدہ 5 : آیت 51)

❸ ’’اے ایمان والو، تم اپنے علاوہ کسی (غیر مسلم) کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہیں نقصان پہنچانے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تمہیں مشقت اور پریشانی لاحق ہو۔ ان کے دلوں کی دشمنی ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ اپنے سینوں میں جو (بغض وعناد) چھپائے ہوئے ہیں وہ بہت زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کر دیا اگر تم عقل سے کام لو (اور غیر مسلم کو اپنا رازدار نہ بناؤ)۔'' (ال عمران 3: آیت 118)

حدیث رسول ﷺ:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (مکہ مکرمہ میں رہنے والے بعض مسلمان) رسول اللہ ﷺ کے زمانے (یعنی جنگ بدر) میں مشرکین مکہ کے ساتھ (مسلمانوں کے مقابلے میں) نکلے اور اس طرح مشرکین کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ (جنگ میں) مسلمانوں کے تیر یا تلوار سے یہ لوگ قتل ہوئے (جس پر مسلمان غمگین ہوئے) تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

(ترجمہ) ''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے، یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔'' (النسآء 4: آیت 97۔ بخاری)

دین کی باتوں سے انحراف (منہ پھیرنا)

دین اسلام کی باتوں سے منہ پھیرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی سزا دنیا میں بھی دیتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ اس میں ہر وہ آدمی شامل ہے جو دین کی بنیادی باتوں کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

❶ ''اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ یقیناً ہم ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔'' (السجدہ 32: آیت 22)

❷ ''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی (دنیا کی) زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔'' (طٰہٰ 20: آیت 124)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس امت کا کوئی بھی یہودی یا عیسائی میری نبوت کے متعلق سنے اور پھر وہ مجھ پر ایمان نہ لائے (میری تعلیمات سے منہ پھیرے) تو وہ اس حال میں فوت ہوگا کہ وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔''

(مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''میری پوری امت جنت میں جائے گی سوائے اس آدمی کے جس نے خود ہی جنت میں جانے کا انکار کر دیا۔عرض کیا گیا: کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت (فرمانبرداری) کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی (میری اطاعت سے منہ پھیرا) اس نے جنت میں جانے کا خود ہی انکار کر دیا۔''

(بخاری۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

بدعات کا ارتکاب کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنا مکمل دین آپ ﷺ پر نازل فرما دیا جس میں ذرہ برابر بھی کمی و بیشی کی گنجائش نہیں۔ ہر وہ بات جو دین میں نئی داخل کی جائے وہ بدعت کہلاتی ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔'' (المآئدہ 5: آیت 3)

❷ ''(اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ (قیامت کے دن) اعمال

کے اعتبار سے سب سے زیادہ نقصان میں کون ہو گا؟ وہ لوگ ہوں گے جن کی دنیاوی زندگی کی تمام کوششیں ضائع ہو گئیں اور وہ (دنیا میں) یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا اس لئے ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ پس قیامت کے دن ہم ان کے لئے کوئی ترازو قائم نہیں کریں گے۔ ان کا بدلہ جہنم ہو گا اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔'' (الکہف 18 : آیات 103 تا 106)

❸ ''(اے نبی ﷺ) کیا آپ کو چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟ اس دن بہت سے چہرے خوفزدہ ہوں گے۔ سخت محنت کرنے والے، تھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔'' (الغاشیہ 88 : آیات 1 تا 4)

❹ ''اور انہوں نے جو (بظاہر نیک) اعمال کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں اڑتا ہوا گرد و غبار بنا دیں گے۔'' (الفرقان 25 : آیت 23)

احادیث رسول ﷺ :

❶ ''آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے : بدترین کام دین میں نئی باتیں ایجاد کرنا ہیں اور ہر بدعت (دین میں نئی بات) گمراہی ہے۔'' (مسلم۔ عن جابر رضی اللہ عنہ)

❷ ''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ بات رد کر دی گئی ہے۔'' (بخاری، مسلم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❸ ''میری امت میں سے ایک جماعت تہامہ (عرب کے ایک علاقہ) کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئے گی مگر اللہ تعالیٰ انہیں غبار کی طرح کر کے اڑا دیں گے۔ میں نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ ، ہمیں ان کی علامات بتا دیجئے تا کہ ہم ان سے اپنے آپ کو بچائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائیوں میں سے، تمہاری قوم میں سے اور تمہاری ہی طرح رات کو عبادت کرنے والے ہوں گے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں (بدعات) کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے۔'' (ابن ماجہ۔ عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

بدعت کا ارتکاب کرنے والوں کی حوض کوثر سے محرومی :

حدیث رسول ﷺ :

’’(قیامت کے دن) میں حوض کوثر پر تشریف فرما ہوں گا میرے حوض کوثر سے جو پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ چند لوگ (میرے امتی) میرے قریب آئیں گے میں انہیں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا یہ میرے امتی ہیں (انہیں آنے دو)۔ کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین میں بدعات کا ارتکاب کیا تھا۔ میں کہوں گا (ایسے لوگوں کو مجھ سے) دور کر دو، دور کر دو۔ جنہوں نے میرے بعد میرے دین میں تبدیلی کر دی تھی۔‘‘ (بخاری، مسلم۔عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

مدینہ منورہ میں بدعت کا ارتکاب کرنے کی وعید :

حدیث رسول ﷺ :

’’جس نے مدینہ میں کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن نہ اس کی فرضی عبادت قبول ہو گی نہ نفلی۔‘‘ (بخاری، مسلم۔عن انس رضی اللہ عنہ)

بدعات کو فروغ دینے والوں کے لئے وعید :

❶ ’’جو آدمی غلط کام کو رائج کرتا ہے اس کا گناہ اسے بھی ہو گا اور ان لوگوں کا گناہ بھی اس کو ملے گا جو بعد میں اس پر عمل کریں گے دونوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔‘‘

(مسلم۔عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

❷ ’’جو کسی کو گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس پر اپنا گناہ بھی ہے اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی۔ دونوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔‘‘ (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❸ ’’جو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے اس کے خون ناحق کا ایک حصہ آدم کے بیٹے کو بھی ہو گا اس لئے کہ اس نے ناحق قتل کا آغاز کیا۔‘‘ (بخاری، مسلم۔عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

نیک لوگوں کی قبروں کوسجدہ گاہ بنانا

کسی بھی نبی یا ولی یا نیک انسان کی قبر کوسجدہ گاہ بنانا جائز نہیں ہے۔اس لئے کہ ایسا کرنا شرک ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اور بلاشبہ مساجد اللہ ہی (کی عبادت) کے لئے خاص ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' (الجن 72: آیت 18)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''آپ ﷺ نے اپنی بیماری کے آخری دنوں میں فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ آپ ﷺ کے روضہ کوسجدہ گاہ بنا لیں گے تو آپ ﷺ کا روضہ مبارک حجرہ کے بجائے کھلی جگہ پر ہوتا۔''

(بخاری ،مسلم ۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❷ ''ان (یہود و نصاریٰ میں سے) جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر کوسجدہ گاہ بنا لیتے اور وہاں ان کی صورتیں بنا کر رکھ لیتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین ہوں گے۔'' (بخاری ،مسلم۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

❸ ''ہم نے حبشہ میں ایک خوبصورت گرجا گھر دیکھا جس میں (انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کی) تصاویر تھیں۔ ہم نے آپ ﷺ کے سامنے اس گرجا گھر اور تصاویر کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان (یہود و نصاریٰ اور دیگر مشرک اقوام) میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر عبادت گاہ (گرجا گھر) تعمیر کرتے اور اس میں ان (فوت شدہ لوگوں) کی تصاویر بنا کر رکھ لیتے تھے۔ قیامت کے دن یہ (گمراہ) لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔'' (بخاری ،مسلم ۔عن اُمّ حبیبہ واُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما)

خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنا

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی بھی بات مانو جو تم میں سے صاحب امر (حکمران) ہوں پھر اگر تمہارا کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو یہ بات (تمہارے لئے) بہت ہی بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی اچھی ہے۔'' (النسآء 4: آیت 59)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ یاد رکھو، امام ڈھال ہے اس کے پیچھے (قیادت میں) قتال کیا جاتا ہے اور اس کی (اطاعت کے) ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

❷ ''جو آمی امام کی اطاعت سے نکل کر جماعت کا ساتھ چھوڑ دے، اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔'' (مسلم۔عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں امیر کی اطاعت فرض نہیں:

حدیث رسول ﷺ:

''مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے امیر (خلیفۃ المسلمین) کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے خواہ اسے وہ امیر ناپسند کیوں نہ ہو مگر جب امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی بات نہ سنے اور نہ ہی اطاعت کرے۔'' (بخاری، مسلم۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

مسلمان کو کافر کہنا یا ان پر لعنت بھیجنا

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''جس نے کسی آدمی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ بات کہنے

والے کی طرف لوٹ کر جائے گی۔'' (بخاری، مسلم۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

❷ ''مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کی مثل ہے۔''(بخاری، مسلم۔عن ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ)

❸ ''لوگوں پر (ناحق) لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن نہ تو کسی کے گواہ بن سکیں گے نہ ہی سفارشی۔'' (مسلم۔عن ابی درداء رضی اللہ عنہ)

❹ ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں چکر لگاتی ہے جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہو اس کی طرف چلی جاتی ہے اگر وہ اس کا مستحق ہو تو ٹھیک ورنہ یہ لعنت کرنے والے پر لوٹ کر آتی ہے۔''

(ابوداؤد۔عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: کسی پر ناحق لعنت بھیجنے والا گویا کہ خود اپنے خلاف ہی اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دوری کی دعا کرتا ہے﴾

جانوروں پر لعنت بھیجنا:

حدیث رسول ﷺ:

''ایک مرتبہ ایک نوجوان لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اس نے اونٹنی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے اسے ڈانٹا اور اس پر لعنت بھیجی۔ آپ ﷺ نے سنتے ہی فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اسے اتار لو اور اسے آزاد چھوڑ دو، یہ تمہارے ساتھ ہرگز نہ رہے، اس لئے کہ اس پر لعنت بھیجی گئی ہے۔'' (مسلم۔عن ابی برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: انسان تو درکنار جانوروں پر بھی ناحق لعنت بھیجنے سے منع کیا گیا ہے﴾

مصنوعی چیزوں کے ذریعے حسین بننا

فرمان الٰہی ہے:۔ (ترجمہ)

''اور اس (شیطان) نے کہا: میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا

اور میں انہیں یقیناً گمراہ کرتا رہوں گا، انہیں (باطل) امیدیں دلاتا رہوں گا اور میں انہیں سکھاؤں گا کہ وہ (میرے حکم سے) جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔'' (النسآء 4: آیات 118 تا 119)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''اللہ تعالیٰ کی ان عورتوں پر لعنت ہے جو حسن کے لئے اپنے جسم کو رنگ سے گودیں، گدوائیں، پلکوں کے بال اکھیڑیں یا اکھڑوائیں، خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فاصلہ کریں۔ ایسی عورتیں درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا چاہتی ہیں۔''

(بخاری ۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

❷ ''اضافی بال لگانے اور لگوانے والی اور (حسن کی خاطر) جسم پر رنگ بھرنے اور بھروانے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (بخاری ۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا

مسلمان معاشروں میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے بے حیائی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے جبکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے جس کی دنیا اور آخرت دونوں میں سزا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

''بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب (تیار) ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔'' (النور 24: آیت 19)

حدیث رسول ﷺ:

''جب کسی قوم میں بے حیائی عام ہو جاتی ہے، ان میں طاعون اور ایسی (خطرناک) بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں کبھی نہیں آئی تھیں۔''

(ابن ماجہ ۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

گناہوں پر اصرار

فرمان الٰہی ہے:- (ترجمہ)

❶ ''اور (اللہ) ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو (مسلسل) برے کام کرتے ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت کا وقت آ جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں، اور نہ ہی ان لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت ہی میں مر جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(النسآء 4: آیت 18)

❷ ''یہ وہ لوگ ہیں جب ان سے (کبھی) کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا یہ (کوئی گناہ کر کے) اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور وہ جان بوجھ کر اپنے برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے۔'' (ال عمران 3: آیت 135)

❸ ''اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (اللہ سے) غافل کرنے والی باتیں خریدتے ہیں تاکہ وہ بغیر علم کے (لوگوں کو) اللہ کی راہ (دین) سے بہکا دیں اور اس کا مذاق اڑائیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب (تیار) ہے۔''

(لقمان 31: آیت 6)

احادیث رسول ﷺ:

❶ ''میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانا بجانے کے آلات کو جائز کر لیں گے اللہ تعالیٰ ان کی شکلوں کو بندر اور خنزیر میں تبدیل کر دیں گے۔''

(بخاری۔عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

❷ ''(پہلی امتوں کی طرح) اس امت میں بھی کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے، گانے بجانے والوں کی موسیقی سے تفریح کا سامان کریں گے۔اللہ تعالیٰ انہیں زمین

میں دھنسا دے گا بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' (ابن ماجہ۔عن ابی مالک رضی اللہ عنہ)

❸ ''اس امت میں بھی زمین میں دھنسنا، پتھروں کی بارش اور شکلیں بدل جانے کے عذاب آئیں گے۔ یہ اس وقت آئیں گے جب لوگ سرعام شراب پئیں گے، گانے بجانے والیوں اور آلات موسیقی کو اختیار کریں گے۔'' (ترمذی۔عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

کبیرہ (بڑے) گناہ معاف کرانے کے طریقے

اگر آپ سے بہ تقاضائے بشریت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو اور آپ کے ضمیر کی خلش آپ کو بے چین کر رہی ہو تو آپ کی معافی کا ایک طریقہ درج ذیل ہے اس سے استفادہ کیجئے اور اللہ کریم کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

❶ اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہوں اور اللہ ربّ العزّت سے اعتراف گناہ کریں اور بڑی عاجزی سے اس سے معافی مانگیں۔

❷ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کریں۔

❸ اگر اس گناہ کا تعلق کسی بندہ سے ہو تو اس سے معافی مانگیں۔

❹ اگر اس گناہ کا تعلق صرف اللہ ربّ العزّت سے ہو تو اللہ تعالیٰ سے خلوص سے دعا مانگیں اور اس کے لئے 2 رکعت نماز حاجت پڑھ کر ترجیحاً سحری کے وقت یا رات کے آخری حصہ میں نماز حاجت ادا کر کے اللہ ربّ العزّت سے اس طرح دعا مانگیں:

سب سے پہلے اللہ عزّ وجل کی خوب تعریف بیان کریں اس کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنا بہتر ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز والا درودِ ابراہیمی پڑھئے پھر اپنے گناہ کا اعتراف کریں اور اس کے بعد اپنے گناہ یا گناہوں کی معافی انتہائی عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے ہوئے مانگیں۔ پورے قرآن میں صرف یہی ایک آیت الزمر 39: آیت 53 ہے جس میں ذُنُوبَ کے ساتھ جَمِيعًا کا لفظ آیا ہے جس سے سارے کے سارے گناہ معاف ہونے کی امید ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر الزمر 39: آیت 53)

(نمازحاجت کے مسنون طریقہ کے لئے پڑھئے ہماری کتاب: آپ ﷺ کے لیل ونہار۔ صفحہ 240)

حدیث رسول ﷺ:

''رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا کیا میں آپ کو ایک عطیہ اور ایک انعام نہ دوں جب آپ اس پر عمل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے، بھول کر کیئے ہوئے یا جان بوجھ کر کیئے ہوئے چھوٹے اور بڑے گناہ معاف فرمادیں گے وہ یہ ہے کہ آپ 4 رکعات نماز (تسبیح) اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھیں جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے کھڑے 15 مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر رکوع میں جائیں (رکوع کی دعائیں پڑھنے کے بعد) 10 دفعہ یہی کلمات رکوع میں کہیں پھر رکوع سے کھڑے ہو جائیں (دُعا پڑھنے کے بعد) 10 دفعہ یہی کلمات کہیں پھر سجدہ میں جائیں اور سجدہ میں (سجدہ کی دعائیں پڑھنے کے بعد) 10 دفعہ یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھیں اور (مسنون دعا پڑھنے کے بعد) 10 دفعہ یہی کلمات کہیں پھر اسی طرح دوسرے سجدہ میں 10 دفعہ یہی کلمات کہیں پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھیں (دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے) 10 دفعہ یہی کلمات پڑھیں (پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوں) اسی طرح 4 رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں 75 دفعہ یہ تسبیح پڑھیں اگر آپ سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھیں ورنہ ہر جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ اور جب یہ بھی نہ ہوسکے تو زندگی میں ایک مرتبہ پڑھئے۔''

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اس نماز (جس کو نماز تسبیح کہتے ہیں) کے بعد اپنے گناہوں پر نادم ہوں (اللہ ربّ العزّت کے سامنے اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کریں) پھر خلوص دل سے اپنے تمام گناہوں کی رو رو کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے معافی مانگئے۔ (اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسا منہ ہی بنا لیجئے) آخر میں رب کریم سے آئندہ گناہ نہ کرنے کا وعدہ بھی کریں۔ (مزید معلومات کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر ال عمران 3: آیت 135) ﴾

یاد رکھیئے، حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہونگے جب تک آپ خود اس انسان سے معاف نہ کرالیں جس کے آپ مجرم ہیں۔ یہی عمل مرنے کے بعد وارثوں کو بھی کرنا چاہیے تاکہ میّت کو عذاب نہ ہو مثلاً مرنے والے نے قرض دینا ہو یا کسی کا دل دکھایا ہو یا اس نے کوئی اچھی نذر مانی ہو یا سرمایہ ہونے کے باوجود حج نہ کیا ہو وغیرہ تو وارثوں کو چاہیئے کہ مرنے والے کے ذمہ جو کام تھے وہ مرنے والے کی طرف سے پورے کریں۔

(تفصیل کے لئے پڑھئے: ہمارا پمفلٹ ”شرعی وصیت نامہ“

اور ہماری کتاب ”بیماریاں اوران کا علاج مع طب نبوی ﷺ“)

ہر کام کے اختتام کی دعا

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۞

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ (الصّٰفّٰت 37: آیات 180 تا 182)

(ترجمہ) ”آپ کا رب، جو بڑی عزت والا ہے، ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفات اللہ ربّ العالمین ہی کے لئے ہیں۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ